قاتل کسوٹی
امجد رئیس

قاتل کسوٹی

امجد رئیس

گناہوں اور غلط کاریوں پر پردہ ڈالنے کی کوشش میں مصیبتیں کم نہیں ہوتیں بلکہ بڑھتی چلی جاتی ہیں... جذبات کی رو میں بہہ کر اس سے بھی ایک لغزش سرزد ہوچکی تھی... بس ایک غلطی کو پس پشت ڈالتے ہوئے ہر دن اسے ایک نئی مشکل سے نبرد آزما ہونا پڑرہا تھا... ہمدرد دوستوں کی ہمدردیاں اس کے ہمراہ تھیں... ایک طرف جرم تھا... دوسری طرف قانون... سچا جھوٹ اور کڑوے سچ کے درمیان مسلسل آنکھ مچولی جاری تھی... مغرب کی فضاؤں میں سانس لیتے دلچسپ... تیز رفتار ناول کی تلخیص...

ابتدا سے انتہا تک پیچ در پیچ سنسنی خیز کشمکش کی انوکھی ہنگامہ آرائی......

وہ ایک شاندار آئیڈیا تھا۔ پرل اسٹریٹ پر پال کے آفس میں لنچ۔ واہ کیا سرپرائز ہوگا۔ میں نے پال کا پسندیدہ لباس زیب تن کیا۔ میں نے پال کی اسسٹنٹ جین سے تصدیق کرلی تھی کہ وہ آفس میں ہے لیکن میں یہ غلطی نہیں کرسکتی تھی کہ جین کو کہتی کہ میری اچانک آمد کو خفیہ رکھے۔ بہرحال وہ پال کی سیکریٹری تھی، میری نہیں۔

میں تصورات میں لطف اندوز ہوتی ہوئی اپنی منی کوپر میں وہاں پہنچی تھی۔ میں نے پال کو آفس سے نکلتے دیکھا اور فاصلے پر بریک لگانے کے لیے مجبور ہوگئی۔ کیونکہ پال کے ہمراہ سرخ زلفوں والی ایک حسینہ...... فتنہ گر بھی تھی۔ میرے خوش کن رنگ برنگ احساسات و جذبات پل میں دھواں بن کے تحلیل ہوگئے۔ میں آفس کے اسٹاف سے واقف تھی۔ وہ نازنین کوئی اور تھی۔ دونوں میں بے تکلفی عیاں تھی...... وہ اطراف سے بے نیاز ہنستے مسکراتے جارہے تھے۔ پال نے ایک ٹیکسی روکی۔

میں نے بجھے ہوئے دل کے ساتھ تعاقب شروع کیا۔ یوں لگا تھا جیسے کسی نے میرے سینے پر ہتھوڑا دے مارا ہو۔ ٹیکسی سینٹ ریگس
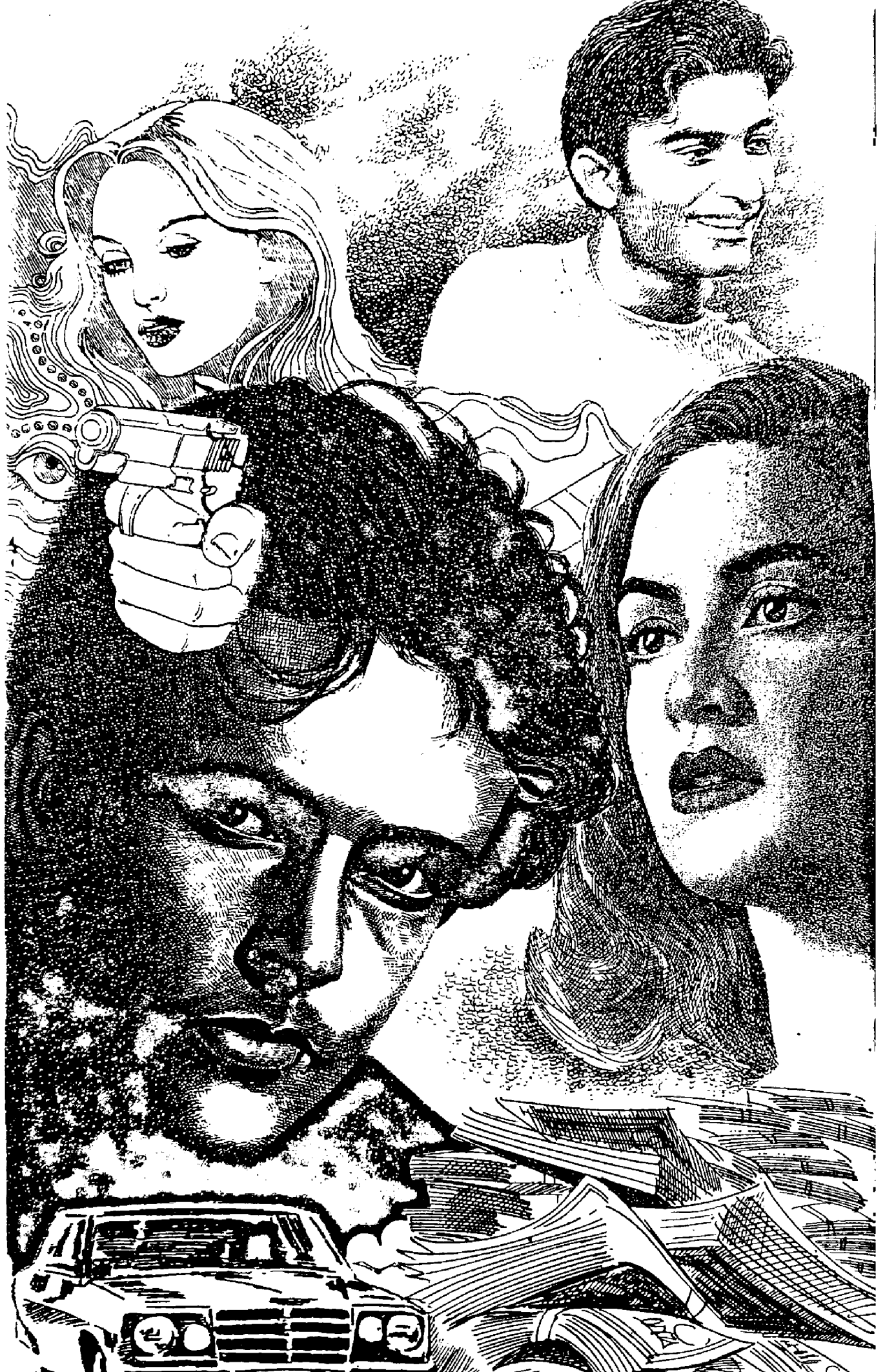
ہوٹل کے سامنے رکی...... دونوں اترے۔ پال اس کا بازو تھامے ہوٹل میں داخل ہوگیا۔

رات ڈنر پر میں یاس کے عالم میں سوچ رہی تھی کہ شاید کوئی اور بات ہو۔ شاید پال لنچ کے بارے میں بتائے۔ میں سمجھ رہی تھی کہ میری امید خام خیالی کے سوا کچھ نہیں ہے۔ بالآخر میں نے سرسری انداز میں کہا۔

"پال آج کا ظہرانہ کیسا تھا، کیا کھایا؟"

میرا سر نیچے پلیٹ کی طرف تھا۔ تاہم میں نے محسوس کرلیا کہ وہ چونک کر مجھے دیکھ رہا تھا۔ وقفہ دے کر اس نے جواب دیا۔ "سینڈوچ، لورین تم جانتی ہو عموماً ایسا ہی ہوتا ہے۔"

وہ میرے منہ پر جھوٹ بول رہا تھا۔ چمچہ میرے ہاتھ سے چھوٹ کے پلیٹ میں گرا۔ کیا وہ شروع سے بے وفائی کررہا ہے۔

"کیوں، کیا بات ہے؟" اس نے بھی عام انداز اختیار کیا۔

میں لاعلم تھی کہ کیونکر میں نے چہرے پر مسکراہٹ سجائی تھی جبکہ میرا خون اُبل رہا تھا۔ "کچھ نہیں، بس بات برائے بات۔"

☆☆☆

پال اپنے کلائنٹ سے ملاقات کے لیے بوسٹن گیا ہوا تھا۔ میں ماضی کی یادوں میں گم تھی۔ خاص طور پر شادی سے پہلے کی یادیں۔ یہ ایک محبت کی شادی تھی۔ پیار بھری مہکتی یادیں، سرخی مائل بالوں والی حسینہ کو مسترد کررہی تھیں۔ میں شعوری یا لاشعوری طور پر کوئی وجہ تلاش کررہی تھی۔ خود کو بہلانے کی کوشش کررہی تھی۔ میں نے غور کیا، وہ کئی ہفتوں سے مجھے نظرانداز کررہا تھا۔ میں یہی سمجھتی رہی کہ وہ اپنی نئی سرمایہ کاری کے باعث مصروف ہے۔ میرے گمان میں نہیں تھا کہ مصروفیت کی نوعیت کیا ہے۔ میں کتنی احمق تھی۔ وہ ہر سال شادی کی سالگرہ پر مجھے قیمتی تحفہ دیتا تھا۔ دو ہفتے قبل سالگرہ گزری تھی لیکن پہلی بار اس نے مجھے کچھ نہیں دیا تھا۔ بھول گیا تھا یا تحفہ سرخ بالوں والی حسینہ کے حصے میں آیا تھا۔ میرا غصہ، غضب اور پھر اشتعال میں بدل گیا۔ پال بے وفا نہیں تھا۔ دغاباز تھا...... میں نے دغابازی کا جواب دغابازی سے دینے کا فیصلہ کرلیا۔ "سوری پال، ابتدا تم نے کی ہے۔"

☆☆☆

اسکاٹ کی سرخ ریسنگ بائیک ڈکاٹی نصف بلاک کے فاصلے پر کھڑی تھی۔ موسم بھیگا بھیگا تھا۔ میں نے تیزی دکھائی تاہم بائیک تک پہنچتے پہنچتے بھیگ چکی تھی۔ اسکاٹ نے کک ماری، انجن جنگلی جانور کے مانند غرایا۔ میرے دونوں ہاتھ اس کی کمر کے گرد تھے۔ اسکاٹ نے اپنا ہیلمٹ مجھے پکڑا دیا۔ وزنی بائیک نے گیلی سڑک پر پھسلنا شروع کیا۔ مجھے اس کی مہارت پر بھروسا تھا، اگرچہ میں بارش کی وجہ سے کچھ خوف زدہ تھی۔ ہنری ہڈسن پارک وے سے ہم برونکس کے پڑوس میں ریورڈیل میں آئے۔ پہاڑی علاقے کے نیچے ہڈسن کی موجیں اچھل رہی تھیں۔ سڑک پر گہرے رنگ کے مینشن تھے۔

"یہ گھر ہیں یا گودام؟ تم یہاں رہتے ہو؟" میں نے سوال کیا۔

"ہاں۔" کافی بڑی جگہ تھی۔ کشادہ گیراج میں پورشے، بینٹلے اور فیراری کھڑی تھیں۔

"یہ تمہاری ہیں؟" میرا منہ کھلا رہ گیا۔

"کاش میری ہوتیں...... میں یہاں مہمان ہوں۔"

میں نے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے دیکھا۔ عمارت میں کئی اپارٹمنٹ تھے۔ اس نے اپنے اپارٹمنٹ میں پہنچ کر ایک خوشبودار تولیا میرے حوالے کیا۔ ہم دونوں کی نظر ملی، نظر میں رنگ، رنگ میں مسکراہٹ اور مسکراہٹ کچھ کہہ رہی تھی۔ جب میں نے اسے پہلی مرتبہ دیکھا تھا، اس وقت ایسا کچھ نہیں تھا۔ بس کام سے کام...... حالانکہ ہم ایک ہی جگہ کام کرتے تھے۔ یک لخت سب بدلنے جارہا تھا۔ ذہن میں احساسِ جرم نے سر اٹھایا۔ پھر تصور میں پال اور سرخی مائل زلفوں والی حسینہ کا سراپا ابھرا۔ مجھے لگا، میں بالکل ٹھیک کررہی ہوں......

☆☆☆

اس وقت پال کی کیمری وسیع گیراج سے فاصلے پر اندھیرے میں کھڑی تھی۔ وہ اسکاٹ کی چمک دار بائیک ڈکاٹی (Dukati) کو دیکھ رہا تھا۔ اس کے لیے آج آپریشن کا دن تھا۔ اس نے گیراج کے اوپر کھڑکی کی طرف دیکھا۔ گاڑی کا عقبی دروازہ کھولا۔ نشست کے ساتھ نیچے بنک 3 آہنی گالف کلب اٹھائی۔ کلب کا منہ انسانی ہاتھ کی مٹھی جتنا تھا۔ پال انتہائی فیصلہ کرچکا تھا۔ کوئی اس کے گھر میں گھس کے اس کی سب سے بیش قیمت چیز لے جائے۔ پال کا خون اُبل رہا تھا۔ اس نے دستانے چڑھا کے گالف کلب کا وزن اور توازن جانچا اور بوندا باندی میں قدم بڑھائے۔

معاوہ رک گیا۔ اسکاٹ باہر آ رہا تھا۔ چلو اچھا ہے۔
پال کا کام آسان ہوگیا تھا۔ لیکن باہر کیا کرنے آیا ہے؟ پال نے سوچا۔ اور چھپ چھپا کے آگے بڑھتا رہا۔ سڑک سنسان تھی۔ بوندا باندی اچانک بارش میں تبدیل ہوگئی۔ پال نے تیزی دکھائی۔ فاصلہ دس فٹ تھا۔ پھر سات فٹ...... پانچ......دفعتاً پال کا سیل فون بول اٹھا۔ ''لعنت ہے، اسے گاڑی میں کیوں نہیں چھوڑا میں نے۔'' پال نے جیب میں ہاتھ ڈالا۔ اس کے ارتکاز میں دراڑ پڑ گئی تھی۔ اس کا ہاتھ جیب میں گیا اور اسکاٹ کاندھے کے بل کسی بیل کے مانند اس کی پسلیوں سے ٹکرایا۔

☆☆☆

بارش کی بوچھار کھڑکی کے شیشے سے ٹکرا رہی تھی۔
تاہم دھندلے منظر کو سمجھنا دشوار نہیں تھا۔ میں پھٹی پھٹی آنکھوں سے گیراج کے سامنے کا خوفناک منظر دیکھ رہی تھی۔ یہ کیسے ہوگیا...... لیکن یہی ہو رہا تھا۔ وہ پال ہی تھا۔ پال اور اسکاٹ بارش میں سڑک پر گتھم گتھا تھے۔ وزنی بائیک گرنے کی آواز پر میں کھڑکی میں آئی تھی۔ میں کتنی احمق تھی جو سیل فون پر اسکاٹ سے کئی بار باتیں کرتی رہی تھی۔ خوف کے ساتھ جرم کا کوبرا تصور میں سر اٹھا رہا تھا۔ لیکن اسکاٹ کو بوسٹن میں ہونا چاہیے تھا۔ مجھے احساس ہوا کہ میں نے جلد بازی سے کام لیا تھا۔ پہلے مجھے پوری پوری تصدیق کرنی چاہیے تھی...... سڑک کا دہشت ناک منظر نگاہ کی رسائی سے باہر ہوگیا۔ میں یہ جھگڑا کیسے روکوں؟ میں پال کا سامنا کیسے کروں گی؟ اچانک دونوں پھر کھڑکی میں نظر آئے اور ایک زمین بوس ہوگیا۔ گرنے والا کون تھا؟ وہ ساکت نہیں تھا۔ آسمانی بجلی کی روشنی میں، میں نے اسے دیکھ لیا۔ وہ اسکاٹ تھا۔ پال اس کے سر پر کھڑا تھا۔ پال کے ہاتھ میں شاید ڈنڈا تھا۔ وہ جنونی انداز میں اسکاٹ کو کوٹ رہا تھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے اسکاٹ ساکت ہوگیا۔ میں پسینے میں شرابور تھی۔
اف یہ کیا ہوگیا۔ بد دیانتی کا یہ انجام۔ میرا بدن لرز رہا تھا۔ میں نیچے بیٹھ گئی۔ وہ میری وجہ سے مارا گیا۔ پال پر دیوانگی طاری تھی۔ کیا وہ میرے پیچھے آئے گا۔ میں 911 کو بھی فون نہیں کرسکتی۔ ہزاروں سوالات خدشات اور امکانات حشرات الارض کے مانند دماغ میں رینگ رہے تھے۔ میں نے اٹھ کر باہر جھانکا۔ پال کی ٹویوٹا کیمری ڈکائی بائیک کے قریب کھڑی تھی۔ میرا دل گویا سینے سے باہر دھڑک رہا تھا۔ پال نے اسکاٹ کو کیمری کی عقبی نشست پر ڈالا۔ کراہنے کی مدھم آواز میری سماعت سے ٹکرائی۔
کک...... کیا وہ زندہ ہے؟ اُف، میرے خدا، میں کیا کروں...... کچھ کرنا پڑے گا...... کچھ...... میں سیڑھیوں کی طرف بھاگی، سیڑھیوں کے اختتام پر مجھے اپنی برہنگی کا احساس ہوا۔ میں واپس اوپر کی طرف دوڑی۔ جلدی جلدی ٹی شرٹ اور جین چڑھائی۔ باہر سے گاڑی کا دروازہ بند ہونے کی آواز آئی۔ میں کھڑکی کی طرف بھاگی۔ کیمری کی عقبی روشنیاں تیزی سے غائب ہوگئیں۔ وہ اسے کہاں لے کر گیا ہے؟

☆☆☆

میں کچھ دیر تک دماغ ٹھنڈا کر کے سوچتی رہی۔
آہستہ آہستہ دل کی دھڑکن کم ہونے لگی۔ اسکاٹ زندہ ہے۔ پال قتل جیسا گھناؤنا جرم نہیں کرسکتا...... نہ اسکاٹ اتنا کمزور ہے کہ دو ڈنڈوں سے پٹ کر ختم ہوجائے۔ منطقی طور پر پال اسے کسی اسپتال میں لے گیا ہوگا۔ نتیجہ اخذ کرنے میں، میں نے تین چار منٹ لیے۔ پال مستقل طور پر جنونی حالت میں نہیں رہ سکتا۔ اسکاٹ کے گرتے ہی اس کا غصہ ٹھنڈا ہوگیا ہوگا۔
میں نے باہر کا رخ کیا، ٹیکسی منگوائی اور گھر کی طرف چل پڑی۔ چالیس منٹ بعد میں گھر کے اندر تھی۔ خاموش اور خالی گھر۔ پال کہاں ہے؟ لارنس اسپتال، اسکاٹ کی اقامت گاہ سے دس منٹ کی ڈرائیو پر تھا۔ ایک گھنٹا ہو رہا تھا۔ کیا پال گرفتار ہوگیا ہے۔ میں نے آنسرنگ مشین چیک کی۔ کھڑکی سے باہر سڑک دیکھتی رہی۔ پھر پال کو کال کرنے کا فیصلہ کیا۔ لیکن الفاظ نہیں تھے...... کیا کہوں گی اس کو؟
فیصلے کی گھڑی تھی۔ میں نے خود کو حقائق کا سامنا کرنے کے لیے تیار کیا، میں نے گن اٹھا کے ہینڈ بیگ میں رکھی اور باہر نکل گئی۔

☆☆☆

لارنس اسپتال کے فرنٹ پر چمکتی ایمبولینس کھڑی تھی۔ تھینک گاڈ۔ میں نے اپنی منی کوپر اس کے ساتھ لگا دی۔ تشدد شدہ آدمی کہاں ہے؟'' میں نے اندر نرسنگ اسٹیشن پر سوال کیا۔
''تشدد؟'' نرس کی آنکھوں میں حیرت تھی۔
''ایمرجنسی میں کوئی آیا ہے؟'' میں نے سوال بدلا اور پُرسکون ماحول کا جائزہ لیا۔
''نہیں کوئی ایمرجنسی نہیں ہے۔'' نرس نے جواب دیا۔
میں سوالات کے جواب تلاش کرتی واپس ہوئی۔

پال اسے کہاں لے گیا ہے؟ دوسرا قریبی اسپتال لیڈی مری میڈیکل اسپتال تھا...... جنوب میں برونکس ریور پارک وے۔ وہاں کچھ سرگرمی نظر آئی۔ ایمرجنسی میں تین مریض تھے۔ ایک عورت، ایک لڑکا اور ایک سفید فام اجنبی مرد۔ برونکس یونیفارم میں دو کوپس بھی بیٹھے تھے۔

''لیڈی کیا مسئلہ ہے؟'' ایک نے سوال کیا۔ میں نے جھوٹ کی تیاری کی اور اسی وقت اس کے ریڈیو سے دو مرتبہ بیپ کی آواز آئی۔ اس نے مجھے نظر انداز کر کے ریڈیو آن کیا۔ میں پلٹ چکی تھی کہ چند الفاظ نے میرے قدم پکڑ لیے۔ کسی آدمی کی باڈی دریافت ہوئی تھی۔ مکمل پتا میں نہ سن سکی۔ تاہم سینٹ جیمز پارک، فورڈھم روڈ اور جیروم ایونیو کافی تھے...... میں نکل گئی۔ میرا ذہن چیخ رہا تھا کہ یہ ناممکن ہے...... کوئی اور معاملہ ہے۔ کچھ دیر بعد میں فورڈھم روڈ پر تھی۔ میں نگاہیں دوڑاتی ہوئی گزرتی گئی۔ رفتار تیز تھی۔ جیروم روڈ پر میں نے اسٹیئرنگ کاٹا اور میرے دونوں پیر بریک پر چلے گئے۔

☆☆☆

نیویارک پولیس ڈپارٹمنٹ کی پولیس کارز اتنی تعداد میں ایک مقام پر میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھیں۔ کارز کی نیلی، سرخ اور زرد روشنیاں تیزی سے گھوم رہی تھیں۔ کرائم سین ٹیپ نے بڑے حصے کا احاطہ کیا ہوا تھا۔ کوئی ڈاکٹر کسی اسپتال میں اسکاٹ کی مرہم پٹی کر رہا ہوگا، کسی نے میرے کان میں سرگوشی کی۔ ''پال نے اسے واپس گھر چھوڑ دیا ہوگا...... یہاں سے نکل جاؤ ورنہ مشکل میں پڑ جاؤ گی۔ بڑی مشکل میں۔'' لیکن میں تسلی کیے بغیر نہیں جاسکتی تھی۔ میں جگہ بناتی ہوئی منی کوپر میں آگے بڑھتی رہی۔

نقرئی بالوں والا کوپ، ٹریفک قابو کر رہا تھا۔ میری پیش قدمی نے اس کی توجہ کھینچ لی۔ منی کوپر اس کے سر پر تھی۔ میں نے کار کا دروازہ کھولا اور سفید بالوں والے کے ہاتھ ہتھکڑیوں کی طرف گئے۔ میں نے اترتے ہی ہینڈ بیگ کھولا۔ کوپ کا ارادہ بدلا، اس نے ہتھکڑیوں کے بجائے اپنے گلوک کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ میرا ہاتھ بیگ سے باہر آیا تو اس میں سنہری رنگت کا بیج تھا۔ بیج مجھے اس وقت دیا گیا تھا جب NYPD نے مجھے ڈیٹکٹیو کے عہدے پر ترقی دی تھی...... وردی پوش کوپ نے حیرت سے مجھے اور بیج کو دیکھا اور زرد ٹیپ کو کچھ بلند کر دیا۔ میں ٹیپ کے نیچے سے گزر کے کرائم سین کی طرف بڑھی۔

''میرے علم میں نہیں تھا کہ تم بھی کیس پر ہو؟'' عقب سے وردی پوش کی آواز آئی۔

☆☆☆

پولیس سروس میں مجھے سات سال ہو گئے تھے۔ برونکس ہومی سائڈ ٹاسک فورس میں ڈیڑھ برس قبل بطور اے گریڈ ڈیٹکٹیو میری ترقی ہوئی تھی۔ اسکاٹ، برونکس نارکوٹکس میں اسی عہدے پر تیسرے گریڈ میں تھا...... کیا کہوں؟ آفس آئیٹزز NYPD میں بھی ہوتے تھے لیکن ایک ہفتہ قبل میرے وہم وگمان میں نہ تھا کہ میں بھی...... میں چلتی رہی...... میں نے بہت کرائم سین دیکھے تھے۔ لیکن یہاں کچھ اور ہی معاملہ تھا۔ پولیس کی اتنی بڑی تعداد...... اتنی سرگرمی، آخر کیا قیامت آگئی۔ فلڈ لائٹس نے دن کا سماں پیدا کر دیا تھا۔ نیلی ترپال کے نیچے کیا تھا؟ میں رک گئی۔ کسی کا ہاتھ میرے شانے پر آیا، میں گویا اچھل پڑی۔

''لورین تم...... تم یہاں کیا کر رہی ہو؟'' ڈیٹکٹیو مائیک کے چہرے پر خفیف سی مسکراہٹ تھی۔ مائیک ایک برس سے میرا پارٹنر تھا۔ اپنی جسامت کے باعث اکثر افراد اسے ''راک'' سے تشبیہ دیتے تھے۔

''ہماری سروس ہی ایسی ہے۔'' میں نے گول مول جواب دیا۔

مائیک نے میرے لیے ربر کے دستانوں کا بندوبست کیا۔ میں نے دستانے چڑھائے اور دو قدم لے کر ترپال کے قریب بیٹھ گئی۔ ظاہر ہے وہاں لاش تھی...... کس کی؟ ڈرگ ڈیلر، کوئی مجرم یا عام آدمی...... منظرنامہ کہہ رہا تھا کہ کوئی عام آدمی نہیں ہے۔ میں نے سانس روک کے ترپال کو تھوڑا سا ہٹایا۔ حقیقتاً میری سانس رک گئی۔ شاید دھڑکن بھی۔ آنکھوں کے سامنے اندھیرے کی چادر تن گئی۔ کب ہوش آیا، شاید ایک یا دو منٹ...... اسکاٹ کی بے جان آنکھیں مجھے گھور رہی تھیں۔

''اسکاٹ تھائر، برونکس نارکوٹکس۔'' مائیک کی آواز جیسے کہیں بہت دور سے آئی۔ ''لورین وہ ہم میں سے تھا۔ بہت برا ہوا۔ ہمارا آدمی مارا گیا ہے۔''

میں نے ہاتھوں سے آنکھوں کے گوشے خشک کیے۔

''اسکاٹ کو تشدد کا نشانہ بنا کے گولی ماری گئی ہے۔'' مائیک کی آواز آئی، گویا مریخ سے یا پلوٹو سے۔

''گولی ماری ہے؟'' میرے ذہن میں سوال اٹھا۔

''گولی بائیں جبڑے کے نیچے سے اندر داخل ہوئی ہے۔'' مائیک کی آواز میں اداسی کی آمیزش تھی۔ میں نے جھرجھری لے کر سر ہلایا۔

"اسے مرے ہوئے زیادہ دیر نہیں ہوئی ہے۔ اس کے ٹخنے کے اوپر ہولسٹر سے گن غائب ہے۔ فی الحال یقین نہیں ہے کہ سروس گن استعمال کی گئی تھی۔"

میں نے اٹھ کے گاڑی سے ٹیک لگا لی۔ کیسے؟ کیوں؟ کیوں؟ وہ زندہ تھا، جب پال اسے گاڑی میں ڈال رہا تھا۔ میں نے بمشکل آنسو پیے۔ مجھے احساس ہوا کہ اسکاٹ کے اوپر ترپال نہیں، کمبل تھا۔ مجھے ٹھیک یاد تھا۔ نیلا کمبل میں نے ہی خریدا تھا...... شادی کا پہلا سال تھا۔ پکنک پر جاتے ہوئے میں نے وہ کمبل خریدا تھا۔ مائیک مجھے تسلی دے رہا تھا۔ میرے احساسِ جرم کو وہ غم سمجھ رہا تھا۔ میرے دل نے کہا کہ سب کچھ اگل دو۔ زبان اکڑ گئی تھی۔ حلق خشک تھا۔ میں نے کچھ نہیں کہا۔ نئی خواہش نے جنم لیا کہ پال اور خود کو بچاؤ۔ نہیں معلوم میں نے ایسا کیوں سوچا؟ خوف کے باعث یا جبلی تحریک تھی۔

کوئی میرے سامنے تھا۔ میں نے سر اٹھایا۔ معصوم چہرے والا ہمارا باس ڈیرک میرے سامنے کھڑا تھا۔ اس کا آدھا سر بالوں سے محروم تھا۔

"مجھے خوشی ہے کہ تم اطلاع ملتے ہی پہنچ گئی ہو، ورنہ مجھے ایک کال اور کرنا پڑتی۔ میں چاہوں گا کہ تم اور مائیک مل کر ابتدائی تفتیش کرو۔" ڈیرک نے کہا۔ میرے اعصاب تڑخ رہے تھے۔ بدتر واقعات برق رفتاری سے وقوع پذیر ہوئے تھے۔ اب باس مجھے تفتیش کے لیے نامزد کر رہا تھا۔

"رپورٹ تو میں کھڑے کھڑے دے دوں گی، سر۔" یہ میرا خیال تھا، زبان سے میں نے کچھ اور کہا۔ "یس سر۔" حقیقتاً میں انکار کرنا چاہتی تھی۔ مجھے سوچنے کے لیے وقت درکار تھا۔ پیٹ میں انتڑیاں آپس میں الجھ گئی تھیں۔

"تم دونوں اسکاٹ سے واقف ہو؟" باس، مائیک کی طرف متوجہ ہوا۔ مائیک نے اثبات میں سر ہلایا۔

"لورین اسٹل ول، تم؟"

"نام سنا ہے۔" ربر گلوز اتارتے ہوئے میں نے جھوٹ بولا۔ پہلا جھوٹ۔ مجھے احساس تھا کہ آگے بہت سے جھوٹ بولنے پڑیں گے۔ مائیک میری جانب سے مطمئن تھا۔ ہومی سائڈ میں میری کامیابی کی شرح متاثر کن حد تک بلند تھی۔ مائیک مجھے "لیڈی لائرکوپ" کہتا تھا۔ میں اپنی قانونی تربیت کو منظم اور کتابی انداز میں ٹاسک فورس میں استعمال کرتی تھی۔

☆☆☆

ہم ڈیرک کے آفس میں تھے۔

"جلد کمشنر کا سامنا کرنا پڑے گا۔" وہ بولا۔ "مجھے ابتدائی معلومات درکار ہیں۔ کیا اندازہ لگایا ہے؟"

"بُرا تشدد کرنے کے بعد گولی ماری گئی ہے۔ میڈیکل رپورٹ کا انتظار ہے۔" مائیک نے جواب دیا۔

"کیلیبر؟"

"غالباً اعشاریہ تین، آٹھ۔" مائیک نے شانے اچکائے۔

"سروس وپن اور بیج؟"

"دونوں نہیں ہیں...... کسی نے ہلاک کر کے باڈی وہاں ڈال دی۔"

"لورین تمہارا بھی یہی خیال ہے؟"

"ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔"

"کیوں کہتے ہو کہ باڈی وہاں ڈمپ کی گئی تھی؟ مطلب قتل کہیں اور ہوا؟"

"ایسا ہی ہے۔" مائیک نے کہا۔ "کیونکہ وہاں خون بہت کم ہے اور لباس پر گھاس، کیچڑ کی علامات ہیں...... جبکہ وہاں دور دور تک گھاس وغیرہ نہیں ہے۔"

"ٹھیک ہے، پھرتی دکھاؤ۔ اسکاٹ کا آفس چیک کرو۔ دیکھو اس کی کرنٹ سرگرمیاں کون سی تھیں۔ ڈرگ انفورسمنٹ ٹاسک فورس کے تمام ممبرز کے ساتھ بات کرو۔" ڈیرک نے ہدایات جاری کیں۔

☆☆☆

میں پہلی بار بدحواسی سے باہر آ کے ٹھنڈے دماغ سے سوچ رہی تھی۔ یہ احساس خوفناک تھا کہ میں نے اب تک یہ نہیں سوچا کہ پال کے ساتھ کیا ہوا۔ اس کی خیریت مشکوک تھی...... میں نے سیل فون پر اس کا نمبر ملایا۔ جواب وائس میل کی شکل میں آیا اور میرے پیٹ میں گڑگڑاہٹ ہونے لگی۔ میں نے سر پر ہاتھ مارا۔ "لعنت ہے، پھر بھول ہی گئی۔" میں نے مائیک کی طرف دیکھا۔

"مجھے آدھا گھنٹا دو۔ میں اوون میں کچھ بھول آئی ہوں۔"

"وہاٹ؟ ہمارا سب سے بڑا کیس ہے اور تم...... خیر کیا ہے اوون میں؟"

"براؤنیز۔"

"او کے، جاؤ...... ویسے بھی میڈیکل رپورٹ کا انتظار ہے۔ اگر کسی نے دریافت کیا تو کہہ دوں گا کہ تم اسکاٹ کے آفس گئی ہو۔ اگر ڈیرک سے مڈبھیڑ ہو گئی تو کچھ نہ کچھ کہنا پڑے گا۔"

میں شکریہ ادا کر کے روانہ ہوگئی۔ گھر تک پہنچنے میں دس منٹ خرچ ہوئے۔ ڈرائیووے میں پال کی کار موجود تھی۔ خوابگاہ کی کھڑکی روشن تھی۔ میں نے سکون کی سانس لی۔ کم از کم وہ گھر پر تھا۔ معاً مجھے نیا خیال سوجھا۔ کار کی روشنیاں بند کر کے میں نے اسے فاصلے پر چھوڑ دیا۔ مجھے اپنے ہی گھر میں چوروں کے مانند گھسنا پڑے گا۔ میری نظر کھڑکی پر تھی۔ بیگ سے چابی نکال کر میں وکٹ گیٹ کی طرف بڑھی۔ کیمری کے ڈورز لاک تھے۔ میں نے ننی ٹارچ نکالی۔ میری قوت شامہ نے پائن کلینزر اور بلیچ کی بو محسوس کی۔ کسی نے صفائی کا کام کیا تھا۔ یہ میرا گھر تھا۔ ہر چیز کی دوسری چابی میرے پاس بھی تھی۔ نہ ہوتی تب بھی میں کیمری کا لاک کھول سکتی تھی۔ عقبی نشست کے نیچے اور پسنجر سائڈ کے پیچھے فلور میٹ کے نیچے خون کے چند قطروں کی علامات موجود تھیں۔ صفائی کرنے والے نے ستھرا کام نہیں کیا تھا۔ تین منٹ کے اندر میں نے ڈرائیور کے ہیڈ ریسٹ کے نیچے گولی کا سوراخ دریافت کرلیا۔ گولی آرپار نہیں گئی تھی۔ میں نے لیدر مین ٹول کی مدد سے گولی نکالی اور بیگ میں محفوظ کرلی۔ آنکھیں بند کر کے میں نے یکسوئی کے ساتھ تصور کی آنکھ سے دیکھا۔ پال ڈرائیونگ کررہا تھا۔ عقبی نشست پر اسکاٹ زخمی حالت میں موجود ہے۔ وہ اپنی جان کو خطرے میں دیکھ رہا ہے اور پنڈلی سے گن نکال کر فائر کرتا ہے۔ پال بچ گیا...... وجہ اسکاٹ کی حالت تھی، گولی ترچھے زاویے سے اندر گھسی اور ایک حد تک جاکے رک گئی۔ یقیناً اسکاٹ نے لیٹے لیٹے فائر کیا تھا۔ پال نے گاڑی روکی اور گن حاصل کرنے کے لیے دھینگا مشتی شروع ہوگئی، دوبارہ فائر ہوا اور گولی اسکاٹ کے جبڑے کے نیچے سے اندر گئی...... اس کے بعد پال بدحواس ہوگیا۔ ایک پولیس مین ہلاک ہوا تھا۔ ذاتی دفاع کی تھیوری کسی کام نہ آتی۔ لہٰذا اس نے دوسرا منصوبہ بنایا۔ پولیس پر کون فائر کرسکتا ہے۔ زیادہ تر ڈرگ ڈیلرز! لہٰذا پال نے برونکس کا رخ کیا اور ایک معروف ڈرگ ایریا کے نزدیک اسکاٹ کو چھوڑ کے واپس آیا اور اپنی استعداد کے مطابق کار کی صفائی کی۔ میری آنکھوں میں آنسو آگئے۔ ایک غلط فیصلے یا اندازے نے تین زندگیاں تباہ کردی تھیں۔ تین میں سے دو زندہ تھے۔ حقائق نہایت بدرنگ تصویر بنارہے تھے۔ سب کچھ میری آئندہ کی حرکات پر منحصر تھا۔

میں عام عورت نہیں تھی۔ میں نے بہ آسانی گارڈن ٹول شیڈ سے اسکاٹ کی گن اور بیج تلاش کرلیا۔ میں نے خوب اچھی طرح گیراج کا جائزہ لیا اور چھوٹی موٹی نشانیاں تلف کردیں۔ اعشاریہ تین، آٹھ چھوٹی نال کا ریوالور تھا...... دو گولیاں غائب تھیں۔ سیڑھی اٹھا کے میں نے بلند روشن دان کے نیچے رکھی...... گن اور بیج روشن دان میں رکھ دیا۔ وقت کم تھا۔ میں نے سوچا، بعد میں دونوں اشیا وہاں سے ہٹاؤں گی۔ بعدازاں میں نے شیڈ کا بھی جائزہ لیا اور اسے لاک کر کے براستہ ڈرائیووے، فرنٹ ڈور کی طرف قدم بڑھائے۔ اسی وقت سیل فون نے اپنی موجودگی کا احساس دلایا۔ میں نے آئی ڈی چیک کی۔ پال کال کررہا تھا۔

وہ کیا چاہتا ہے؟ کیا مجھے کال وصول کرنی چاہیے؟ کیا اس نے مجھے دیکھ لیا ہے؟ میں نے وائس میل کے ذریعے جواب دیا۔ کچھ دیر بعد اس کا جواب آیا۔ ”ہائے، لورین۔ میں گھر پر ہوں۔ مجھے جانا تھا لیکن فلائٹ مس ہوگئی۔ بعد میں وضاحت کروں گا۔ تمہاری کار موجود نہیں ہے۔ کیا تم ڈیوٹی پر ہو؟ موقع ملتے ہی مجھے فون کرنا۔ میں تمہاری طرف سے پریشان ہوں۔“

”میری طرف سے پریشانی...... کیوں؟“ میں نے کھڑکی کو گھورا۔ ”میں نے کسی کو ہلاک نہیں کیا۔“ میں نے فون بند کردیا۔ کم از کم وہ جسمانی طور پر ٹھیک تھا۔ ذہنی کیفیت کیا ہے، ملنے کے بعد پتا چلے گا۔ میں نے گہرا سانس لیا۔ وقت کم تھا۔ اس وقت اندر جانا مناسب نہیں تھا۔ فیصلہ کرنے سے پہلے ہی سیل فون دوبارہ بول اٹھا۔

”مائیک؟“ میں گیراج کے سائے میں چلی گئی۔

”وقت ختم ہورہا ہے۔ باس حرکت میں ہے۔ میں زیادہ بہانے بازی نہیں کرسکتا۔ جلد واپس آؤ۔“

”میں پہنچ رہی ہوں۔“ میں نے کہا۔

☆☆☆

میں نے منی کوپر گرانڈ کون کورس پر چھوڑی اور جیروم کی جانب کمانڈ سینٹر کی طرف چل پڑی۔ ذہن مختلف خیالات کی آماجگاہ بنا ہوا تھا...... اس تباہ کن صورتِ حال سے نکلنے کے راستے تلاش کررہا تھا۔ وہاں میں نے نیوز چینلز کی چھ گاڑیاں دیکھیں، گریٹ۔

”کسی نے میری غیر موجودگی محسوس کی؟“ میں نے مائیک سے سوال کیا۔

”کمشنر تمہارے پہنچنے سے دس منٹ قبل آن ٹپکا تھا اور برہم تھا۔“ مائیک نے جواب دیا۔ ”تاہم میں نے یہ کہہ کر اسے ٹھنڈا کردیا کہ وہ ہمیں اپنا کام کرنے دے۔ یہ ہائی
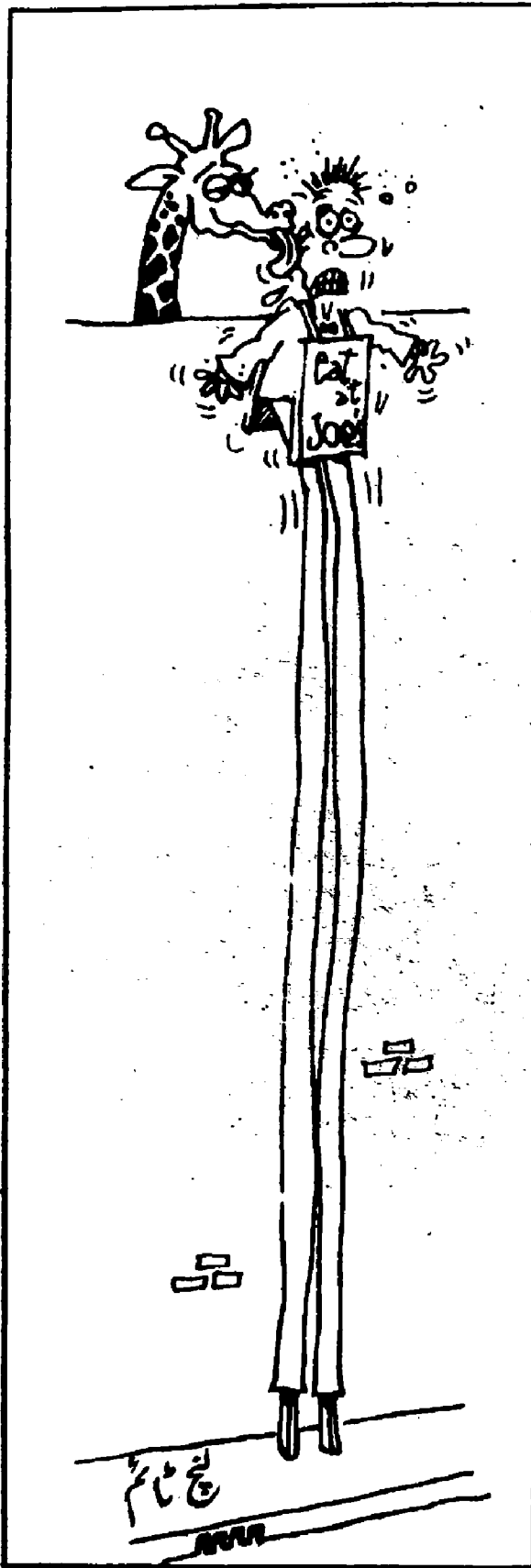
پر دنا کل کیس ہے۔ پولیس راتوں رات کوئی کرشمہ نہیں دکھا سکتی۔''

میں نے اس کے شانے پر ہاتھ مارتے ہوئے ستائش کی۔ وہ بے خبر تھا کہ میری ستائش کا کیا مطلب ہے۔ میں نے پرانی طرز کی عمارات پر نظر ڈالی جہاں منشیات کا دھندا چلتا تھا۔ اطراف میں موجود افراد کو دیکھا۔ پولیس کی موجودگی کا مطلب تھا کہ دھندا فی الحال رکے گا نہیں تو اس کا حجم کم ہو جائے گا۔

''سارجنٹ، کیا اچھی خبر ہے؟'' مائیک نے پولیس وین کے قریب ایک فربہ کوپ سے دریافت کیا۔ اس نے سر اٹھایا۔ تاثرات میں مایوسی تھی۔ گڈ، میں نے سوچا۔ مایوسی اچھی ہے۔ مطلب کوئی کلیو نہیں ملا۔

''ایک اسّی سالہ افریقن امریکن عورت ہے، ایملی۔'' سارجنٹ نے ایک جانب اشارہ کیا۔ ''ایملی کا کہنا ہے کہ اس نے ایک کار دیکھی تھی اور ایک آدمی...... جو کار میں سے کچھ نکال رہا تھا۔''

ایملی، برونکس ہائی اسکول سے ریٹائرڈ ہوئی تھی۔ وہ وہاں سائنس پڑھاتی تھی۔ مائیک نے اسے بتایا کہ ایک پولیس مین کا مرڈر ہوا ہے اور مدد کی درخواست کی۔ میرے لیے یہ بوڑھی گواہ خطرناک ثابت ہو سکتی تھی۔ مائیک نے اس سے کار کے بارے میں سوال کیا۔ جواب میں ایملی نے 'ٹویوٹا' کہا اور میں نے اپنا غصہ دبایا۔ بڑھیا نے کیمری کی نشاندہی بھی کر دی۔ ٹویوٹا کیمری۔

''وہ آدمی کالا تھا، سفید فام یا ہسپانک؟''

ایملی اچانک اہمیت اختیار کر گئی تھی۔ اسے معلومات فراہم کرنے میں مزہ آ رہا تھا۔ ''وہ سفید فام تھا۔ قد چھ فٹ سے کچھ کم ہوگا۔ لباس گہرے رنگ کا تھا۔ چہرے پر سیاہ چشمہ تھا۔''

میں بڑھیا کے مشاہدے پر حیران پریشان تھی۔ یوں معلوم ہو رہا تھا کہ وہ یہ سب کچھ دیکھنے کے لیے وہاں موجود تھی۔

''پہلے میں سمجھی کہ گلیوں میں چکرانے والے لڑکوں سے کوئی ڈرگ خریدنے آیا ہے۔'' ایملی نے کہا۔ ''لیکن ایسا نہیں تھا۔ اس نے نیلی چادر میں لپٹی کوئی بڑی سی چیز نکال کر ایک طرف ڈالی اور ٹویوٹا میں بیٹھ کر چلا گیا۔''

میں نے کن انکھیوں سے مائیک کی طرف دیکھا۔ وہ غیر متوقع معلومات پر حیران تھا جبکہ میرا حلق کڑوا ہو گیا تھا۔ میں نواسی کی عمر والی ایملی کی غیر معمولی یادداشت کو کوس رہی تھی۔ جب کہیں سے کوئی اشارہ، کوئی گواہ نہیں ملا تو ایملی خلائی مخلوق کے مانند ظاہر ہو گئی تھی۔

''کیا تم نے پلیٹ نمبر دیکھا تھا؟'' مائیک نے پُرامید انداز میں سوال کیا۔

''نہیں، گاڈ پلیز...... نہیں دیکھا تھا۔'' میرا ذہن چیخ اٹھا۔

''نہیں۔'' ایملی نے جواب دیا اور میں نے آہستہ سے رکی ہوئی سانس خارج کی۔

''تم نے پولیس کو کال کیوں نہیں کی؟'' میں نے پہلا سوال کیا۔

''اس علاقے میں لوگ ایک دوسرے کے معاملات سے دور رہتے ہیں اور پولیس سے بھی۔''

''پھر دستک دینے پر تم نے پولیس کو کیوں بتایا؟'' مائیک نے سوال کیا۔

''انہوں نے سوال کیا تھا اور میں جھوٹ نہیں بولتی۔''

''اگر ہم تصاویر دکھائیں تو تم اس آدمی کو پہچان لو گی؟'' میں نے کہا۔

''کیوں نہیں۔''

'بہت خوب، تمہیں ریٹائر نہیں ہونا چاہیے تھا۔' میں نے دل میں کہا اور اپنا کارڈ اسے پکڑایا۔ ''ہم رابطے میں رہیں گے۔''

☆☆☆

مائیک خوشگوار انداز میں انٹرویو نوٹس پڑھتے ہوئے گنگنا رہا تھا۔ یقیناً وہ پیش رفت سے مطمئن تھا اور خود کو قاتل کے قریب محسوس کر رہا تھا۔ بطور ڈیٹیکٹیو میں اس کے احساسات سمجھ سکتی تھی جبکہ مقتول بھی پولیس فورس کا حصہ تھا۔ المیہ یہ تھا کہ میرے محسوسات مختلف تھے۔ مائیک اور دیگر کولیگز سے جھوٹ بولنا میرے لیے دہشت ناک عمل تھا۔ وہ سب آنسو بہائے بنا رو رہے تھے۔ میں سچ بول کر ان کی اذیت کا خاتمہ کر سکتی تھی۔ میرا سر جھکا تھا، منہ بند تھا۔

ایک جانب سیاہ رنگ کی میڈیکل ایگزامنر کی اسٹیشن ویگن تھی اور میڈیکل ٹیم باڈی کے قریب معروف کار تھی۔ کچھ دیر بعد اسکاٹ کے بے جان جسم کو ویگن میں منتقل کر دیا گیا۔ میری آنکھوں کے آنسو خشک تھے۔ معاً ایک نرم گداز بازو میرے گرد لپٹ گیا۔

''اوہ لورین۔'' بونی نے میرے کان میں سرگوشی کی۔ ''کتنا بھیانک ہے...... ناقابلِ یقین۔'' بونی کرائم سین یونٹ میں سارجنٹ تھی۔ میں نے مائیک کا تعارف کرایا۔

''میں اطلاع ملتے ہی روانہ ہوگئی تھی۔'' بونی نے کہا اور گلے میں لٹکتا ہوا فریزر بیگ ہاتھ میں لیا۔ گلے میں دو کیمرے بھی لٹک رہے تھے۔

''لورین تم ٹھیک ہو؟'' بونی نے کہا۔

مجھے علم نہیں تھا کہ میرے تاثرات کیا کہہ رہے ہیں۔

''میں ٹھیک ہوں۔'' میں نے کہا۔

''نہیں تم ٹھیک نہیں ہو۔ میں شروع سے دیکھ رہا ہوں۔ یہ ہمارا پہلا کیس ہے جس میں ہماری برادری کا آدمی مارا گیا ہے۔ تم اب تک اس صدمے سے نکلنے کی کوشش کر رہی ہو۔ میرے نزدیک یہ فطری امر ہے۔'' مائیک نے افسردگی سے کہا۔ حالات کی ستم ظریفی پر میں دل مسوس کے رہ گئی۔ دل نے پھر کہا کہ سب اُگل دو...... لیکن میں کچھ نہ کہہ سکی۔ میرے آگے کنواں تھا اور پیچھے کھائی۔ اس گمبھیرتا سے مجھے کوئی نہیں نکال سکتا تھا۔

''لورین قاتل کی غلطیاں سامنے آرہی ہیں، اس نے صفائی سے کام نہیں کیا۔ ہم ایک اناڑی کے پیچھے ہیں اور تیزی سے قریب تر ہو رہے ہیں...... سام ایڈیمز کے مطابق ایک دو دن میں ہم اسے دبوچ لیں گے۔ اب تم مسکرادو۔''

''اوکے، مائیک۔''

☆☆☆

کمانڈ سینٹر جس کا منظر پینٹاگون یا ٹی وی شو 24 کا حصہ معلوم ہو رہا تھا۔ ہر کوپ کے پاس لیپ ٹاپ تھا۔ سیل فون معروف تھے۔ بڑے اسکرین کے ذریعے علاقے کا نقشہ نمایاں تھا۔ میری دھڑکنیں بار بار بے قابو ہو رہی تھیں۔ باس ڈیرک میرا تعارف نیویارک کے معروف پولیس کمشنر رونالڈ ڈرہم سے کرا رہا تھا۔

''تمہاری چند رپورٹس میرے پاس آئی ہیں۔ تم اچھا کام کر رہی ہو۔'' باس نے تعریف کی۔ مائی گاڈ، مجھے چکر سا آیا۔

''تھینک یو سر۔'' میں نے کہا۔

''اور کوئی نئی بات؟''

میں نے ایملی کی باتیں دہرائیں۔ پال کی کار کے بارے میں بتایا۔ گویا اپنی بربادی کا نقشہ کھینچ دیا۔ ڈیرک متاثر دکھائی دیا۔ ''اسکاٹ کی اوپن فائلز دیکھ لیں؟''

''اگلا قدم یہی دیکھنا ہے کہ وہ کن کیسز پر کام کر رہا تھا۔''

''ویری گڈ، میں یاد کرانا چاہتا ہوں کہ اسکاٹ کی فیملی کو خبر کر دو۔''

مجھے حیرت ہوئی کہ میرے دانت آپس میں کٹکٹا کیوں نہیں اٹھے۔ میں بھول گئی تھی۔ انہیں خبر پہنچانا میری ذمے داری تھی۔ اسکاٹ نے ذکر کیا تھا اپنی ماں اور چھوٹی بہن کے بارے میں۔ مجھے ان کو اطلاع دینی پڑے گی۔

اُف...... اس سے بہتر تھا کہ میں اپنا ہاتھ لکڑی کاٹنے والی مشین میں دے دوں لیکن اس کی فیملی......

"یس سر۔"

"میں سمجھتا ہوں کہ تمہاری جاب کا یہ تکلیف دہ حصہ ہے لیکن بہتر ہوگا کہ کہیں اور سے اطلاع جانے کے بجائے...... آفس کی طرف سے جائے۔" کمشنر ڈرہم نے کہا۔ "میں ان کا شاک کم کرنے کے لیے بعد میں جاؤں گا...... مشکل ترین مرحلہ اسکاٹ کی بیوی اور اس کے تین بچوں کا سامنا رہے گا۔"

اسکاٹ شادی شدہ تھا۔ یہ انکشاف کسی دھماکے سے کم نہیں تھا۔ اسکاٹ نے مجھے کبھی نہیں بتایا تھا۔

"یہ ایک ٹریجڈی ہے۔" کمشنر نے پھر کہا۔ "اس کے بچے بہت چھوٹے ہیں۔"

ایڈریس مجھے ڈیرک نے مہیا کیا اور میں روانہ ہو گئی۔ سینے میں دھواں بھرا تھا۔ دماغ ماؤف تھا۔ کمانڈ سینٹر چھوڑنے کے بعد بیس منٹ میں ہم اسکاٹ کے گھر پر تھے۔ صبح کے چار بج رہے تھے۔ ہم دونوں گاڑی سے اترے۔

"لورین تیار ہو؟" مائیک نے سوال کیا۔

"نہیں۔" میں نے ٹھنڈی سانس بھری۔

"حوصلہ رکھو۔" مائیک نے کہا۔

میں نے دروازے پر موجود پیتل کے کنڈے کی مدد سے دستک دی۔ تھوڑی دیر میں دروازہ کھلا۔ ایک حسین عورت میرے سامنے تھی۔ اس کی عمر تیس سال سے کم تھی۔ میرے پاس بے وفائی کی وجہ تھی لیکن مجھے حیرت ہوئی کہ ایسی حسین عورت کی موجودگی میں اسکاٹ نے چیٹنگ کی ضرورت کیوں محسوس کی۔ "یس؟" مسز اسکاٹ کی آنکھوں میں پریشانی تھی۔ میں نے حلق تر کرنے کی کوشش کی اور بیج نکال کے اپنا تعارف کرایا۔

"اوہ میرے خدا۔" بروک (مسز اسکاٹ) معاً پوری طرح بیدار ہوگئی۔ "کیا ہوا؟ اسکاٹی کو کیا ہوا؟ کیا وہ زخمی ہے؟ بتاؤ کیا وہ زخمی ہے؟"

ڈیتھ نوٹس ڈیلیور کرنے کے مختلف انداز ہوتے ہیں۔ بعض بلاتمہید، براہِ راست بتا دیتے ہیں۔ ایسوں کے نزدیک یہ کھردری ایمانداری ہے۔ دوسرے آہستہ آہستہ بتاتے ہیں۔ حادثہ...... زخم...... فائٹ اور ڈیتھ۔ آج پہلی مرتبہ مجھے سیدھی ایمانداری دکھانی تھی۔

"اسے گولی ماری گئی ہے، بروک۔ آئی ایم سوری۔" میں نے اس کی آنکھوں میں دیکھا جو یک لخت مردہ ہوگئی تھیں۔ یہ میرا پہلا تجربہ تھا۔ میں خوف زدہ تھی۔ وہ ڈگمگاتی ہوئی پیچھے ہٹی اور گھٹنوں کے بل گری۔ "نہیں۔" وہ چلائی۔ میں گھٹنوں کے بل اس کے قریب بیٹھ گئی۔ میرا ہاتھ اس کی پشت پر تھا۔ جھوٹی تسلی...... جھوٹا ہاتھ...... منافقت۔ "نہیں......ں......نہیں......ں......نہیں......" بروک چیخی۔

"میں جانتی ہوں۔" میں نے سرگوشی کی۔

"تم نہیں جانتیں۔" وہ چلائی اور مجھ پر حملہ کیا۔ میں پیچھے ہٹی۔ اس کے ناخن نے میرے چہرے پر ایک خراش ڈال دی۔ بروک زمین بوس ہوگئی۔ مائیک نے اسے اٹھا کے کاؤچ پر لٹا دیا۔ میں نے فرنٹ ڈور بند کر دیا۔ اسی وقت میری نظر سیڑھیوں کے اوپر گئی۔ چھوٹی سی خوب صورت لڑکی وہاں کھڑی تھی۔ "ہنی تم سو جاؤ۔ تمہاری مام ٹھیک ہو جائیں گی۔ میرا نام لورین ہے۔" میں نے سیڑھیوں پر قدم رکھا۔ تب وہ بری طرح چلائی۔ مجھے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھنے پڑے۔ بروک اٹھ کے بھاگی۔ میرے پاس سے گزر کے وہ اوپر گئی۔ لڑکی کے حلق سے برآمد ہونے والا سائرن معدوم ہو گیا۔ وہ ماں کی بانہوں میں سمٹ گئی۔

تصور میں بیگ میں موجود گن میرے ہاتھ میں تھی۔ بس کنپٹی پر رکھ کے گولی چلانی تھی۔ لیکن میں بے بس تھی، کمزور تھی۔ کچھ نہ کر سکی۔ اس کے بجائے میں خود کو سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی کہ ایک ہفتہ قبل میں ٹھیک تھی۔ پال نے مجھے غلط راستے پر ڈالا تھا۔

☆☆☆

تینوں بچے کم عمر تھے۔ دو سال، چار سال، تیسرا نومولود تھا۔ بروک بمشکل ستائیس برس کی ہوگی۔ مائیک نے نمبر معلوم کر کے اس کی ماں کو فون کر دیا تھا۔ بروک نے ہسٹریائی کیفیت سے باہر آنا شروع کیا۔ اسے احساس تھا کہ بچوں کی خاطر اسے حالات کا مقابلہ کرنا ہے۔ تاہم یہ اتنا سہل نہیں تھا۔ پوری طرح سنبھلنے میں اسے وقت درکار تھا۔ مجھے بذاتِ خود ایک نہایت پیچیدہ صورتِ حال کا سامنا تھا۔ اگر بات کھل جاتی تو پال کو مرنا تھا اور میں ذلت کے ہاتھوں ماری جاتی۔ لیکن میں خود ایک کوپ ہونے کی وجہ سے بروک کے مقابلے میں کہیں زیادہ مضبوط تھی۔ متحرک تھی اور حل بھی تلاش کر رہی تھی۔ حل تلاش کرنا تھا۔ کیونکہ میں نے جھوٹ بول کے راستہ منتخب کر لیا تھا۔

جب بروک نے اپنے رویے پر معذرت کی تو میں پانی پانی ہو گئی۔ اس کی نظر میرے چہرے کی خراش پر تھی۔

"پلیز بروک، تمہیں معذرت کی نہیں، مدد کی ضرورت

ہے۔'' میں نے نوٹ بک کھولی۔

''عام طور پر..... ایسے مواقع پر پولیس متاثرین کے احساسات کے تحفظ کی فکر کرتی ہے۔ تم نے براہِ راست ایمانداری سے بتا دیا۔ مجھے حقائق کی ضرورت ہے۔'' بروک نے کہا۔ ''مجھے ٹھیک ٹھیک بتاؤ، کیا ہوا تھا؟''

''اس وقت ہم یقین سے کچھ نہیں کہہ سکتے۔'' میں نے کہا۔ ''ہمیں اس کی باڈی، برونکس کے سینٹ جیمس پارک میں ملی تھی۔ وہ علاقہ ڈرگ ایریا کے طور پر معروف ہے۔''

میری سمجھ نہیں آیا آگے کیا کہوں۔ خاموشی مجھے پریشان کررہی تھی۔ میں وہاں سے بھاگ جانا چاہتی تھی......

''تم نے آخری بار اسکاٹ کو کب دیکھا تھا؟'' میں نے سراغ رسانی کا مظاہرہ کرنے کی کوشش کی۔

''وہ رات میں چند گھنٹے کے لیے آٹھ بجے روانہ ہوا تھا۔''

''کوئی کال آئی تھی؟ کیا اُس نے بتایا تھا کہ کہاں جارہا ہے؟''

''نہیں، کیا تم اس کے یونٹ میں ہو؟''

''نہیں، میرا تعلق برونکس ہومی سائڈ سے ہے۔'' میں نے کہا۔

''تم اُسے جانتی تھیں؟'' بروک نے عام سا سوال کیا تھا لیکن میرے حلق میں کانٹے سے اُگ آئے۔ میں تو اسکاٹ کے ساتھ سوئی تھی۔

''نہیں، ہم نے کبھی ساتھ کام نہیں کیا۔'' میرے منہ سے نکلا۔ میرے اعصاب جواب دے گئے۔ میں اچانک کھڑی ہوگئی۔

''کیا میں باتھ روم استعمال کرسکتی ہوں؟''

''ہال کے سرے پر دائیں جانب۔'' بروک نے اشارہ کیا۔ باتھ روم تک پہنچتے پہنچتے قے میرے حلق میں تھی...... اندر پہنچتے ہی میں نے دونوں نلکے پورے کھول دیے۔ نلکوں کی تیز دھار کے شور میں میرے حلق سے نکلنے والی آوازیں دب گئیں۔ صفائی کے لیے میں نے ٹوائلٹ پیپر کا پورا رول استعمال کیا۔ اسکاٹ کی فیملی سے ملنے کے بعد مجھے خیال آرہا تھا کہ اسے اتنی اچھی فیملی کے ساتھ بے وفائی کا کوئی حق حاصل نہیں تھا۔ کیا یہ خیال میری اپنی خلش مٹانے کے لیے ذہن میں درآیا تھا......؟

واپسی پر بروک کہہ رہی تھی۔ ''اسکاٹی کے قاتل کو مت چھوڑنا۔''

☆☆☆

برونکس کی جانب واپسی پر بروک کے آخری الفاظ میرے کانوں میں گھنٹیاں بجا رہے تھے۔ اسکاٹ کی ملٹی ایجنسی ڈرگ انفورسمنٹ ٹاسک فورس ہماری منتظر تھی۔ اسکواڈ روم اڑتالیسویں منزل پر تھا۔ ہومی سائڈ یونٹ چوتھی منزل پر...... DETF کا سربراہ ایجنٹ جیف تراہان تھا۔ وہ اسکاٹ کا بیک اَپ بھی تھا۔ سب ہی صدمے اور غصے کا شکار تھے...... میں بھی۔ میرے ساتھ استثنائی صورتِ حال اسکاٹ اور میرے خفیہ تعلقات تھے۔

نارکوٹک ٹیم ایک انڈر کور ایجنٹ کھو چکی تھی۔

''ہم یہاں قاتل تک پہنچنے کے لیے کسی بھی طرح ایک دوسرے کی مدد کریں گے۔'' تعارف کے بعد کاہنگ نے آغاز کیا۔ ''بتاؤ ہم اسکاٹ کے لیے کیا کرسکتے ہیں؟''

میں نے نوٹ بک نکال کے ابتدا کی۔ میری تقریر میں کوئی نئی بات نہیں تھی۔

تراہان نے گہری سانس لی اور بولنا شروع کیا۔

''اسکاٹ ہمارا پرائمری انڈر کور ایجنٹ تھا۔ ہم ہنٹ پوائنٹ پر چند ڈیلرز کو گھیرنے کی کوشش کررہے تھے۔ وہ ''اورڈونز برادرز'' کے نام سے معروف تھے۔ بڑا بھائی ائرفورس پائلٹ ہے۔ جرمنی میں سپلائی کے لیے اس نے کئی مرتبہ C130 استعمال کیا۔ اس کے ساتھ اسکاٹ نے کئی بار درمیانے درجے کی خریداری کی تھی۔ ایک موقع پر دوسرا بھائی بھی موجود تھا۔ ہم پلان کررہے تھے کہ اگلی مرتبہ کوارٹر ملین ڈالرز کی ڈیل کی جائے۔ آنے والے ہفتے میں ہم انہیں جکڑنے کے لیے تیار تھے۔''

''حال ہی میں اسکاٹ نے اُن میں کسی سے رابطہ کیا تھا؟'' میں نے سوال کیا۔

''تین روز قبل اُس نے ایک کال کی تھی۔'' کاہنگ نے کہا۔ ''لیکن آج رات ایک کال موصول ہونے کا امکان تھا۔''

''کیا وہ تمہیں بتائے بغیر کسی سے ملنے جاتا تھا؟''

''نہیں، لیکن انڈر کور ایجنٹ کا کام خطرناک ہوتا ہے۔ بعض اوقات اس کے پاس وقت نہیں ہوتا کہ وہ بیک اَپ کے لیے کال کرے۔''

''یعنی یہ ممکن ہے، کوئی غیر متوقع طور پر اسکاٹ سے ملے اور اسکاٹ کے پاس کال کا وقت ہی نہ ہو اور اگر وہ کال کرتا ہے تو اس کی پوزیشن مشکوک ہوجاتی ہے؟'' مائیک نے سوال کیا۔

''بالکل یہی مطلب ہے۔'' پرائس نے جواب دیا۔

''یہ غیر معمولی بات نہیں ہے۔ ایسا ہوتا ہے۔''

ترا ہان نے اضافہ کیا۔ ''یا پھر کوئی اسکاٹ کو اپروچ کر سکتا ہے...... کوئی پرانا کیس۔ جس میں اسکاٹ نے اپروچ کرنے والے کو جیل کی سیر کرائی ہو...... یا قیدی کا کوئی دوست۔''

میں نے مائیک کے تاثرات بگڑتے دیکھے۔

''مطلب مشتبہ افراد کی تعداد سیکڑوں میں چلی جائے گی۔''

''لیکن تفتیش کے لیے پہلے ''اورڈونز برادرز'' سے سوال جواب کرنا ضروری ہے۔'' ترا ہان نے کہا۔ ''ہونے والی ڈیل میں رقم بڑی تھی۔ انہوں نے اسکاٹ کو اٹھا لیا۔ تشدد کر کے معلوم کرنے کی کوشش کی کہ کوارٹر ملین کہاں رکھے ہیں۔ ناکامی پر گولی ماردی۔ ہم ان دونوں کو اٹھا لیتے ہیں۔ وہ کہاں ہوں گے؟''

''پائنٹ نیوجرسی میں...... لیکن چھوٹا بھائی وکٹر کے برونکس اور بروکلین میں متعدد اپارٹمنٹس ہیں۔ رشتے دار اور ایک سے زیادہ گرل فرینڈز ہیں۔'' پرائس نے کہا۔ ''چند گھنٹوں میں، میں صحیح مقام تلاش کرلوں گا۔''

''اس دوران ہم وہ فائلیں دیکھیں گے کہ اسکاٹ نے ماضی میں کس کس کو کیفر کردار تک پہنچایا ہے۔ ابتدا میں ہمارا ٹارگٹ وہ افراد ہوں گے جو حال ہی میں جیل سے باہر آئے ہیں۔'' مائیک نے ارادہ ظاہر کیا۔

''بہت فائلیں ہیں۔'' ترا ہان نے کہا۔

''فی الحال ہم ان کو دیکھیں گے جو رہا ہوئے ہیں۔''

ترا ہان کی سرخ آنکھوں میں کرب تھا۔ گویا اس نے ساتھی نہیں کوئی گہرا دوست کھودیا ہے۔ میں نے نگاہیں پھیر لیں۔

مائیک نے سیل فون نکالا۔

''کسے کال کر رہے ہو؟'' میں نے سوال کیا۔

''مجھے قانونی اجازت نامہ چاہیے۔ فون کمپنی سے اسکاٹ کے گھر اور سیل فون کا ریکارڈ نکلوانا پڑے گا۔''

میرے پیروں تلے سے زمین نکل گئی۔ اسکاٹ مجھے بھی فون کرتا رہا تھا۔

''لورین تمہاری آنکھیں۔'' وہ بولا۔

''کیا ہوا؟''

''تم متواتر مصروف ہو۔ تمہاری آنکھوں میں تھکن بس گئی ہے۔ میرے خیال میں تمہیں آرام کے لیے وقفہ لینا چاہیے۔''

میں وہاں سے ہلنا نہیں چاہتی تھی۔ میں بے خبر تھی کہ میری غیر موجودگی میں کہاں عقدہ کشائی ہو گی۔ لیکن حقیقتاً میں جسمانی اور جذباتی طور پر بری طرح تھک چکی تھی۔ ٹینشن نے نچوڑ لیا تھا، میرے گرنے سے کوئی مدد نہیں ملے گی۔ میں نے فیصلہ کیا۔

''اوکے، مائیک، میں گھر جاتی ہوں۔ لیکن کوئی نئی بات سامنے آئے تو مجھے بتانے میں کوئی لمحہ ضائع مت کرنا۔ میں جا رہی ہوں۔''

☆☆☆

میں انجن بند کر کے باہر نکلی۔ دائیں کارنر سے عجیب آواز سنائی دی۔ گن میرے ہاتھ میں منتقل ہو گئی۔ منی کوپر کی آڑ سے میں نے دیکھا۔ کچھ دیر میں مجھے یقین ہو گیا کہ وہاں پال بیٹھا تھا۔ روشنی کر کے گلوک میں نے واپس ہولسٹر میں رکھ لیا۔ پال لاؤن چیئر پر نیم دراز تھا۔ نیچے جانی واکر اسکاچ کی بوتل رکھی تھی۔ جو تقریباً خالی تھی۔ اس کے جسم پر برائے نام کپڑے تھے۔ وہ اپنے حواس میں نہیں تھا۔ کچھ دیر تک میں اسے گھورتی رہی پھر اس کا شانہ ہلایا۔ اس نے کوئی خاص ردِعمل نہیں دیا۔ ایک ہاتھ کھینچ کر میں نے اسے کھڑا کیا اور جیسے تیسے اسے خواب گاہ میں بستر تک لے آئی۔ وہ کبھی اس طرح نشے میں دھت نہیں ہوا تھا۔ میں باتھ روم میں غسل کے دوران اشک بہا رہی تھی۔ بہت بدنما صورت حال تھی۔ مجھے یقین نہیں تھا کہ میں صاف نکل جاؤں گی۔ مجھے بروک اور اس کے بچوں کا خیال آیا۔ دل نے پھر کہا کہ ناقابلِ برداشت بوجھ اتار دو۔ سچ بیان کر دو۔ لیکن سزا مجھے ہی نہیں ملے گی...... پال تو مارا جائے گا۔ میرا تجزیہ کہہ رہا تھا کہ پال اسے ہلاک نہیں کرنا چاہتا تھا۔ وہ میری محبت میں اسکاٹ سے بھڑ گیا۔ لیکن میری چاہت اس وقت کہاں تھی جب وہ سرخ بالوں والی مہ پارہ سے پیچ لڑا رہا تھا۔ درحقیقت نقصان صرف بروک نے اٹھایا تھا۔

مجھے کچھ کرنا تھا لیکن کیا؟ بروک کی وجہ سے پیچیدہ تکون وجود میں آ گئی تھی۔ بروک فیملی پر میرا سچ پہاڑ بن کر گرتا۔ یہ انکشاف ہمارے لیے بدترین تھا لیکن بروک معصوم تھی۔ اسے کس بات کی سزا ملتی۔ وہ زندہ لاش میں تبدیل ہو جاتی۔

☆☆☆

میں اسکواڈ روم میں داخل ہوئی تو مائیک کچھ لکھ رہا تھا۔ خوف نے میرے اندر مستقل جگہ بنالی تھی۔ شیشے کے باعث میں باس ڈیرک کو اس کے آفس میں دیکھ رہی تھی۔ وہ

فون پر بات کر رہا تھا۔

''کیا خبر ہے؟'' میں نے سوال کیا۔

''پائلٹ ڈیوٹی پر نہیں ہے۔ اپارٹمنٹ بھی خالی ہے۔ چھوٹا بھائی وکٹر بھی غائب ہے۔'' مائیک نے ایک فولڈر مجھے پکڑایا۔ ''ایم دیکھو۔'' پائلٹ کا نام مارک تھا۔ اس کا ریکارڈ تقریباً شفاف تھا لیکن وکٹر کی مجرمانہ سرگرمیاں طویل اور دلچسپ تھیں۔ سولہ سال کی عمر میں ہی اس نے جیل آنا جانا شروع کر دیا تھا۔ برگلری، نارکوٹکس، ریپ، اسالٹ...... خطرناک ہتھیاروں کا استعمال......

میرے لیے اس پر مرڈر چارج ہونا چاہیے تھا۔ کوپ مرڈر۔ سترہ سال کی عمر میں وہ یہ کوشش کر چکا تھا لیکن ناکام رہا اور پکڑا گیا۔ اس کے مکروہ کارناموں کا مطالعہ کر کے مجھے حیرت ہوئی تھی۔ وکٹر اور ڈونز، اسکاٹ کے قتل کے لیے نہایت موزوں تھا۔ میں قائل ہو گئی کہ یہ کام اسی نے کیا ہے۔ میرا ذہن تیزی سے لائن آف ایکشن تیار کر رہا تھا۔

''اسکاٹ کے سابقہ کیس؟'' میں نے سوال کیا۔ مائیک نے سر ہلایا، چشمہ اتار کے ڈیسک پر رکھا اور آنکھیں مسلنے لگا۔

''ابھی ہمیں توجہ دونوں بھائیوں پر مرکوز رکھنی چاہیے۔'' وہ بولا۔ ''اچھی خبر یہ ہے کہ میں فون کمپنی سے اسکاٹ کا ریکارڈ حاصل کرنے والا ہوں...... دس منٹ میں فیکس مل جائے گا۔''

میں سنگی مجسمے کے مانند بیٹھی سوچ رہی تھی کہ اسکاٹ نے مجھے کتنی کالز کی ہوں گی؟ دس...... پندرہ......؟ میں کیا بلف کروں گی۔ دماغ میں بھونرے بھن بھن کر رہے تھے۔

''میں آتا ہوں ابھی۔'' مائیک اچانک کھڑا ہو گیا۔ اس کا رخ دروازے کی طرف تھا۔ اسی وقت فیکس مشین کی مخصوص آواز آئی۔ ایک سفید رنگ کی شیٹ آہستگی سے باہر آ رہی تھی۔ میں نے کن انکھیوں سے مائیک کو رکتے دیکھا۔

''پارٹنر تم جاؤ۔'' میرا ذہن چیخا۔ لیکن وہ پلٹ رہا تھا۔ میں بخوبی محسوس کر رہی تھی کہ میرا چہرہ گرم ہو گیا تھا۔ کوئی لمحہ جاتا تھا کہ شیٹ مائیک کے ہاتھ میں ہوتی۔ یہ ایک لمحہ صدیوں پر بھاری تھا۔ میں کیا کروں؟ کیا کہوں؟ سر میں برف جمی تھی۔ مائیک نے پہلی شیٹ اٹھائی۔ میں گھوم کر اس کے پیچھے آ گئی۔ میں نے دیکھا وہ چندھیائی نظروں سے شیٹ کو تک رہا تھا۔ پھر اس کا ہاتھ پیشانی کی طرف گیا۔ یک لخت میرا ذہن بیدار ہوا۔ مائیک کی قریب کی نظر کمزور تھی اور چشمہ چند منٹ پہلے اس نے ڈیسک پر رکھا تھا۔ میں تھوڑا اور گھومی اور اس کے مخالف پہلو میں آ گئی۔ مائیک کے ساتھ لگ کر میں نے سر سے سر ملا کے شیٹ دیکھی...... اس دوران بالائی دراز کھول کے میں نے چشمہ اندر رکھ دیا۔ دراز دھیرے سے بند کر دی۔ میری سانس رکی ہوئی تھی۔

''میں نے کہا تھا نہ کہ تمہیں بھی آرام کی ضرورت ہے۔'' میں نے کہا۔ وہ چشمے کے لیے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔

''او کے، چیک کرو...... اب میں جاتا ہوں۔'' وہ بولا۔

☆☆☆

میں پنسل منہ میں چباتے ہوئے نمبروں پر مشتمل شیٹ کو گھور رہی تھی۔ یہ نمبر نہیں، زہریلے کیڑے کوڑے تھے۔ باس اپنے چیمبر میں مصروف تھا۔ آٹھ اعداد پر مشتمل میرا نمبر تیرہ بار دہرایا گیا تھا۔ میں ان کو کیسے غائب کروں گی؟

''لورین۔'' ایک آواز آئی اور پنسل میرے حلق میں پھنستے پھنستے رہ گئی۔ باس باہر آ کے ڈیسک پر جھکا۔ شیٹ کے نمبر ڈیرک کے لیے معکوس سمت میں تھے۔ ''اگر دشواری ہے تو چند افراد کو بلوا لیتا ہوں؟''

''باس گولی مار دو مجھے۔'' لیکن میں نہ کہہ سکی۔

''باس ایک گھنٹا میرے لیے بہت ہے......''

باس واپس چیمبر میں چلا گیا تھا۔ میں کی بورڈ پر جھک کر سوچنے لگی۔ کیا کرنا چاہیے...... معاً کرشمہ ظہور پذیر ہوا۔ فون ریکارڈ بہت عام سا تھا۔ ''ٹائمز نیو رومن'' ایک منٹ میں، میں نے حل نکال لیا...... مائیکرو سافٹ ورڈ کھول کر میں نے نمبر ٹائپ کیا اور اسے فہرست سے ملایا۔ کمپیوٹر کا نمبر کچھ بڑا تھا۔ میں نے پوائنٹ سائز کم کیا اور دوبارہ چیک کیا۔ پرفیکٹ، میں نے نمبر ٹائپ کرنے شروع کیے اور اپنے نمبرز حذف کرتی گئی۔ ایک گھنٹے سے قبل کام ختم کر کے میں نے تحریف شدہ پرنٹ آؤٹ نکالا۔ فیکس والی شیٹ، شریڈر (کاغذات کو پرزے کرنے والی مشین) کی نذر کی۔ گہری سانس لی اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

کمپیوٹر پرنٹ مائیک کی ڈیسک پر رکھا اور اس کا چشمہ نکال کر پرنٹ پر رکھ دیا۔

☆☆☆

میں نے ایک گہری سانس لی اور دروازہ کھول دیا۔ پال کاؤچ پر لیٹا ٹی وی دیکھ رہا تھا۔ مجھے دیکھتے ہی اس نے ٹی وی بند کر دیا۔

''ہائے۔'' وہ مسکرایا۔ وہی دلکش انداز۔ لیکن موقع موزوں نہیں تھا۔ اندازہ کیونکر ہوتا۔ پال نے پہلے بھی میرے محبوب کا مرڈر نہیں کیا تھا...... حالانکہ وہ میرا محبوب

نہیں تھا۔

”کام کیسا چل رہا ہے؟“ پال نے استفسار کیا۔

”ٹھیک چل رہا ہے۔ پال تمہارا نہیں خیال کہ ہم گزرے ہوئے دنوں کے بارے میں بات کریں؟“ پال نے فرش کی طرف دیکھا۔

میں چاہتی تھی کہ پال سچ بول دے۔ اپنا بوجھ ہلکا کر لے۔ بتادے کہ ہوا کیا تھا۔ اس طرح الجھنیں کم ہو جائیں گی۔ میں کہہ سکوں گی کہ اسے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے...... کیونکہ میں پہلے ہی ہر بات کا خیال رکھ رہی ہوں۔

”پال، کیا ہوا تھا؟“ میں نے سرگوشی کی۔ ”تم مجھے بتا سکتے ہو۔“

پال نے نچلا ہونٹ دانتوں میں دبایا۔ ”مائی گاڈ، لورین۔“ وہ بولا۔ ”تم جانتی ہو میری فلائٹ لیٹ ہو گئی تھی۔ مجھے کافی پریشانی اٹھانی پڑی۔“

میری گردن پر چیونٹیاں رینگنے لگیں۔ وہ مجھ سے کیوں جھوٹ بول رہا ہے۔ وہ اداکاری کر رہا تھا کہ وہ کچھ نہیں جانتا۔ دوسری طرف عموماً قاتل تردید کرتے ہیں۔ ان کی دماغی کیفیت گہری معصومیت میں ڈھل جاتی ہے۔ وہ یقین کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتے کہ ان سے کوئی جرم سرزد ہوا ہے۔

”پال۔“ میں نے کہا۔ ”پلیز!“

پال نے اُلجھن سے مجھے دیکھا۔ ”پلیز وھاٹ؟“

میرے خدا، میں نے سوچا۔ اس کے لیے میرے ساتھ گیم کھیلنا سہل ہے یا وہ لاعلم تھا کہ میں بھی وہاں موجود تھی۔ کیا وہ اسکاٹ کو تنہا سمجھ رہا تھا۔ میرا ہاتھ اپنے منہ پر چلا گیا۔ یہ ناقابلِ یقین تھا۔ اس نے اتفاقاً میری کار دیکھی ہوں گی۔ وہ مشتعل ہو کے اسکاٹ کی طرف گیا کہ وہ مجھ سے دور رہے۔ پال اسے خوف زدہ کرنا چاہتا تھا۔ یعنی وہ اداکاری نہیں کر رہا تھا۔ میرا ذہن برق رفتاری سے تجزیہ کر رہا تھا۔

پال نہیں جانتا تھا کہ میں اس کے ساتھ بے ایمانی کر رہی ہوں۔ ماضی کی یادیں امنڈ کر آئیں۔ وہ میرا کتنا خیال رکھتا تھا۔ چھٹیوں میں وہ دن میں تین بار میرے لیے کوکنگ کرتا، کتابیں پڑھ کر سناتا۔ میں بھول نہیں سکتی تھی کہ وہ میرے بال بھی دھو کر ڈرائی کرتا...... وہ میرا بہت خیال رکھتا تھا۔ اب میری باری تھی۔ میں نے فیصلہ کرنے میں جلد بازی کی تھی۔

☆☆☆

صبح وہ کام پر چلا گیا۔ میرا اگلا قدم اسکاٹ کی گن سے متعلق تھا۔ مجھے شاطر جیف جسلنگ یاد آیا۔ اس کے ساتھ ملاقات کل ہی ڈیرک کے آفس میں ہوئی تھی۔ جیف ڈسٹرکٹ آفس میں ہومی سائڈ بیورو چیف تھا۔ جیف کے ساتھ میں نے تین مرتبہ کام کیا تھا۔ ہر مرتبہ اس نے دفاع کو رگڑ کر رکھ دیا تھا۔ تینوں ملزمان پچیس سال کے لیے اسٹیٹ پریزن کی سکونت اختیار کر چکے تھے۔ باس ڈیرک کے سامنے اس نے مجھ سے بہت سوال کیے۔ جیف نے مجھے نروس کر دیا تھا۔ وہ اسکاٹ کی گن کے علاوہ ”اور ڈونز برادرز“ میں دلچسپی لے رہا تھا۔ ایملی کی عمر کے حساب سے وہ اس کے بیان سے پوری طرح مطمئن نہیں تھا۔

پال کے رخصت ہوتے ہی میں ٹول شیڈ میں آ گئی۔

میرے ذہن میں تھا کہ سب سے پہلے گن کو کسی دریا کی نذر کروں۔ میرے گمان میں نہ تھا کہ میں کیا دیکھنے والی ہوں۔ روشن دان میں کچھ بھی نہیں تھا۔ کیا کرنا چاہیے۔ میں نے پُرسکون انداز میں پال کی طرح سوچنے کی کوشش کی۔ اس نے گن یہاں سے ہٹا کے کہاں چھپائی ہوگی یا اسکاٹ کی گن اب گھر میں نہیں ہے۔ فی الحال میں یہی سوچ رہی تھی کہ گن گھر میں ہی ہے لیکن کہاں؟ ذہن کے ساتھ نظر بھی گھوم رہی تھی...... نظر کونے میں بیلچے پر گئی۔ اس کے چوڑے پھل کی نوک پر گیلی مٹی دکھائی دے رہی تھی۔ میں نے چھو کر دیکھا اور بیلچہ اٹھا کے بیک یارڈ کی طرف بھاگی......!

میں باریک بینی سے بیک یارڈ کا جائزہ لے رہی تھی۔ پودے، گملے اور گھاس کے قطعات...... بیلچہ استعمال کیا گیا تھا۔ ایک دو مشکوک مقامات پر میں نے کوشش بھی کی لیکن کچھ ہاتھ نہیں آیا۔ آدھا گھنٹا گزر گیا تھا۔ مجھے توقع نہیں تھی کہ پال اتنا ہوشیار ثابت ہوگا۔ اب میں نے ایک سراغ رساں کی طرح سے سوچنا شروع کیا۔ میں سمجھ گئی کہ پال نے بلف کیا تھا۔ میں واپس ٹول شیڈ میں آ گئی۔ سر اٹھا کے شیڈ کی چھت کی جانب دیکھا۔ سیڑھی اٹھا کے چھت کے بیم کے نیچے آ گئی۔ دوطرفہ سیڑھی کھول کے ایڈجسٹ کی۔ دیکھا کہ کہاں کہاں بیم اور چھت کے درمیان رخنہ ہے۔ سیڑھی پر چڑھ کے میں نے ایک رخنے میں ہاتھ ڈالا اور واپس اتر آئی۔ سیڑھی دوسرے مقام پر رکھی...... تیسری کوشش میں پنکھے کے قریب گیپ میں بیم کے اوپر اسکاٹ کی گن موجود تھی۔ گن پلاسٹک بیگ میں کپڑے میں لپٹی ہوئی تھی۔ نیچے اتر کے میں نے گن اپنے پرس میں محفوظ کی۔ بیگ اور کپڑا امپالا کے ٹرنک میں اسپیئر وھیل کے نیچے رکھ

دیا۔ امپالا، کوپ کار تھی۔ جسے میں مشن کے موقع پر استعمال کرتی تھی۔ میری پیشانی پر پسینا تھا۔ ہاتھ جھاڑ کر میں پلٹنے والی تھی کہ اچانک بیلچے کا خیال آیا' سوچا اسے جگہ پر رکھ دینا چاہیے۔ چند قدم طے کر کے میں نے بیلچہ اٹھایا اور ٹول شیڈ میں جانے کے لیے گھومی تو سماعت سے آوازیں ٹکرائیں۔ میں پھر پلٹی اور حرکتِ قلب رک گئی۔ وہ مائیک تھا۔ مائیک؟ یہاں، میرے گھر میں؟ اس کے عقب میں ڈرگ انفورسمنٹ فورس گروپ کے اراکین جیف تراہان اور ورائے کاہنگ تھے۔ تینوں نے بیلیسٹک آرمر زیب تن کی ہوئی تھی۔ میرے جسم میں موجود پسینے کے تمام مسامات نے منہ کھول دیا۔ تو یہ تھا کھیل کا اختتامی مرحلہ۔ وہ جانتے تھے اور میری نگرانی کرتے رہے تھے...... شاید شروع سے۔ مجھے ایک دو مرتبہ معمولی شک ہوا تھا جو وقت گزرنے کے ساتھ معدوم ہوتا گیا اور اب کھیل ختم ہو گیا تھا۔ میری ہیئت کذائی بھی عجیب تھی۔ میں گنگ رہ گئی۔

''کیا مسئلہ ہے، لورین؟ تم فون کا جواب بھی نہیں دے رہی ہو؟ اور یہ باغبانی کب سے شروع کر دی؟'' مائیک نے کہا اور میری دھڑکن بحال ہو گئی۔

''کچھ دیر پہلے ہمیں مخبر نے اطلاع دی ہے کہ اورڈونز برادرز ابھی کلب میں موجود ہیں۔ ہم تمہیں لینے آئے ہیں۔ تیاری پکڑو۔ مارٹ اور پرائس باہر وین میں منتظر ہیں۔'' تراہان نے کہا۔

☆☆☆

ہم پلمبنگ کمپنی کے بھیس میں محوِ سفر تھے۔ میں مائیک کے فراہم کردہ دونوں بھائیوں کے فوٹو دیکھ رہی تھی۔ وکٹر ایک سال چھوٹا ہوگا۔ دونوں جڑواں دکھائی دیتے تھے۔ دیگر ممبران کے مانند میں نے بھی لباس کے نیچے مکمل زرہ چڑھائی ہوئی تھی۔

''لورین، وکٹر ہمارا نشانہ ہے۔'' مائیک نے کہا۔ ''پندرہ برس پہلے بھی اس نے پولیس کے آدمی کو مارنے کی کوشش کی تھی اور اب اس نے اسکاٹ کو ختم کر دیا...... مجھے تقریباً یقین ہے۔'' اس کے لہجے میں نفرت اور غضب کی آمیزش تھی۔ ''دونوں کا وہ حال ہونا چاہیے کہ ان کی ماں دعا کرے کہ ان کی پیدائش پر اس نے دونوں کا گلا کیوں نہیں گھونٹا۔''

میرا ہاتھ بے ساختہ اپنی گردن پر چلا گیا۔ مجھے یاد تھا کہ مائیک کا باپ بھی دورانِ ڈیوٹی مارا گیا تھا اور اب ہم کوپ کلرز کی گردن دبوچنے جا رہے تھے۔

''ہم تیار ہیں۔'' تراہان کی آواز آئی۔ وین کی رفتار کم ہونے لگی۔ سب نے اپنے اپنے ہتھیار چیک کیے۔ وین ولس ایونیو پر ایک سو اکتالیس اسٹریٹ کے آس پاس رکی۔ میں سوچ رہی تھی کہ آگے کیا ہوگا۔ تراہان نے ایک چار منزلہ پرانی عمارت کی طرف اشارہ کیا۔ ''کلب وہیں ہے۔''

کلب؟ میں اُلجھن میں پڑ گئی۔ مجھے کلب کے آثار نظر نہیں آ رہے تھے۔ تراہان نے میرے تاثرات بھانپ لیے۔

''بظاہر یہ دو عدد اسٹورز کا فرنٹ ہے۔ اندر کچھ اور ہے۔'' وہ بولا اور سیل فون نکال کے کال ملائی۔ کچھ دیر بعد اس نے فون بند کر دیا۔ ''وہ رابطہ نہیں کر رہی ہے۔'' اس نے منہ بنایا۔

''مخبر عورت ہے؟'' میں نے سوال کیا۔

''ہاں۔'' مارٹ نے کہا۔ ''وہ بہترین مخبر ہے۔ مارک اورڈونز کے ساتھ سوتی ہے...... ہمارا پلان تھا کہ بلا تاخیر اور اچانک بھرپور ہلا بولا جائے۔ کسی کو سنبھلنے کا موقع نہ ملے...... مخبر نے خبر دی تھی کہ کلب فل ہے۔ اس مرحلے پر دونوں بھائیوں کی موجودگی کی تصدیق ضروری ہے۔ ہم رسک نہیں لے سکتے اور مخبر کی جانب سے جواب نہیں مل رہا ہے۔''

''ایک سیکنڈ۔'' میں نے کہا۔ ''ایمرجنسی سروس یونٹ کہاں ہے؟''

''اسکاٹ ہمارے بھائی کی طرح تھا۔'' کاہنگ کی آواز میں سنگی صلابت تھی۔ ''معاملہ فیملی کے اندر رہنا چاہیے۔''

گڈ لارڈ۔ میں نے بے چینی محسوس کی۔ یہ وار سچویشن تھی۔ کیس میں جذبات شامل ہو گئے تھے۔ ''ہم تصدیق کیسے کریں گے؟''

مارٹ نے کہا۔ ''اگر انہوں نے اسکاٹ کو مارا ہے تو وہ پاگل پن کی حد تک وسوسوں کا شکار ہوں گے۔ کسی پر بھی شک ہوا تو چڑھائی کر دیں گے۔ ان کے لیے ہم تو ہیں ہی مشکوک۔ پھن اٹھانے سے پہلے ہمیں ان کا سر کچل دینا چاہیے۔''

''میرے ذہن میں ایک خیال ہے۔'' میں نے کہا۔ اندر جانا جہنم کے اندر قدم رکھنے کے مترادف تھا۔ میں نے عمارت کی طرف دیکھا۔ لیکن حالات کو اس نہج پر لانے کی ذمے دار بھی میں ہی تھی۔ اگر میری جگہ کوئی اور زد میں آیا تو

کیا کروں گی۔ خود مجھے نہیں معلوم تھا۔

''مجھے وائرلیس کی ضرورت ہے۔'' میں نے آئیڈیا ظاہر کردیا۔

تراہان نے نفی میں سر ہلایا۔ ''سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔''

''وائرمی۔'' میں نے حتمی انداز میں کہا۔

''پاگل ہوگئی ہو۔'' مائیک نے کہا۔ ''تم تنہا بھیڑیوں کے غول میں جاؤ گی...... نہیں، میں جاؤں گا۔''

میں نے اپنے ساتھی کی آنکھوں میں دیکھا۔ اس نے جو کہا، وہ اس کی آنکھوں میں واضح تھا۔ میں آگاہ تھی کہ وہ بیسٹ ہے۔

''تم نے سن لیا جو میں کہہ چکی ہوں۔'' میں بولی۔ ''وہ مجھے نہیں جانتے نہ وہ کسی عورت کی آمد کی توقع کررہے ہوں گے۔ رہی پاگل پن کی بات تو ہاں میں پاگل ہوں۔''

☆☆☆

پرائس نے باریک تار اور ٹائی فون مائیک میرے لباس میں پوشیدہ کیا۔ ''اندر بہت گند ہے لیکن امید ہے کہ کل کا سورج اچھی خبر لائے گا۔ دستک کے جواب میں استفسار کرنے والے سے کہنا تم اپنے بوائے فرینڈ ڈی جے لوئیس سے ملنے آئی ہو۔ بے فکری سے کہنا کیونکہ لوئیس وہاں نہیں ہے۔ غالب امکان ہے کہ تمہیں اندر جانے دیا جائے گا۔''

''ایسا امکان کیوں ہے؟''

وہ مسکرایا۔ ''تم جیسی خوب صورت خواتین ہٹ لسٹ پر نہیں ہوتیں۔''

تراہان نے مزید کہا۔ ''وکٹر اور مارک نظر آئیں تو تم ''کوڈ ریڈ'' کہوگی۔ خطرے کی صورت میں بھی تم ''کوڈ ریڈ'' کہوگی اور محفوظ جگہ پر رہوگی۔ دوسرا سانس لینے سے پہلے ہم اندر ہوں گے۔''

''سمجھ گئی۔'' میں نے کہا...... کوڈ ریڈ۔ واہ میں تو اسی رات سے کوڈ ریڈ میں تھی جب پال نے اسکاٹ کو قتل کیا تھا۔

''اور ہاں، اپنا گلوک اور بیج مجھے دے دو۔ ممکن ہے وہ تلاشی لیں۔'' میں نے ایسا ہی کیا لیکن اسکاٹ کی گن میرے بیگ میں تھی۔ میں مجبور تھی۔ پرس کھول کے میں نے اپنی گن اور بیج تراہان کو دے دیا۔ کیا قسمت پھر ساتھ دے گی؟ میں نے سوچا۔ ''گڈ لک۔'' مائیک نے کہا۔

''لورین ہیرو بننے کی کوشش مت کرنا۔'' تراہان نے تنبیہ کی۔

''بھروسا رکھو۔'' میں نے جواباً کہا۔

☆☆☆

مجھے دستک دینے کی ضرورت پیش نہیں آئی۔ ایک قوی ہیکل ساڑھے چھ فٹ لمبا آدمی وہاں نظر آیا۔ وہ تھری پیس سوٹ میں تھا اور چہرے پر چشمہ تھا۔ اس کے عقب میں کنکریٹ کی سیڑھیوں کا کنواں تھا...... لوئیس موجود ہے اندر؟'' میں نے سوال کیا۔

دراز قامت نے بڑے سے سر کو نفی میں ہلایا۔

''حیرت ہے...... کیا میں اندر جاسکتی ہوں؟''

''منحصر ہے......''

''کس بات پر منحصر ہے؟''

''یہی کہ تمہاری ضرورت کی نوعیت کیا ہے؟''

''رومینٹک!'' میں مسکرائی۔

''ویلکم ٹو ونڈر لینڈ۔'' وہ بولا۔

میں حیران تھی کہ کلب گراؤنڈ فلور پر تھا نہ فرسٹ فلور پر۔ میں سیڑھیوں سے اوپر کے بجائے نیچے جارہی تھی۔ کلب کی سرگرمیاں عروج پر تھیں۔ اکثریت ہسپانک نقوش پر مشتمل تھی۔ مختلف رنگوں کی روشنیاں، تیز موسیقی...... ڈانس فلور پر بھیڑ تھی۔ میں خاتون بارٹینڈر کی طرف چلی گئی۔ میرے مطلوبہ مشروب کے لیے اس نے بارہ ڈالر کا مطالبہ کیا۔ میں نے ٹیک لگا کر نظریں گھمانا شروع کیں۔ ان دونوں میں سے کوئی نظر نہیں آرہا تھا۔ ڈانس فلور سے پرے لگژری بوتھ تھے۔ میں نے اس طرف قدم بڑھائے۔ میں ڈانس فلور پر بوتھ کے قریب تھی۔ جب میں نے ایک نزدیکی دروازے سے وکٹر کو برآمد ہوتے دیکھا۔ میں ڈانس فلور کے کنارے پر رک گئی۔ وکٹر میرے سامنے آکے رک گیا۔ ہم دونوں کی نظریں چار ہوئیں۔ قبل اس کے میں حرکت کرتی، ایک وزنی ہاتھ میرے شانے پر آگیا۔ میں پلٹی اور داخلی دروازے پر ملنے والے دراز قامت کو دیکھا۔

''لیڈی، میں ہوں...... پریشانی کی بات نہیں ہے۔'' وہ بولا۔

''تم وی آئی پی کے اطراف میں کیا کررہی ہو؟ یہ پرائیویٹ پارٹی ہے۔'' وکٹر نے کہا۔ ''لیکن تم ہماری مہمان ہو۔'' وہ مجھے لے کر اسی دروازے میں داخل ہوگیا جہاں سے برآمد ہوا تھا۔ دراز قامت میرے عقب میں تھا۔

''یہ سیکیورٹی کا معاملہ ہے۔'' وکٹر نے کہا۔ ''میرا آدمی تمہاری تلاشی لینا بھول گیا تھا...... اگاسی تلاشی لو۔''

''اپنے آدمی کو سزا دو گے یا میری تلاشی لو گے؟''

وکٹر نے ٹھنڈی سانس بھر کے دراز قامت کو اشارہ کیا۔ میرے بیگ کی اشیا میز پر پلٹ دی گئیں۔ میری نگاہیں فرار کا راستہ تلاش کر رہی تھیں۔ کیا مجھے اسکاٹ کی گن جھپٹ لینی چاہیے؟ اور فائرنگ کر کے اسی دروازے سے باہر نکل جاؤں؟

''یہ کیا ہے؟'' وکٹر نے اسکاٹ کی گن اٹھالی۔ میں بدحواس ہو چلی تھی۔ کالر کے نیچے ننھا مائیک کھلا تھا۔ میں نے تیزی سے سوچا۔ میں نہیں چاہتی تھی کہ باہر موجود ٹیم تک بات پہنچے۔ وکٹر نے گن کے بجائے صرف اتنا پوچھا تھا کہ ''یہ کیا ہے؟ یہ سوال ٹیم نے سن لیا ہوگا۔

''یہ کوڈ ریڈ کے مانند ہے۔'' میں نے سرسری انداز میں کہا۔

''کوڈ ریڈ؟ کیا مطلب ہے؟'' اس نے استفسار کیا۔

''وہ گن جو تم نے میرے اوپر تانی ہوئی ہے، یہ کوڈ ریڈ جیسی لگتی ہے۔'' میں نے بلند آواز میں کہا۔ میرا انحصار پوشیدہ مائیک پر تھا۔ وکٹر نے مجھے زمین پر گرا دیا۔

''کتیا، کون ہے تو؟ یہاں کیا کرنے آئی ہے؟'' وہ چلّایا۔

''باس تم دیکھ نہیں رہے ہو کہ یہ پولیس گن ہے، یہ لیڈی کوپ ہے۔''

''بکواس بند کرو۔ مجھے سوچنے دو۔'' وکٹر پھر چیخا۔ اس نے گن کا رخ میری جانب کیا...... سراسیمگی کی کیفیت میں، میں نے دیواروں پر غور کیا...... میں تہ خانے میں تھی۔ کیا یہ مقام ریڈیو بلائنڈ اسپاٹ ہے؟

''کوڈ ریڈ۔'' میں ناامیدی کے عالم میں حلق کے بل چلّائی اور اٹھ کے دروازے کی طرف بھاگی۔ لیکن اگاسی نے مجھے راستے میں ہی دبوچ لیا۔ اسی وقت کوئی چلّایا اور دروازہ دھماکے سے اُڑ گیا۔ مٹی اور لکڑی کے ٹکڑوں کے ساتھ موسیقی کا شور شرابا بھی کمرے میں در آیا۔ میں نے زندگی کا بہترین منظر دیکھا۔ مائیک شاٹ گن کے ساتھ ٹوٹے ہوئے دروازے پر ایستادہ تھا۔ اس نے بلاتوقف آگے بڑھ کے مجھے پکڑنے والے عفریت کے چہرے پر شاٹ گن کے دستے سے بے رحمانہ ضرب لگائی۔ مغلظات بکتے ہوئے اس نے ہتھکڑیاں اور میرا گلوک میرے حوالے کیا۔ ''وہ دونوں کہاں ہیں؟''

''صرف وکٹر تھا۔ ایک سیکنڈ قبل یہیں تھا۔'' میں نے عقب میں اشارہ کیا۔ مائیک نے باتھ روم کے دروازے کی طرف دیکھا اور بڑھ کر زوردار لات رسید کی۔ دروازہ اکھڑ گیا۔ میں نے حیرت سے دیکھا...... وہاں باتھ روم کی جگہ کوریڈور تھا۔ ''مجھے بیک اپ دو۔'' وہ نیم تاریک سرنگ میں گھس گیا۔ میں نے دراز قامت کو ہتھکڑیاں ڈالیں اور مائیک کے پیچھے بھاگی۔ کچھ فاصلے پر میں نے دروازے کی آواز کے ساتھ روشنی دیکھی۔ میں ہانپتی ہوئی باہر نکلی۔ دن کی روشنی نے وقتی طور پر نگاہ کو متاثر کیا۔ مائیک نصف بلاک آگے ایک سو چالیسویں اسٹریٹ پر تھا۔ اس کے آگے اتنے ہی فاصلے پر وکٹر بھاگ رہا تھا۔ دو بلاک کے بعد تیسری انٹرسیکشن پر میں نے مائیک سے فاصلہ کم کیا۔ وہ دونوں جنک یارڈ کے گیٹ سے آگے پیچھے گزرے۔ مائیک بہ آسانی شاٹ گن کے ذریعے اسے گرا سکتا تھا لیکن وہ قاتل نہیں پولیس مین تھا۔ وہ کتنا ہی مشتعل ہو صرف اپنے دفاع میں گولی چلا سکتا تھا۔ جنک یارڈ کے پیچھے زنگ آلود ٹن کی دیوار ہی تھی۔ میں نے دھاتی رگڑ کی آواز سنی پھر جیسے دھات سے دھات ٹکرائی۔

بوم۔ کیا ہو رہا ہے۔ یارڈ کے آخری کونے پر وکٹر نظر آیا۔ اس کے راستے میں جالی دار گرل تھی۔ اس نے جگہ بنائی اور چاروں ہاتھ پیروں کے بل دوسری طرف نکل گیا۔ کچھ دیر میں پائپس کے ڈھیر کے قریب مائیک نمودار ہوا اور اسی جگہ سے گرل کے دوسری طرف چلا گیا۔ بالآخر میں بھی پہنچ ہی گئی۔ سانس دھونکنی کے مانند چل رہی تھی۔ میں نے وہاں متعدد ٹرینیں دیکھیں۔ وکٹر سب وے ریل یارڈ میں جا نکلا تھا۔

☆☆☆

میں دو ٹرینوں کے درمیان تنگ گلی میں بھاگ رہی تھی۔ نظریں دیوانہ وار وکٹر اور مائیک کو تلاش کر رہی تھیں۔ دفعتاً گویا لوہے سے لوہا ٹکرایا۔ میرے سر کے اوپر ٹرین کی کھڑکی بکھر گئی۔

''ہائے، سفید حسینہ...... یہ لو۔'' میں نے بروقت رخ پھیرا، وکٹر دو عدد ریل کارز دور کنڈکٹر کی کھڑکی میں سے فائر کر رہا تھا۔ میرے کان کے قریب جیسے بھونرا بھنبھنا کر گیا۔ میں نے گلوک دونوں ہاتھوں میں لیا اور وکٹر کی سمت پورا کلپ خالی کر دیا۔ خالی کلپ نکالا...... معاً مجھے گڑبڑ کا احساس ہوا۔ گرم سیال میری گردن پر بہہ رہا تھا۔ میرے گھٹنے مڑے اور میں اچانک زمین بوس ہو گئی۔

گاڈ، مجھے گولی لگی ہے۔ ذہن نے بتایا۔

''شاک سے بچو لورین۔ فوراً کچھ کرو۔'' میں لڑکھڑا کے کھڑی ہوئی۔ جیکٹ کی آستین زخم پر رکھی۔ ایک بار پھر

گھٹنوں پر آئی اور دوبارہ کھڑی ہوگئی...... ریل کار کا کھلا در میرے سامنے تھا۔ میں اندر جا کے پیٹ کے بل گری اور لڑھک کر نشستوں کے نیچے چلی گئی۔

تب فائرنگ کی آوازیں آئیں۔ میرا بدن لرز رہا تھا۔ غالباً تین کارز کے فاصلے پر اوپر تلے شاٹ گن کے دھماکے ہوئے۔ ذرا وقفے کے بعد میرے سر پر دھماکا ہوا جس کار میں، میں تھی...... اس کی کھڑکی اُڑ گئی۔ معاً وکٹر کی چیخ قریب سے سنائی دی۔ غالباً میرے ساتھ والی کار سے......

''اوکے، اوکے۔'' میں سرنڈر کر رہا ہوں۔'' وہ چلایا۔ پھر کوئی چیز فرش پر گری۔ ''اسکاٹ کی گن؟'' میرے ذہن نے سوال کیا۔ ''مجھے وکیل کی ضرورت ہے۔'' چند سیکنڈ کے لیے سناٹا چھا گیا۔ کلک، کلک، شاٹ گن لوڈ ہوئی۔

''غلیظ جانور...... کوپ کلر۔ تمہیں ایک گورکن کی ضرورت ہے۔''

''کوپ کلر؟'' وکٹر کی آواز میں الجھن کا عنصر بہت نمایاں تھا۔ پھر میں نے شاٹ گن کا آخری دھماکا سنا۔

☆☆☆

میں شاید کچھ دیر کے لیے دنیا و مافیہا سے بے خبر ہوگئی تھی۔ کوئی پوچھ رہا تھا۔ ''کہاں ہو، تم سن رہی ہو؟'' وہ مائیک تھا۔ وہ بیٹھا ہوا تھا۔ میرا سر اس کی گود میں تھا۔

''لورین تم ٹھیک ہو جاؤ گی۔ زخم جان لیوا نہیں ہے۔'' اس کی آنکھوں میں آنسو تھے، ساتھ ہی وہ مسکرا بھی رہا تھا۔

''میں زندہ ہوں؟''

''ہاں، اور زندہ رہو گی۔''

''وکٹر کا کیا ہوا؟ تم نے اُسے......''

مائیک نے میرے ہونٹوں پر انگلی رکھ دی۔ ''یاد رکھو پارٹنر...... اس نے مجھ پر گولی چلائی اور میں نے اس پر...... اوکے؟''

میں نے پلکیں جھپکائیں۔ ناقابلِ یقین۔ حیرت انگیز۔ میں یہاں ٹرین میں نارمل زندگی کی طرف جا رہی تھی۔

''کوئی اور راستہ نہیں تھا۔'' مائیک نے کہا۔

میں نے اثبات میں سر ہلایا۔ ''سمجھ گئی، میں نے سب سنا تھا۔''

''وہ یہاں ہیں۔'' کسی کی ہیجان زدہ آواز سنائی دی۔ چاپ...... چاپ...... چاپر کی آواز بھی آرہی تھی۔ ایمرجنسی میڈیکل ٹیک اور ڈرگ انفورسمنٹ ایڈمنسٹریشن والوں نے ٹرین کار پر ہلا بول دیا تھا۔ تراہان نے ایمرجنسی سروس یونٹ بلا لیا تھا۔ NYPD اور SWAT کے اہلکار بھی تھے۔ K-9 کا یونٹ...... یوں معلوم ہو رہا تھا کہ بار بر پٹرول کے علاوہ ہر طرف سے ردِعمل آیا تھا۔ دوسرے ایجنٹ یعنی میری موت ناقابلِ برداشت تھی۔ ابتدائی مرہم پٹی ٹرین کار میں ہی شروع کر دی گئی تھی۔

''تم نے شاندار کام کیا ہے۔'' باس ڈیرک نے لورین سے کہا۔ ''وکٹر کے پاس سے جو گن ملی ہے، اس کے سیریل نمبر نے تصدیق کر دی ہے کہ وہ بچھڑے ہوئے دوست اسکاٹ کی تھی۔ ہمارا اندازہ ٹھیک نکلا۔ میں اس انوکھے انجام اور قسمت کی ستم ظریفی پر حیران تھی۔ سب کچھ اس انداز میں حل ہو جائے گا، میں نے خواب بھی نہیں دیکھا تھا۔ وکٹر کی موت پر افسوس کی ضرورت نہیں تھی۔ حالانکہ اس نے اسکاٹ کو قتل نہیں کیا تھا اور اسکاٹ کی موت...... کیا اسے بروک سے بے وفائی کی سزا ملی؟ سب کچھ غیر متوقع طور پر خوب صورتی سے انجام پذیر ہوا تھا لیکن میرا دل کیوں رو رہا تھا۔

☆☆☆

اگلی صبح خوشگوار اور روشن تھی۔ میں سینٹ مائیکل، اسٹریٹ اکتالیس کی سیڑھیوں پر کھڑی تھی۔ سیکڑوں پولیس اہلکاروں نے سڑک کو عوام سے الگ کر دیا تھا اور اسکاٹ کے لواحقین کا انتظار کر رہے تھے...... بروک سب سے آخر میں آئی۔ چار سالہ بیٹی اس کے ساتھ تھی اور بچہ گود میں تھا۔ دو سال کا لڑکا بھی سیاہ لباس میں تھا۔ میں اپنے حقیقی تاثرات سے بے خبر تھی۔ اسکاٹ کی تدفین پورے اعزاز کے ساتھ کی گئی۔ سیکڑوں گلاب کے پھولوں میں میرا پھول بھی شامل تھا۔

بروک نے مجھے لپٹا لیا تھا۔ ''میں جانتی ہوں تم نے میرے لیے کیا کیا ہے۔'' اس نے سرگوشی کی۔ ''میں اب سو سکوں گی۔ شکریہ لورین۔''

میں نے ہونقوں کے مانند سر ہلایا۔ میں نے تباہ کن غلطی کی تھی جس کے نتیجے میں پال اور مائیک خوامخواہ قاتل بن گئے تھے...... یہ اور بات تھی کہ کسی کو خبر نہیں تھی اور دو آدمی بلاوجہ مارے گئے تھے۔ اسکاٹ اور وکٹر...... دونوں میں بڑا تضاد تھا، اسکاٹ قانون کا رکھوالا اور وکٹر جرائم پیشہ...... میں نے سب کو دھوکا دیا تھا۔ حالات کے پیشِ نظر میں اور کیا کر سکتی تھی۔ نتائج میری توقع سے بہتر برآمد ہوئے تھے۔ ہاں سینے میں خلش تھی۔ آخری اچھی بات یہ تھی کہ مجھے اور پال کو دوسرا موقع ملا تھا۔

☆☆☆

اسکاٹ کی تدفین کے دوسرے روز صبح گھر پر نو بجے کال آئی۔ ڈاکٹر مارکس کی کال تھی...... غیر متوقع...... بعید از قیاس۔ اسکاٹ کی ہلاکت سے چند روز قبل میں بظاہر غیر ضروری طور پر ڈاکٹر کے پاس ''ٹیسٹ'' کے لیے گئی تھی۔ اس کی ''خوش خبری'' کے مطابق اس ٹیسٹ کے مطابق میں پریگنٹ تھی۔

اس اطلاع پر میری قوت گویائی سلب ہو کے رہ گئی۔ میں کوئی جواب نہ دے سکی۔

''لورین؟'' ڈاکٹر کی آواز آئی۔ ''تم فون پر ہو؟''

میں موم کی طرح پگھل رہی تھی۔ یہ کیونکر ممکن ہے؟ پال اور میں ابتدا میں بچوں کے لیے کوشش کرتے رہے۔ علاج اور ٹیسٹ کراتے رہے۔ طبی ماہرین کے مطابق PH کے عدم توازن کے باعث حمل قائم نہیں ہو سکتا تھا۔ میری خاندانی ہسٹری میں رحم کا کینسر موجود تھا۔ ہم نے چیز ٹرائی کی اور بالآخر حقیقت تسلیم کر لی۔

''ڈاکٹر، کیا تمہیں یقین ہے؟ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟'' میں نے اپنے ڈاکٹر سے سوال کیا۔ میرا سر گھوم رہا تھا۔ میں تو بانجھ تھی۔

''میرے پاس جواب نہیں ہے۔'' وہ بولا۔ ''کیا تم نے کوئی نئی دوا استعمال کی تھی؟''

یقیناً مجھے اولاد کی خواہش تھی لیکن......

''میں حاملہ ہوں۔'' میں نے فون میں سرگوشی کی۔ سر کے ساتھ کمرا بھی گھوم رہا تھا۔

''تم کیا ہو؟'' پال ناشتے کی ٹرے لے کر خواب گاہ میں آیا۔

میرا حلق خشک تھا۔ میں نے فون اس کے حوالے کر دیا۔ میں اس کے رنگ بدلتے تاثرات دیکھ رہی تھی۔ جو آخر میں مسکراہٹ، پھر قہقہے میں تبدیل ہو گئے۔

''اوہ مائی گاڈ......'' اس نے فون بند کر کے مجھے گود میں اٹھا لیا۔ ''اوہ گاڈ...... تھینک یو...... گاڈ...... گریٹ......''

میں تیزی سے ذہن میں حساب جوڑ رہی تھی۔ کب آخری بار ڈاکٹر کے پاس گئی تھی؟ کب آخری بار پال کے ساتھ رات گزاری تھی؟ پال، بچہ پال کا تھا۔ اسکاٹ کے ساتھ میں نے ایک ہی بار محبت اختیار کی تھی...... چھ دن قبل۔ میری رگوں میں جمنے والا خون رواں ہونے لگا۔ جرم، پشیمانی اور اینگزائٹی ختم ہو رہی تھی۔ میں اور پال برسوں اولاد کی خواہش کرتے رہے...... ہر جوڑے کی خواہش ہوتی ہے۔ ایک ہیپی فیملی...... لیکن ہم دو سے تین بننے میں ناکام رہے۔ اگر طلاق ہو جاتی تو کوئی انہونی بات نہ ہوتی۔ لیکن ہم نے ایک دوسرے کا ساتھ نہیں چھوڑا۔ ہمیں اپنی چاہت پر یقین تھا۔ پال پر شادی مرگ کی کیفیت طاری تھی۔ میں رو پڑی۔ تیرگی میں سے امید کی کرن پھوٹی تھی۔ ایک نئی زندگی ہم دونوں کی منتظر تھی۔

''پال آئی لو یو۔''

''آئی لو یو لورین۔'' اس نے میرے بالوں پر ہونٹ رکھ دیے۔

☆☆☆

میں نے ڈیوٹی جوائن کی تو باس کے آفس میں میری پہلی ملاقات دو افراد سے ہوئی۔ ان کا ہیئر کٹ، نفیس سوٹ...... وہ ایگزیکٹو دکھائی دے رہے تھے۔ فوراً میرے دماغی خلیے جگہ بدلنے لگے۔ اسکاٹ، ڈپارٹمنٹ آف جسٹس کے سیکشن میں بھی کام کر چکا تھا۔ مجھے اپنی ڈیسک تک جانے کا موقع ہی نہیں ملا تھا۔ باس ڈیرک نے چند منٹ کے لیے مجھے بلا لیا۔ مجھے شک ہوا کہ میں ایف بی آئی کے سامنے ہوں۔ تعارف کرایا گیا۔ ایک کا نام نارمن، دوسرے کا گرے تھا۔ میں بیٹھ گئی۔

''وکٹر کی موت نے کچھ سوالات اٹھا دیے ہیں۔'' نارمن نے کہا۔

''وکٹر یا اسکاٹ؟'' میں نے طنز کیا۔

''وکٹر، ہمیں حقائق درکار ہیں۔''

''معذرت خواہ ہوں۔'' میں نے کان پر ہاتھ رکھا۔ ''کم سنائی دے رہا تھا۔ دونوں مجھے گھورتے رہے۔ میں نے بھی نگاہ نہیں ہٹائی۔

''ڈیٹکٹیو، تم چاہتی ہو کہ تحقیقات کا دائرہ وسیع کیا جائے؟''

''تم بھول رہے ہو کہ وکٹر نامی وائرس نے مجھ پر گولی چلائی تھی۔ دائرہ وسیع کرنا ہے...... شاید تم مائیک کی بات کر رہے ہو۔ دلچسپ...... بہت دلچسپ۔ لکھو، مائیک نے میری جان بچائی۔ اس وقت میں کھڑی ہوئی ٹرینوں کے درمیان تھی اور وکٹر کی گولی سے زخمی ہونے کے بعد ٹرین کار میں چلی گئی تھی۔ وکٹر نے مائیک پر بھی گولی چلائی تھی۔ وہ مجھے مارنے کے لیے ٹرین کار میں گھسنے کی کوشش کر رہا تھا۔ جب مائیک نے اسے گولی ماری۔''

''کتنے فائر ہوئے تھے؟'' گرے نے سوال کیا۔ ''بوم، بوم، بوم یا صرف بوم؟''

میں ہنس پڑی۔ کافی کی چسکی لی۔ ''وہ ٹرین یارڈ میں

گن فائٹ تھی۔" میں نے کہا۔ "مجھے گولی لگی تھی۔ میں ٹرین کار میں فرش چوم رہی تھی۔ قاتل میرے پیچھے تھا۔ میں ساؤنڈ انجینئر کا رول ادا نہیں کر رہی تھی۔"

گرے نے نوٹ بک بند کر دی۔ "فائن۔" وہ بولا۔ "لیکن ریکارڈ کے لیے تم ایک سوال کا جواب دو گی۔ تم کیس کی پرائمری انویسٹی گیٹر تھیں اور دو مشکوک لیکن خطرناک ملزموں کے پیچھے تھیں۔ تم نے ایمرجنسی سروس یونٹ کو نہیں بلایا؟"

میں نے جواب دینے کے لیے منہ کھولا..... خدا ہی جانتا تھا کہ مجھے کیا کہنا تھا۔ معاً ڈیرک نے مداخلت کی اور میرا منہ بند ہو گیا۔

"میں نے اتھارٹی دی تھی۔" باس ڈیرک نے کہا۔

میں نے باس کی طرف دیکھا۔ نظریں چار ہوئیں۔ اس کی آنکھوں میں واضح پیغام تھا۔ "اپنا منہ بند رکھو۔"

"انتظار کا وقت نہیں تھا۔ میں پرعزم تھا۔ ہمیں حرکت میں آنا ہی تھا۔" باس اتنا کہہ کر کھڑا ہو گیا۔ دروازے تک گیا اور اسے کھول دیا۔ یہ ان دونوں کے لیے جانے کا اشارہ تھا۔ "چھٹیوں کے دوران لورین کی ٹیبل پر کام جمع ہو گیا ہے۔" باس کا اختتامی فقرہ تھا۔

ان کے رخصت ہونے کے بعد میں نے باس کا شکریہ ادا کیا۔

"تم دونوں ہیرو ہو۔ ان کو گولی مارو۔ کام ختم ہونے کے بعد ٹپک پڑتے ہیں۔"

☆☆☆

میں وہاں سے نکلی تو مائیک کی کال آئی۔ "دونوں چوہے دفع ہو گئے؟" وہ جاننا چاہ رہا تھا۔

"دو ٹانگوں والے، ہاں وہ چلے گئے۔" میں نے کہا۔

"پائپر میں میری طرف سے ٹریٹ ہے۔ لنچ پر ملو۔" اس نے کہا۔

"او کے، خیر ہے؟"

"ہاں، بائے۔" اس نے فون بند کر دیا۔

میں نے آفس میں آ کے ڈیسک کا جائزہ لیا۔ چند فائلیں دیکھیں۔ میلز چیک کیں۔ زیادہ وقت گزرے ہوئے چند طوفانی دنوں کی یاد میں گزرا۔ پائپر کلب کے لیے میں جلدی روانہ ہو گئی۔ بیس منٹ بعد دو سو اکتیس اسٹریٹ پر میں ریسٹورنٹ میں تھی۔ جگہ تقریباً خالی تھی۔ البتہ انتہائی کونے کے بوتھ میں مائیک منتظر تھا.....

"کیسی ہو؟"

"ٹھیک ہوں۔ بینڈیج کا تحفہ جلد اتر جائے گا۔ سماعت بھی ٹھیک ہے۔"

مائیک مسکرایا۔ "کیا خیال ہے، ان دونوں کے بارے میں۔ کیا رپورٹ بنائیں گے؟"

"کہہ نہیں سکتی۔ لیکن حالات ایسے بن گئے تھے کہ رپورٹ ہمارے خلاف نہیں جائے گی۔" میں نے جواب دیا۔

ویٹرس نے طعام سرو کرنا شروع کیا۔ چیز برگر نمایاں تھا۔

"بیکن بھی۔" میں نے مسکرا کر کہا۔ پھر ٹرین یارڈ کے واقعے پر مائیک کا شکریہ ادا کیا۔

"او کم آن۔" وہ بولا۔ "ہم دونوں ایک دوسرے کا بیک اپ ہیں۔" کچھ دیر خاموشی کے بعد وہ بولا۔ "لورین، مجھے ایک بات یاد آ رہی ہے۔ اس کی نشست پر کاغذ کی شیٹ تھی۔ وہ اس نے اٹھا کے میز پر رکھی تو میری نظر پڑی۔ اور برگر کا ٹکڑا میرے حلق میں پھنس گیا۔ وہ فیکس شیٹ تھی جس کے نمبر کھیوں کے مانند میری آنکھوں کے سامنے ناچ رہے تھے۔

"کل یہ مجھے فیکس مشین میں ملی ہے۔ پتا نہیں کیوں فون کمپنی نے دوسری کاپی بھیج دی۔ یہ ویسی ہی ہے..... جیسی تم نے میری ڈیسک پر چھوڑی تھی۔ تم نے کمپیوٹر شیٹ وہاں رکھی تھی۔ دونوں تقریباً ایک جیسی ہیں۔ البتہ کمپیوٹر شیٹ پر تمہارے نمبر نہیں ہیں۔ کیا یہ بات کرنے کا وقت نہیں ہے؟ پارٹنر اپنی روح کا بوجھ ہلکا کر لو۔"

میں لب بستہ تھی۔ مائیک کا دل بہت بڑا تھا۔ وہ میرا ساتھی تھا۔ کئی بار اس نے مجھے بچایا تھا اور میں نے اس سے جھوٹ بولا۔ حقیقت چھپاتی رہی۔ خوشگوار اختتام ہونے کے بعد نیا مسئلہ کھڑا ہو گیا تھا۔ میں نے میز کی سطح پر اطراف میں دیکھا۔ ہر طرف دیکھا سوائے مائیک کی طرف۔ وہ ٹھیک کہہ رہا تھا۔ مجھے تسلیم کر لینا چاہیے۔ میں جھوٹ بولنے پر مجبور تھی لیکن جھوٹ کی وجہ سے مائیک نے ایک آدمی مار دیا۔

رک جاؤ، لورین۔ میرے دل نے کہا اب بہت دیر ہو چکی ہے۔ پال قید خانے میں ہو گا۔ مائیک کے بیوی بچے تھے اور مجھے بھی پھنس جانا تھا اور بروک کا کیا حال ہو گا۔ صورت حال کئی گنا بدتر ہو جائے گی۔ میں نے فیصلہ کیا اور مائیک کی آنکھوں میں دیکھا۔

"پارٹنر، اسے بھول جاؤ۔"

مائیک کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ مجھے لگا کہ اس کے ہاتھ میں بوتل ٹوٹ کے بکھر جائے گی۔

"بب...... بھول جاؤں؟" اس نے بمشکل کہا۔

"تم نے اسکاٹ کے ساتھ وقت گزارا تھا؟ مجھے بتاؤ۔ میں تمہارا ساتھی اور دوست ہوں۔"

"مائیک۔" میں نے التجا کی۔ میری آنکھوں میں آنسو تھے۔ "پلیز بھول جاؤ۔"

"لورین میرے ہاتھوں پر خون ہے...... میں وکٹر کو گرفتار کرسکتا تھا۔"

میں بیگ اٹھا کے کھڑی ہوگئی۔ میں مائیک کو دھمکی دینے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی لیکن میں کارنر ہو گئی تھی اور کوئی راستہ نہیں تھا۔ "تم نے اسے مارا...... میرے سوا کوئی گواہ نہیں ہے۔ سب کو بھولنا پڑے گا۔"

☆☆☆

گھر جانے سے پہلے میں نے باس سے کہا کہ میری طبیعت ٹھیک نہیں، مجھے ایک دن کی اور چھٹی دی جائے۔ چند روز میں، میں نے پہلا سچ بولا۔ گھر پہنچ کر میں نے آنسرنگ مشین چیک کی۔ بعدازاں منتشر اعصاب کے سکون کے لیے وائن کا گلاس تیار کیا۔ مائیک کو دھمکی دے کر مجھے خود سے نفرت محسوس ہو رہی تھی۔ میں یہ بوجھ کس سے اور کیونکر شیئر کروں۔ پائپر کلٹ میں مائیک سے ملاقات کے بعد میں بریکنگ پوائنٹ پر تھی۔ آہ، لنکن نے صحیح کہا تھا کہ آپ ہمیشہ ہر شخص کو بے وقوف نہیں بنا سکتے۔

مجھے پال کو بتانا پڑے گا۔ ہمیں ایک پیج پر آنا پڑے گا۔ ایک دوسرے کی مدد کرنی ہوگی۔ ایک دوسرے کے راز کی حفاظت کرنی ہوگی۔

رات میں نے پال کی پسندیدہ ڈش تیار کی۔ یہ امکان میرے ذہن میں تھا کہ یہ ہمارا آخری ڈنر ثابت نہ ہو...... پال سیدھا کچن میں آیا اور مجھے لپٹا کے ہوا میں گھمایا۔

لورین، اب یا کبھی نہیں۔ میں نے خود سے کہا۔

"پال۔" میں نے کہا۔ "ہمیں بات کرنی چاہیے۔"

"رُک جاؤ۔" وہ بولا۔ "پہلے میں۔" اس نے بریف کیس سے ایک خوب صورت فولڈر نکالا۔ اس کے کور پر سرسبز پہاڑیوں کی تصویر تھی۔ اندر بڑے بنگلوز کے پلان تھے۔ یہ دراصل لگژری ہاؤسنگ ڈیویلپمنٹ کا سیلز فولڈر تھا۔ علاقہ کنکٹی کٹ ریاست کے قرب وجوار میں تھا۔

"یہ کیا ہے؟" میں نے استفسار کیا۔

پال نے کچن ٹیبل پر پانچ مختلف پلان رکھے۔

"ایک اٹھالو۔" اس نے کہا۔ "اپنا ڈریم ہاؤس اٹھالو۔ مجھے تو سب ہی پسند ہیں۔"

"پال میری بات......"

اس نے میرے ہونٹوں پر انگلی رکھ دی۔ "میں مذاق نہیں کر رہا ہوں۔ تم سمجھ نہیں رہی ہو۔ یہ لطیفہ ہے نہ خیالی دنیا۔ میں تیاری کر چکا ہوں۔ یہ ایک اور فرم ہے، ہیج فنڈ...... میں تین گنا معاوضے پر کام کروں گا۔"

"کیا؟" میں نے فولڈر کی طرف دیکھا۔ فولڈر میں کئی کاغذی سلپ بھی رکھی ہوئی تھیں۔ بالائی سلپ پر "ایسٹرکورٹ" لکھا تھا۔ اس کے نیچے سینٹ ریجس ہوٹل کی سلپ تھی۔ سینٹ ریجس؟ میرے ذہن میں جھماکا ہوا۔ پیچیدہ، بل کھاتی کہانی کا آغاز اسی ہوٹل سے ہوا تھا۔ جہاں میں نے پال کو سرخ بالوں والی حسینہ کے ساتھ دیکھا تھا۔ یہ کیا افسانہ ہے؟ میں نے وہ سلپ کھینچ لی۔ اس پر ہاتھ سے نمبرز لکھے ہوئے تھے۔

"پال یہ کیا ہے؟ یہ تمہاری ہینڈ رائٹنگ نہیں ہے؟"

مجھے توقع تھی کہ پال نروس ہو جائے گا لیکن اس نے سرسری انداز میں نمبر دیکھا۔ "ہیج فنڈ برینن براس کا ہے۔ وکی سوانسن ان کی ریکروٹنگ وی پی ہے۔ سینٹ ریجس کے ایسٹر کورٹ میں لنچ کے موقع پر وکی نے یہ...... نمبر لکھا تھا۔" اس نے بتایا۔

چند سیکنڈ تک میں پلکیں جھپکاتی رہ گئی۔

"وکی سوانسن؟" میں نے کہا۔ "دیکھنے میں کیسی ہے؟"

"تم جانتی ہو؟"

"شاید۔"

"سرخ بال، عمر پچیس سے تیس کے درمیان، قدر...... لمبا قد۔"

"اوہ نو، وہ کوئی اور ہے۔" میں نے کہا۔ اوہ گاڈ یہ کیسا خوفناک خواب تھا جو ختم ہی نہیں ہو رہا تھا۔ ایک کے بعد، دوسرا موڑ...... تیسرا...... چوتھا...... اُف...... پال نے میرے ساتھ بے وفائی نہیں کی تھی۔ بے وفائی کرنے والی میں تھی۔ صرف میں۔ جس کی وجہ سے یہ بھیانک خونی ڈراما شروع ہوا تھا۔ اسکاٹ نے بروک سے بے وفائی کی، اس کی ذمے دار بھی میں تھی...... میرے دماغ میں ہلچل مچی ہوئی تھی۔ پورا وجود ہی زلزلے کی زد میں تھا۔ پال سراسر بے

تصور تھا۔
”ابتدا میں، میں سمجھا کہ وکی مذاق کر رہی ہے لیکن یہ حقیقت نکلی۔“ پال نے کہا۔ ”بس کاغذی کارروائی باقی ہے۔ ایک چھوٹا سا مسئلہ ہے۔ ہمیں کنگٹی کٹ شفٹ ہونا پڑے گا۔“
میں کرسی پر بیٹھ گئی۔ جیسے پٹا ہوا باکسر رنگ کے کونے میں اسٹول پر بیٹھتا ہے۔
☆☆☆
پال جانتا تھا کہ مجھے اپنے کام سے محبت تھی۔ اس نے ہمیشہ مجھے سپورٹ کیا۔ وہ اب بھی میری جاب کی خاطر نئی آفر ٹھکرانے پر تیار تھا لیکن ہم ایک مکمل فیملی کی جانب محوسفر تھے۔ فیملی کی زیادہ اہمیت تھی۔ میں نے اس کی محبت پر شک کیا۔ میرے عاجلانہ فیصلے نے شیشۂ دل کی قیمت ارزاں کر دی تھی۔ اظہار کا یارا تھا، آنکھ بھی تر نہ تھی۔ دل مجروں پر ترس کھانے والا کوئی نہ تھا۔ صرف میں تھی۔ احساس کی تلخیاں بڑھانا لاحاصل تھا۔ نئی منزل سامنے تھی۔ رودِ طرب باقی تھا اور مجھے قدم بڑھانا تھا۔
☆☆☆
میں آفس پہنچی تو مائیک کی ڈیسک خالی تھی۔ آشفتگیٔ دل نے بے قرار کیا۔ مائیک میرا ساتھی، میرا دوست۔ وہ افسردہ ہوگا، شاک میں ہوگا۔ پولیس عموماً اچھی ہوتی ہے لیکن اچھے افراد جھوٹ نہیں بولتے...... پال کی جانب سے میں فیصلہ کرنے میں آزاد تھی۔ میں نے کمپیوٹر کو دیکھا۔ میں اب یہاں کے لائق نہیں تھی۔ قبل اس کے کوئی اور کیس شروع ہو، مجھے یہاں سے نکل جانا تھا۔ نئی دنیا...... نئی مصروفیت۔
میں نے اسکاٹ کی فائل کھولی۔ ایک گھنٹا صرف ہوا، میں نے اپنی لکھی ہوئی تمام رپورٹس کا مطالعہ کیا۔ وقت سے پہلے ریٹائر ہونے کے لیے دو نکات کافی تھے۔ پال کی نئی جاب اور میری طبی رپورٹ۔ تاہم میں کوئی نکتہ فراموش نہیں کرنا چاہتی تھی۔ کاغذی کارروائی میں، میں نے مزید چالیس منٹ خرچ کیے اور مطمئن ہوگئی۔ عین اس وقت باس ڈیرک میرے پاس آیا......
”اسکاٹ کی بیوہ بروک کی کال آئی تھی۔ اس نے درخواست کی ہے کہ کوئی فرد اسکاٹ کے لاکر کی اشیا گھر پہنچا دے۔“ باس نے کہا اور ایک چابی میرے حوالے کی۔
”ٹاسک فورس ہے...... رائے نہیں جائے گا یا تمہارا نام؟“
”بروک نے خصوصاً تمہارا نام لیا ہے۔“
مجھے کوئی عار نہیں تھا بلکہ بروک سے ہمدردی تھی لیکن میں کوئی اور فیصلہ کرنے جارہی تھی۔ بہرحال میں نے کھڑے ہوکر باس کو سیلیوٹ کیا۔ ”او کے، باس۔“ میں چابی لے کر ایلیویٹر کی طرف چل دی۔
میں دوسری منزل پر آئی۔ خوش قسمتی سے دوسری منزل پر ڈرگ ٹاسک فورس کے دفاتر خالی تھے۔ میں لاکر روم میں گئی۔ کسی خیال کے تحت دستانے چڑھا کر چابی سے میں نے اسکاٹ کا لاکر کھولا۔ اندر ایک فالتو یونیفارم رکھا تھا۔ کارڈ بورڈ کے چند ڈبے، اعشاریہ تین، آٹھ کے راؤنڈز، بلٹ پروف اور جوتوں کی جوڑی۔ جوتوں کے نیچے ایک صحت مند لفافہ...... بلا مبالغہ میرے ہاتھوں سے جوتے گر گئے۔ میں نے مڑ کے دیکھا۔ کوئی نہیں تھا۔ لفافہ چیخ رہا تھا کہ اندر کیا ہے۔ نہ چاہتے ہوئے بھی میں اسے کھولنے پر مجبور تھی۔ اندر ایک موٹی رقم موجود تھی۔ لگ بھگ پندرہ ہزار الرز ہوں گے۔ اوہ گاڈ...... نارکوٹک کوپ کے لاکر میں؟ کیا وہ بینکر تھا؟ نہیں، کوپ دو طرح کے ہوتے ہیں...... گڈ اینڈ بیڈ۔ اسکاٹ ایک بیڈ کوپ تھا۔ اب میں کیا کروں۔ رقم باس کے حوالے کردوں؟ اسکاٹ کا کیس کلوز ہو چکا تھا۔ رقم کا انکشاف سانپوں کی بند پٹاری کا ڈھکنا ہٹانے کے مترادف تھا۔ سادہ سا حل یہ تھا کہ میں نے رقم کا لفافہ جوتے کے اندر دور تک ٹھونس کر جوتے ڈبے میں رکھے اور لاکر بند کر دیا۔ اگر بروک کھلوانا چاہے تو اس کی مرضی...... اب یہ اس پر منحصر تھا۔ تمام چیزیں یکجا کرکے چابی میں نے باس کو واپس کی اور روانہ ہوگئی۔
☆☆☆
بروک کا گھر سی سائڈ پر تھا۔ مجھے ڈور بیل دو مرتبہ بجانی پڑی۔ اس کے باوجود مجھے مزید تین منٹ انتظار کرنا پڑا۔ شاید گھر خالی تھا۔ میں پلٹنے والی تھی۔ جب مجھے اندر سے کسی چیز کے گرنے کی آواز آئی۔ میں نے دروازے پر دستک دے کر کہا۔
”بروک، میں لورین ہوں...... کیا بات ہے؟“ اندر سے مجھے رونے کی آواز آئی۔ میں نے ناب پر ہاتھ رکھا اور دروازہ کھول کے اندر چلی گئی۔ وہ سیڑھیوں پر بیٹھی رو رہی تھی۔ قریب ایک گلاس ٹوٹا ہوا تھا۔ پہلی نظر میں، میں گھبرا گئی کہ وہ زخمی تو نہیں۔ تاہم ایسی بات نہیں تھی۔
میں اس کے قریب بیٹھ گئی۔ ”بروک، کیا بات ہے...... میں لورین ہوں۔ تمہاری وجہ سے آئی ہوں۔ خود کو سنبھالو۔ تمہارے بچوں کو تمہاری ضرورت ہے......“ میں

اسے دلاسا دیتی رہی۔ میں نے اطراف کا جائزہ لیا۔ گھر اجڑا ہوا تھا۔ بروک دھیرے دھیرے نارمل ہو گئی۔ اسی کے ذریعے مجھے علم ہوا کہ بچے بروک کی سوتیلی ماں کے پاس ہیں۔ اس کی ساس اور ماں اسے سہارا دے رہے تھے۔

"پلیز ان چیزوں کو اسکاٹ کے آفس میں رکھ دو۔ میں ابھی اس قابل بھی نہیں کہ وہاں جاسکوں۔ آفس تہ خانے میں ہے۔"

"تم ایک بہادر خاتون ہو بروک۔" میں نے اسے حوصلہ دیا۔

"تم میرے ساتھ کافی پیوگی؟" اس نے کہا۔

"ہاں کیوں نہیں۔ میں یہ اشیا پہنچا کے آتی ہوں۔ تم اب رونا مت۔" بروک تہ خانے کا راستہ بتا کے کچن کی طرف چلی گئی۔

میں نے تہ خانے کی سیڑھیاں طے کیں۔ نیچے لانڈری روم اور واٹر ہیٹر کے قریب سے گزر کے چوبی دروازے تک پہنچی جس پر ایک قدِ آدم پوسٹر چسپاں تھا۔ یہاں تک تہ خانہ عمومی نوعیت کا تھا لیکن چوبی دروازہ کھول کے میں نے روشنی کی تو میں دنگ رہ گئی۔ یوں محسوس ہوا جیسے میں نے کسی ڈان کے دفتر میں قدم رکھ دیا ہے۔ دیواروں کے پینل پر بلوط کی لکڑی کی آرائش تھی۔ مہاگنی کی وزنی ڈیسک پر اسپیل کی پاور بک (لیپ ٹاپ) موجود تھی۔ ایک جانب سیاہ رنگ کی چرمی کاؤچ رکھی تھی۔ میرے دائیں جانب دیوار پر بیالیس انچ کا پلازما ٹی وی نظر آرہا تھا۔ ڈیسک کے عقب میں چھوٹا بک شیلف تھا۔ جہاں کتابوں کے بجائے تین عدد سیل فون اور ایک بلیک بیری چمک رہا تھا۔ ساتھ لایا ہوا باکس میں نے ڈیسک پر پاور بک کے ساتھ رکھ دیا۔ میرے بدن میں سنسناہٹ ہو رہی تھی۔ پہلے لاکر سے رقم برآمد ہوئی اور اب یہ شاندار آفس، گھر کے تہ خانے میں۔ میں ڈیسک کی چرمی نشست پر بیٹھ گئی اور چند سیکنڈ کے لیے آنکھیں بند کر لیں۔ ذہن میں گھنٹیاں بج رہی تھیں۔ میں نے اٹھ کر تیزی سے پاور بک، سیل فون اور بلیک بیری چیک کیے۔ میرا نام اور نمبر کہیں نہیں تھا۔ ابھی میں نے سکون کی سانس لی تھی کہ میری نظر فائل کیبنٹ اور آہنی لاکر پر پڑی۔ دونوں چیزیں بائیں جانب کونے میں تھیں۔ وہیں مجھے پنسل ہولڈر کے ساتھ کی رِنگ نظر آیا۔ چابی سے کیبنٹ کھل گیا لیکن لاکر کے لیے چابی ناکارہ ثابت ہوئی۔ میں نے پہلی بھاری دراز کھولی۔ وہاں عام فائلیں رکھی ہوئی تھیں...... انکم ٹیکس، کریڈٹ کارڈز، کار پیپرز، دندان ساز......

"لورین۔" بروک کی آواز آئی۔ وہ غالباً سیڑھیوں پر تھی۔

"میں آرہی ہوں۔" میں نے پھرتی سے بقیہ دونوں درازیں چیک کیں۔ جانے کا ارادہ کرتے کرتے میں نے پھر بالائی دراز پر ہاتھ ڈال دیا۔ ہومی سائڈ کوپ میں بعض عادات تشکیل پا جاتی ہیں۔ بالائی دراز کی ٹاپ، ڈیسک کی زیریں سطح تھی۔ میں نے وہاں ہاتھ گھمایا۔ وہاں کوئی شے ٹیپ کی مدد سے چپکی ہوئی تھی۔ جسے بلا جھجک میں نے الگ کر لیا۔ میں حیرت سے DVD کو دیکھ رہی تھی۔ لاکر کی طرف متوجہ ہونے کا وقت نہیں تھا۔ DVD والا ہاتھ ہولے سے لرزا۔ اس پر نیلے مارکر سے انشورنس لکھا ہوا تھا۔ کس قسم کی انشورنس تھی جو DVD کی شکل میں تھی۔ اسکاٹ کون تھا؟ جو رقم جوتوں کے نیچے اور انشورنس DVD کی شکل میں رکھتا تھا۔ فیصلہ کرنے میں، میں نے ایک لمحہ لیا۔ DVD اپنے بیگ میں منتقل کر دی اور واپسی کی راہ لی۔

☆☆☆

بروک کے ساتھ کچھ وقت گزار کے میں ایک گھنٹے سے پہلے وان کورٹ لینڈ پارک گالف کورس پہنچ گئی۔ گالف کورس، امریکا کا قدیم ترین کورس تھا۔ میں گیم بہتر کرنے نہیں بلکہ تخلیئے کے لیے وہاں پہنچی تھی۔ وسیع پارکنگ لاٹ میں پہنچ کے میں نے اپنا لیپ ٹاپ نکالا اور DVD چلے دی۔ میں اسکرین کی طرف دیکھتے ہوئے سوچ رہی تھی کہ سوا سرویلنس کی جگہ انشورنس لکھا گیا ہے۔ روشن اسکرین پر نیچے دائیں کونے پر جولائی بائیس اور صبح ساڑھے دس بجے کا وقت لکھا تھا۔ یہ نگرانی کی ٹیپ تھی۔ کوالٹی عمدہ تھی۔ فلم میں درمیانی عمر کا ہسپانوی نظر آرہا تھا۔ وہ سڑک پر بے پروائی سے جارہا تھا۔ وہ یونین اسکوائر پارک کے آؤٹ ڈور ریسٹورنٹ پر رکا۔ سین کٹتا ہے۔ دوسری مرتبہ وہ ٹیکسی سے نکلتا دکھائی دیا اور رالف لورین فلیگ شپ اسٹور میں داخل ہو گیا۔ کیا یہ آدمی ڈرگ ڈیلر ہو سکتا ہے؟ میرے ذہن میں سوال اٹھا۔ وہاں سے نکل کر وہ دوسری ٹیکسی میں سوار ہو گیا۔ کونے میں وقت تیس منٹ آگے بڑھ گیا تھا۔ اس نے دوسری ٹیکسی چھوڑی تو فور سیزن ہوٹل میں چلا گیا۔ اچانک کیمرے میں منظر کی نوعیت بدلی۔ وقت کافی آگے چلا گیا۔ شام کے چھ بج کے دس منٹ ہو رہے تھے۔ نگرانی کرنے والا یقیناً اکیلا تھا۔ فریم کی نوعیت بدل گئی تھی۔ لیکن کوالٹی برقرار تھی۔ منظر ہوٹل کی چھت، پھر بلندی پر بالکونی کو فوکس کیا گیا۔ منظر پھر بدلا اور نیچے پارک میں ایک عورت نظر

آئی۔ چند منٹ بعد فلم تاریک ہوگئی۔ میں نے نوٹ کیا کہ وقت نے چھلانگ لگائی تھی۔ جولائی تیئیس، رات ایک بج کے اٹھائیس منٹ۔ فلم تاریک نہیں ہوئی تھی، دن سے رات میں چلی گئی تھی۔

بالکونی کی ریلنگ تاریک تھی۔ اچانک جھماکا سا ہوا۔ بالکونی عجیب سبز روشنی میں نہا گئی۔ نگرانی کرنے والا یا کرنے والے بلاشبہ جدید ٹیکنالوجی سے مسلح تھے۔ فلم کے لیے انفراریڈ کا استعمال کیا جارہا تھا۔ کیا ہسپانوی ہوٹل میں ڈرگ ڈیل کرر ہا تھا؟ پندرہ منٹ تک کچھ بھی نہیں ہوا......

اچانک ایک شاندار آدمی ٹیکسیڈو سوٹ میں دکھائی دیا۔ اس کا چہرہ لحہ بھر کے لیے سائڈ سے نظر آیا تھا۔ ساتھ حسینہ، فتنہ ساماں بھڑکیلے لباس میں ہمراہ تھی۔ میری دھڑکنوں میں اضطراب بڑھ گیا۔ معاً خاموش فلم میں آواز شامل ہوگئی۔

کیمرے نے منظر کلوز اَپ کیا۔ عورت بلاتکلف، بلا تامل مرد کے ساتھ لپٹ گئی۔ دیکھتے ہی دیکھتے عام فلم پورنا فلم میں تبدیل ہوگئی۔ دونوں کی زبان بھی بے لباس تھی...... میں مرد کا چہرہ دیکھنے کے لیے بے قرار تھی۔ زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑا۔ مرد کا پورا چہرہ سامنے آتے ہی میں نے کرسر کو پاز (Pause) پر اتنی شدت سے دبایا...... گویا ماؤس ہی ناکارہ کرنے کی کوشش کی ہو۔ مجھ پر سکتہ طاری تھا۔ وہ برونکس کا ڈسٹرکٹ اٹارنی جان میڈ تھا۔ میں یہ جان چکی تھی کہ اسکاٹ وہ نہیں کرتا تھا جو اس کی ڈیوٹی میں شامل تھا لیکن اس نے یہ کیسے کیا...... وہ اس حد تک...... اوہ، DVD پر انشورنس ٹھیک ہی لکھا تھا۔ یہ فلم اس کے لیے بونس تھی۔ یہ حادثاتی طور پر ہوا یا پلان تھا۔ پلان تھا تو وہ تنہا نہیں کر سکتا تھا۔ یقیناً وہ ڈرگ ڈیلرز کے ساتھ ملا ہوا تھا۔ گندی رقم کے بعد بلیک میلنگ۔ جان میڈ وہ آدمی تھا جو اسکاٹ کے لیے سب سے زیادہ خطرناک ثابت ہوسکتا تھا۔

میں نے بدبودار کپڑوں سے بھرے برتن کا ڈھکنا بند کردیا۔ میری چھٹی حس کہہ رہی تھی کہ میری آزادی مشکوک ہے۔

☆☆☆

اگلی صبح میں نے وقتی طور پر استعفیٰ دینے کا ارادہ ملتوی کردیا۔ بجائے اس کے میں نے پیر سے ایک ہفتے کی چھٹی لینے کا فیصلہ کیا...... اس میں کسی دشواری کا سامنا نہیں تھا۔ نئے شیڈول کے مطابق میں تفریح میں مشغول ہوگئی۔ واک، وڈیو، پال اور کھانا وغیرہ۔ نئے دن...... نئی سرگرمیاں...... بے فکری اور تازگی۔

دفعتاً جمعرات کے دن کلہاڑا ابھر کر آتا ہے۔ یہ پیغام کی شکل میں تھا جو گویا پاتال سے آیا تھا۔ دس بجے پیغام کا اشارہ پلکیں جھپکا رہا تھا۔ میں نے پیغام پڑھا...... ''ڈیلفینو اسٹل ول، میں ڈسٹرکٹ اٹارنی جیفری فشر ہوں۔ میں باخبر ہوں کہ تم چھٹیوں پر ہو۔ لیکن ہمیں تمہاری ضرورت ہے۔ اسکاٹ کیس کی چند کڑیاں ملانا باقی ہے۔ کل دس بجے اچھا رہے گا۔ برونکس کاؤنٹی کورٹ ہاؤس، دوسری منزل۔''

میں نے کئی مرتبہ پیغام پڑھا۔ سب سے پریشان کن بات یہ تھی کہ ڈی اے ہومی سائڈ آفس میں میرے کافی دوست تھے...... لیکن فشر سے شناسائی سب سے کم تھی۔ بظاہر پیغام مختصر اور سرسری تھا۔ لیکن اتنا غیر اہم بھی نہیں تھا کہ میں پرسکون رہتی۔ میں آنکھیں بند کرکے سوچ میں پڑ گئی۔ وہ کیا چاہتا ہے؟ کیس کی کون سی کڑیاں ملانی ہیں؟ میں نے کہاں غلطی کی ہے؟ میں ہر طرح سے ایک قدم آگے تھی۔ بالفرض پال پر مرڈر چارج آتا ہے...... تب بھی اسے کیسے ثابت کیا جائے گا۔ یہ کیسا جال، کیسا پھندا تھا کہ میں ہر مرتبہ نکل کے پھر الجھ جاتی تھی۔ جان کب اور کیسے چھوٹے گی۔ یہ جال نہیں دلدل تھی۔ اسکاٹ کے ساتھ ایک رات گزار کے یہ دلدل میں نے خود تخلیق کی تھی۔ فشر کو بھی دیکھ لوں گی۔ معاً مجھے غصہ آگیا۔ وکٹر اور اسکاٹ خود کون سے معصوم تھے۔

☆☆☆

وہ رات تقریباً شب بیداری کی نذر ہوگئی۔ صبح گن اور بیج کے ساتھ میں نے اپنا پسندیدہ ارمانی ایمپیچ سیاہ سوٹ منتخب کیا۔ اسکرٹ میں ایک جانب گھاؤ تھا۔ کام پر جانے کے لیے لباس نامناسب تھا لیکن میں کون سی ڈیوٹی پر تھی۔ ڈیزائنر کھلے منہ والے سینڈل پاؤں میں ڈالے...... ڈی اے آفس میں میٹنگ نہیں ٹاکرا تھا۔ میں اس جھڑپ کے لیے ہر داؤ کھیلنے کے لیے تیار تھی...... نفسیات بھی شامل تھی۔ بساط پر دفاعی انداز کی گنجائش نہیں تھی۔

میں دس بجنے سے ٹھیک تین منٹ قبل جا دھمکی۔ فشر کی ڈیسک کے دوسری جانب تین اسسٹنٹ ڈی اے بیٹھے ہوئے تھے۔ میں ایک چنچل اداکارہ کے مانند بے نیازی سے اندر گئی۔ بونی چال کے ساتھ ارمانی کی جیکٹ کا پلو لہرایا اور ہولسٹر کے ساتھ گلوک کی نمائش ہوگئی...... گن بردار ڈالسر۔

''ہائے دوستو...... کیا ہو رہا ہے؟'' میں نے آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں...... ایک کے بعد دوسرے، تیسرے اور

نشر کی آنکھوں میں۔ یہ ایک ڈرامائی انٹری تھی۔ کوئی سنبھل نہ سکا۔ خاموشی تھی۔

''خاموش رہنا آپ کا حق ہے۔'' میں نے کہا۔

''لیکن کیا یہ مضحکہ خیز نہیں ہے؟''

ایک ایک کر کے تینوں وکلا کھسک لیے۔ میں اور فشر تنہا تھے۔ میرے آخری وار نے فشر کو کرسی سے گرا ہی دیا۔

میں نے ایک ٹانگ کا سہارا لیا اور ایک سائڈ ڈیسک پر ٹکا کے بیٹھ گئی۔ گویا ٹینس کا مقابلہ تھا۔ گیند حریف کی توقع کے برخلاف پھینکو۔ میرے اسکرٹ کے گھاؤ والی ٹانگ نمایاں ہو گئی تھی۔ فشر کی عمر چالیس سے کم تھی...... سر پر بال بھی کم تھے۔

''فشر تم مجھے دیکھنا چاہتے تھے؟'' میں نے کہا اور دیکھا اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔

''اوہ، ہاں...... یس، ویل۔'' وہ گڑبڑا گیا۔ ''میرا مطلب تھا...... مجھے یقین ہے، کوئی خاص بات نہیں ہے۔ وہ فائل...... ایک سیکنڈ۔'' وہ فائل تلاش کرنے لگا۔ میں دیکھتی رہی۔ پہلا راؤنڈ میں جیت گئی تھی۔ سوال جواب اعصاب کی کشمکش ہوتی ہے۔ فشر پیغام بھیج کر اپنے تئیں انچارج بن گیا تھا۔ فی الحال اس کی خوش فہمی دور ہو گئی تھی۔ میں محسوس کر رہی تھی کہ میری واپسی فاتحانہ انداز میں ہو گی۔

اچانک وہ زمین سے اُگا یا آسمان سے ٹپکا...... فشر کا باس مارش۔ مارش، فشر سے خاصا مختلف تھا۔ بے حد پُرسکون، ٹھنڈا اور کمپوزڈ۔ میرے لباس اور اسٹائل نے اس پر کوئی اثر نہیں کیا تھا۔ اس نے میرے ہاتھ کی پشت کو چوما۔

''لورین، کیسی ہو؟'' اس نے کہا۔ ''دراصل میٹنگ کے پیچھے میرا ارادہ شامل تھا۔ کیوں نہ میرے آفس میں چلیں؟''

میں نے اپنے اندرونی بھونچال کو سطح پر نہیں آنے دیا۔

☆☆☆

''لورین، سنو...... میں تمہیں پسند کرتا ہوں۔ حقیقتاً تم ایک اچھی افسر ہو، باصلاحیت سراغ رساں اور......''

''مارش میں شادی شدہ ہوں۔'' میں مسکرائی۔

''میں آگاہ ہوں۔ اوکے میں مطلب کی بات پر آتا ہوں۔ اسکاٹ کے قتل سے کیا تعلق ہے؟''

بوم پھٹا۔ جبکہ میں توقع کر رہی تھی کہ ایسا نہیں ہو گا۔

''یقیناً'' میں نے مسکراہٹ برقرار رکھی۔ ''میں اس کیس کی ہومی سائڈ انسپکٹر تھی۔''

''میرا یہ مطلب نہیں تھا۔'' اس نے سپاٹ آواز میں کہا۔

میں نے پراسیکیوٹر کی آنکھوں میں دیکھا۔ مجھے کیا کہنا چاہیے؟ کچھ کرو، اندر سے آواز آئی۔ لڑو یا مرو۔

''پھر کیا مطلب تھا؟ کیا مسئلہ ہے؟ کیس کلوز ہو چکا ہے۔''

''اور ڈونز برادرز کے کلب سے اگاسی کا اٹارنی آیا تھا۔'' مارش نے انکشاف کیا۔ ''اس کا دعویٰ ہے کہ وکٹر کی باڈی کے قریب جو گن ملی، وہ تمہارے بیگ سے برآمد ہوئی تھی۔''

''اور یہ کہ اس گن سے ریل کار کے قریب میں نے خودکشی کی کوشش کی تھی۔'' میں نے جواب دیا۔

''میں ان جرائم پیشہ افراد کا یقین فوراً نہیں کر سکتا...... میں واقف ہوں کہ اس گن سے وہ تم اور مائیک پر گولیاں برسا رہا تھا لیکن اس کا میں کیا کروں؟'' اس نے دراز میں سے ایک شیٹ نکال کر ڈیسک پر رکھی۔ وہ اسکاٹ کی فون کالز کا ریکارڈ تھا۔ مجھے لگا بازی الٹ رہی ہے۔ بوکھلاہٹ میں میرا دھیان مائیک کی طرف گیا۔ نہیں...... میں یہی ایک حقیقت بھول گئی تھی۔ فطین مارش نے اپنے حصے کی کاپی الگ وصول کی تھی۔

میں نے پینترا بدلا۔ ''پھر کیا ہوا۔ میں اسے جانتی تھی۔ آپس میں بات کرنا کوئی جرم نہیں ہے۔''

جواب دینے کے بجائے اس نے ایک فوٹو کاپی نکالی۔ یہ موٹر بائیک کا پارکنگ ٹکٹ تھا۔ غیر قانونی پارکنگ۔ تاریخ اور جگہ کی نمایاں نشاندہی کی گئی تھی۔ مقام میرے گھر سے نصف بلاک دور تھا اور وقت بتا رہا تھا کہ پارکنگ کے چند گھنٹے بعد اسکاٹ کی موت ہوئی تھی۔ مجھے محسوس ہوا کہ میری مزاحمت دم توڑ رہی ہے۔ یہ قطعی غیر متوقع تھا۔ مزید کچھ کہنا بے معنی تھا۔ اگاسی کے اٹارنی کا دعویٰ، فون ریکارڈ، بائیک کی پارکنگ اور موت کا وقت...... یہ نکات مارش کے لیے ضرورت سے زیادہ تھے۔

''لورین، گرینڈ جیوری کے لیے میرے پاس بھی بہت ہے۔ گواہ اور شہادت بھی نکال لوں گا۔ میں نے اس سے کہیں زیادہ مشکل کیسز جیتے ہیں۔ میں تمہیں شک کا فائدہ دینا چاہتا ہوں۔ تم دوست ہو۔ سب جانتے ہیں کہ تم گن فائٹ میں زخمی ہوئی تھیں۔ میں ابھی پروسیڈنگ میں نہیں گیا ہوں۔ تمہارے لیے یہ آخری موقع ہے اور پہلا بھی۔ مجھے بتا دو کیا ہوا تھا۔ مجھے مدد کرنے میں آسانی ہو گی۔''

مارش کا بھاشن بڑا دل پذیر تھا۔ میں اتنی دور نکل آئی تھی کہ اس موقع پر سچ بول کر بوجھ ہلکا کرنا یا رعایت وصول کرنے سے بہت سے افراد متاثر ہو جاتے تھے۔ اول تو رعایت ملتی نہیں، مارش مجھے لبھا کر گھیر رہا تھا اور اسے کامیابی کا یقین تھا۔

ایسے ہی کسی موقع کے لیے میں نے پلان B تیار رکھا تھا۔

میں نے ہولسٹر سے گلوک کھینچا۔ مارش کی آنکھوں کا تاثر پہلی مرتبہ بدلا۔ ”کیا خیال ہے؟“ میں نے کہا۔

”کس بارے میں؟“ اس کی بے پروائی اور اعتماد لوٹ آیا۔

”ایسی ہی گن تھی اسکاٹ کی؟“

”تم وقت ضائع کر رہی ہو۔“ اس نے منہ بنایا۔

میں مسکرائی، گلوک واپس رکھا۔ میں اسے ہلانے میں کامیاب ہو گئی تھی۔ ”مارش تم نے اچھا کام کیا ہے۔ کاغذی کارروائی بھی اچھی ہے۔ لیکن وڈیو کی شہادت کے بارے میں کیا خیال ہے؟“

”وہاٹ؟“ پہلی بار اس کے تاثرات میں حیرت ہی حیرت تھی۔ ”لورین پلیز، خرافات بند کرو۔ مجھے اور بھی کام.....“

”وڈیو، مارش......سب سے بڑا اور خطرناک گواہ۔ تمہیں میرا کام پسند ہے۔ وڈیو تم خود دیکھو۔“ میں نے شولڈر بیگ سے لیپ ٹاپ نکالا۔ جسے میں بیگ میں کم ہی رکھتی تھی۔ زیادہ تر یہ کار میں ہوتا تھا۔ جیکٹ کی جیب سے DVD نکال کر لگائی اور پلے کرنے کے بعد لیپ ٹاپ کا رخ مارش کی طرف کر دیا۔

”DVD کی درجنوں کاپیاں تقسیم کے لیے تیار ہیں......لیکن تم میرے دوست ہو۔“ میں اٹھ کر کھڑکی سے باہر کا نظارہ کرنے لگی۔ میں سوچ رہی تھی کہ وہ شرم سے پانی پانی ہو جائے گا...... یا مجھ پر فخر کرے گا کہ میں خود کو بچانے کے لیے رنگ میں ننگے ہاتھوں باکسنگ کے لیے تیار ہوں۔

DVD میں نظر آنے والا مارش کا باس جان میڈ تھا۔ نومبر میں الیکشن تھے۔ جان میڈ نے ڈی اے آفس سے اوپر جانا تھا۔ مارش اس کا رائٹ ہینڈ تھا۔ میڈ کی جگہ ڈی اے آفس مارش کو چلانا تھا۔ جان میڈ انسٹی ٹیوشن کی حیثیت رکھتا تھا۔ مارش کی نظریں صرف برونکس ڈی اے آفس پر ہی نہیں تھیں۔ وہ مزید پیر پھیلانا چاہتا تھا۔ پریس میں وہ ابھی برونکس کا بارک اوباما بنا ہوا تھا۔ سیاسی حقیقت اور تقاضوں کے تحت اسے جان میڈ کی سرپرستی کی ضرورت تھی۔ الیکشن تک وہ دونوں ایک دوسرے کے لیے لازم و ملزوم تھے۔ میڈ کا جہاز کریش ہوتا تو مارش بھی ساتھ جھلس جاتا۔ اگر اس فلم کا مرکزی کردار مارش خود ہوتا تو کیا بات تھی۔

مارش نے زور سے لیپ ٹاپ بند کیا اور میں کھڑکی سے واپس نشست پر آ گئی۔ ”تو ڈو تھے کیا؟“ میں نے کہا۔ کمرے میں بوجھل سناٹا۔ کھڑکی میں میری جگہ مارش کھڑا تھا......لب بستہ۔ بالآخر اس نے مجھے پلٹ کر دیکھا۔

”شہادت۔“ میں نے دہرایا۔ ”تمہارے پاس بھی اور میرے پاس بھی۔ کیا خیال ہے؟“

وہ کچھ دیر گہری سوچ میں ڈوبا رہا پھر بولا۔ ”لورین، تم نے اسے ہلاک کیا تھا؟“

”نہیں۔“ میں نے جواب دیا۔ ”تم نے اخبارات نہیں دیکھے۔ یہ کام وکٹر نے کیا تھا۔ خیر میں استعفیٰ کے بارے میں سوچ رہی ہوں۔ اپنے باس کا خیال رکھنا۔ میں نے DVD نکال کے جیب میں رکھی اور لیپ ٹاپ بیگ میں۔

”ہماری دوستانہ گفتگو یہاں ختم ہوتی ہے۔“ میں نے کہا۔

مارش نے لائٹر نکالا اور اسکاٹ کا فون ریکارڈ سلگا کے باسکٹ میں ڈال دیا۔ پھر اس نے پارکنگ ٹکٹ کو آنچ دکھائی......

”لورین، میٹنگ ختم۔“ اس نے جھکی ہوئی آواز میں کہا۔ میرے جانے تک وہ پلٹا نہیں تھا۔

”واقعی میں نے اسے نہیں مارا۔“ میں نے بلڈنگ سے باہر آ کے سرگوشی کی۔

☆☆☆

دن رنگ چمن تھا۔ گل تھے، بہار اور گلستان۔ اور رات صنم پرست و بادہ پرست...... عالم بے خودی...... مدہوشی۔ اعصاب شکن مرحلوں کے بعد ٹسکانی (ریزورٹ، اٹلی) کا ٹرپ لاجواب تھا۔ ”مستقبل کے نام پر۔“

”مستقبل کے نام پر۔“ میرے جام نے پال کے جام کو چھوا۔ ہم ساتھ تھے۔ محفوظ تھے...... آزاد تھے۔

☆☆☆

ہم پلے گراؤنڈ ٹینس کورٹ، بیس بال فیلڈ کے ساتھ گزرتے چلے گئے اور ایک بنگلے کے سامنے رکے۔ جس کے قریب پارک اور ایک ندی تھی۔ سورج ڈوب گیا تھا۔

”یہ کیا ہے؟ سیلز آفس؟“ میں نے استفسار کیا۔

پال نے گاڑی کی چابی نکالی۔ ''آؤ۔'' اس نے کہا۔

''تمہاری آمدنی بڑھ گئی ہے لیکن یہ پھر بھی بہت قیمتی ہیں۔''

''ایسا ہے لیکن یہ شہر سے دور ہیں۔ ہم بہ آسانی سنبھال لیں گے۔ محل وقوع شاندار ہے۔ مستقبل میں ان کی قیمتیں آسمان پر ہوں گی۔'' پال نے کہا۔ بعض مقام پر تعمیر مکمل نہیں ہوئی تھی۔ لہٰذا وہاں تعمیراتی مشینیں اور سامان بکھرا ہوا تھا۔ ریت اور پتھروں کی چھوٹی چھوٹی ڈھیریاں موجود تھیں۔ ہم خراماں خراماں چل رہے تھے۔ پال ایک نیلگوں رنگت کے بنگلے کے سامنے رک گیا۔

''تم کو ماسٹر سوئٹ دکھاتا ہوں۔''

''کیا ہم اندر جاسکتے ہیں؟''

''اوہ کم آن لورین۔'' ہم گاڑی کی ہیڈ لائٹس کھلی چھوڑ آئے تھے۔ لہٰذا تاریکی پریشان کن نہیں تھی۔ پال نے بنگلے کے فرنٹ ڈور کا لاک کھولا...... کچن جہاز کے ہینگر کے مانند کشادہ تھا۔ پال نے اندرونی لائٹس آن کیں۔ ہم سیڑھیاں طے کر کے اوپر پہنچے۔ میری آنکھوں میں آنسو آگئے۔ ہماری بے بی یہاں پروان چڑھے گی۔

پال نے بوسہ دیا۔ ''رونے کی کیا بات ہے......؟''

ہم بالائی کمرے میں کھڑکی کے قریب تھے۔ دفعتاً ہم نے کار کی روشنی بند ہوتے دیکھی۔

''یہ کیا...... کیا بیٹری ڈاؤن ہوئی ہے؟'' پال نے کہا۔ مجھے کوئی آئیڈیا نہیں تھا۔ تاہم میرے اندر چھپے کوپ کو یہ اچھا نہیں معلوم ہوا۔ ''تم یہاں رکو، میں جا کے دیکھتا ہوں۔''

''کیا ایسا کرنا ٹھیک ہے؟'' میں نے کہا۔

''سراغ رساں پُرسکون رہو۔ یہ ساؤتھ برونکس نہیں ہے۔''

''میرا مشورہ ہے کہ ٹرپل A کو کال کرو یا پھر 911۔''

پال ہنس پڑا۔ ''تم ہمیشہ تفریح میں بھی پولیس وومین بن جاتی ہو۔ اس نے سیل فون کے لیے جیب میں ہاتھ ڈالا۔ ہاتھ باہر آیا تو خالی تھا۔ ''میرا سیل فون تو کار میں چارجنگ پر لگا ہے۔ اپنا سیل فون دو۔''

''میرا کار کی عقبی نشست پر پڑا ہے۔''

''میں جاتا ہوں۔'' پال نے کہا۔

''محتاط رہنا۔'' میں نے تشویش کا اظہار کیا۔

''فکر مت کرو۔ یہ کنکٹی کٹ ہے، سویٹی۔''

☆☆☆

وقت کی رفتار گویا سست پڑ گئی۔ میں نے گھڑی دیکھی۔ پال کو اب تک آ جانا چاہیے تھا۔ میں سیڑھیوں کی طرف گئی۔ جب مجھے قدموں کی آہٹ سنائی دی۔ میں نے سکون کا سانس لیا اور اچانک تاریکی چھا گئی۔

''پال؟''

طاقتور فلیش لائٹ روشن ہوئی۔ پال نے گاڑی میں سے نکالی ہوگی۔ میں نے سوچا لیکن گھر کی روشنیاں......؟

معاً فلیش لائٹ کا رخ میرے چہرے کی طرف ہو گیا۔ وہ ہال میں کھڑا تھا۔ نظر چندھیا گئی۔ مجھے کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ قدموں کی آہٹ سیڑھیوں پر تھی۔ ''پال مذاق بند کرو۔'' میں نے کہا۔

''مذاق...... کتیا......!'' کوئی غرایا۔ وزنی ہاتھ میرے سینے سے ٹکرایا۔ میں نیچے گر گئی۔ تیس سیکنڈ تک میں مفلوج رہی پھر آنکھیں سکیڑ کر چہرہ دیکھنے کی کوشش کی۔

''کون ہو تم؟''

''نہیں پہچانا۔'' آواز میں نفرت تھی۔ معاً فلیش لائٹ کا رخ آنے والے نے اپنے چہرے کی طرف کر دیا۔

اوہ گاڈ، میرا پورا بدن لرز اٹھا۔ وہ وکٹر کا بھائی مارک تھا۔ اگلی ساعت میں مجھے اپنی گن کا خیال آیا۔ اس نے جیسے میرا ذہن پڑھ لیا۔

''گن گاڑی میں ہے۔''

''یہ طریقہ ٹھیک نہیں ہے۔ میرا بھروسا کرو۔'' میں نے تیزی سے کہا۔

''اٹھو۔'' اس نے پھنکار ماری۔ میں کھڑی ہوگئی۔ اس نے میرے ہاتھ پیچھے لے جا کر ہتھکڑی ڈال دی اور کالر پکڑ کے سیڑھیوں سے نیچے دھکیلا۔ پال کی کار کے قریب رک کر اس نے زمین کی طرف روشنی پھینکی۔ جہاں خون ہی خون تھا۔ لائٹ کا رخ تبدیل ہوا۔ پال کا تقریباً پورا جسم گاڑی کے اندر تھا۔ چہرہ چاک کے مانند سفید نظر آ رہا تھا۔ وہ بے حس و حرکت تھا۔ میں گھٹنوں پر گر گئی۔ ''اوہ نو...... اوہ گاڈ...... پال!'' مارک نے مجھے گھسیٹا اور میری نظر وین پر پڑی۔

☆☆☆

بے بسی کا عالم تھا۔ میں وین کے فرش پر پڑی تھی۔ حواس بحال ہونے میں پورے دس منٹ صرف ہوئے۔ میری قوت گویائی لوٹ آئی۔

''کہاں لے جا رہے ہو مجھے؟''

"کہیں دور نہیں۔" وہ بولا۔ "شاید کنکٹی کٹ بارڈر سے رہوڈ آئی لینڈ......"

میرا دل ڈوب گیا۔ میں رونا چاہتی تھی لیکن ایسی مخدوش صورتِ حال میں رونا بے معنی تھا۔ اتنی بربادی اور اذیت جو میں دوسروں کو دے آئی تھی...... مثلاً بروک اور اس کے بچے......اب کرنے کا کام صرف یہ تھا کہ میں اپنی فکر کروں۔ بال کا خیال آتے ہی میرا جسم سن ہونے لگتا۔ دل میں دعا تھی کہ خدا اسے بچالے۔ میں خاموش پڑی رہی۔ "مارک اور ڈونز" ریڈیو پر کسی کو مغلظات سنا رہا تھا۔

"ہاں، بتاؤ تم اور تمہارے ساتھی نے میرے بھائی کو کیوں ہلاک کیا؟ اور بعدازاں اسے قاتل کا روپ دے دیا۔ اس نے اسکاٹ کو نہیں مارا تھا۔ میں جانتا ہوں۔ تم بھی بےخبر نہیں۔ آخر کیوں؟"

مجھے امید کی کرن نظر آئی۔ مارک کے خیال میں بتانے کے لیے میرے پاس کچھ تھا۔ میرے پاس ٹینس کھیلنے کا چانس تھا۔ مجھے خود کو بچانے کے لیے بال غلط رخ پر پھینکنا تھی۔

"ہمیں مخبر نے ٹپ دی تھی۔" بالآخر میں نے کہا۔

"مخبر؟" وہ بولا۔ "اس کا کوئی نام ہوگا؟"

"یقیناً، لیکن فی الوقت مجھے نہیں معلوم۔ ٹپ اسکاٹ کی ٹاسک فورس کے ذریعے آئی تھی۔ مخبر تمہارے اندر کا آدمی ہے۔ مجھے وقت دو تو میں مدد کرسکتی ہوں۔"

"واؤ، جھوٹ بولنے میں تم اسکاٹی سے پیچھے نہیں ہو۔"

"تم اور وہ دوست تھے؟" میں نے کہا۔

"اسکاٹ میرے گھر کا آدمی تھا۔ یہ پرانی بات ہے۔" اس نے میرے تاثرات دیکھ کر قہقہہ لگایا۔ "جس رات اس کا قتل ہوا، ہم دونوں کی ملاقات طے تھی جو اس نے ملتوی کردی تھی کیونکہ اسے رات گرما گرم سراغ رساں کے ساتھ گزارنی تھی۔ تم جانتی ہو وہ ہومی سائڈ ڈیٹکٹو کون تھی؟"

میں سناٹے میں رہ گئی۔ مایوسی گہری سیاہ چادر کے مانند میرے گرد لپٹ رہی تھی۔

"کیا اب بھی تم جاننا چاہتی ہو کہ ہم کہاں جارہے ہیں؟"

میں نے اثبات میں سر ہلایا۔

مارک نے آنکھ ماری۔ "فلائی کریں گے۔ ایک گھنٹا خرچ ہوگا۔ ہم اٹلانٹک کے اوپر ہوں گے۔ غور سے سنو۔ تمہاری ہتھیلیوں میں اور تلوؤں میں چرکا لگایا جائے گا۔"

میرے رونگٹوں نے سر اٹھایا۔

"گھبراؤ مت لیڈی۔" وہ بولا۔ "میں جہاز کی بلندی کم کروں گا۔ پھر تم کو گہرے نیلے سمندر میں پھینک دیا جائے گا۔ تصور کرو کیا ہوگا؟"

میں نے چاہا کہ ہاتھ کانوں پر رکھ لوں لیکن میرے ہاتھ مقفل تھے۔ یوں لگا کہ وین میں آکسیجن کی مقدار کم ہو گئی ہو۔

"اب تمہارے پاس دو امکانات ہوں گے۔" اس نے پھر آنکھ ماری۔ آکسیجن کم نہیں ہوئی تھی۔ زندگی میں پہلی مرتبہ دمے کا حملہ ہوا تھا۔ سانس لینے کے لیے پھیپھڑوں کو زور لگانا پڑ رہا تھا۔

"تیرنے کی کوشش کرو۔ قسمت نے ساتھ دیا تو تم کسی گزرتے ہوئے جہاز یا کشتی کو متوجہ کرلوگی۔" اس کی آواز سرد ہوگئی۔ "تمہارے ہاتھ پیروں سے خون رس رہا ہوگا۔ ایک نہیں، دو نہیں...... سیکڑوں شارکس متوجہ ہو جائیں گی...... ہیمر ہیڈ، بلیو شارک، اسٹینڈ ٹائیگر اور ممکن ہے کہ ایک دو گریٹ وہائٹ بھی تمہارا سینڈوچ بنانے کے لیے وہاں آجائیں۔ لورین، یقین کرو ایک بدترین موت تمہاری منتظر ہے...... تصور کرنا محال ہے۔ تم زندہ مچھلیوں کے پیٹ میں جاؤ گی، بیچ سمندر میں۔ میں اپنے بھائی سے محبت کرتا تھا...... بھائی کی طرح۔"

☆☆☆

میں لاش کے مانند پڑی تھی۔ وحشت میری نس نس میں سما گئی تھی۔ مارک احتیاط سے ڈرائیو کررہا تھا...... معتدل رفتار۔ وہ خواہ مخواہ کسی کو متوجہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔ میں نے سوچنا شروع کیا کہ اب تک سب سے زیادہ میں نے کسے نقصان پہنچایا ہے۔ گھٹنے سکیڑ کر میں نے پیٹ سے لگالیے۔

"تم کہاں ہو؟" میں نے بے بی کو مخاطب کیا۔ اس کی پیدائش میں سات آٹھ ماہ تھے۔ دیکھنے میں، میں حاملہ نظر نہیں آتی تھی۔ مایوسی کی جگہ رنج وغم نے لے لی تھی۔ "بے بی، آئی ایم سوری، سو سوری......" میں اشکبار ہوگئی۔ دفعتاً وین دائیں جانب لہرائی۔ مارک کسی پر چلایا۔

"اپنی لین میں رہو...... شرابی کی اولاد۔"

وین پھر لہرائی۔ میں ایک طرف لڑھکی۔ فوراً بعد وین کو دھکا لگا۔ ڈرائیونگ سائڈ پر وین کی دیوار اندر دب گئی۔ میں فرش پر لڑھک رہی تھی۔ سر بچانے کی کوشش کررہی تھی۔ عجیب آوازیں تھیں۔ یوں لگ رہا تھا کہ وین کے دو پہیے سڑک پر

نہیں تھی۔

"کتے کا بچہ۔" مارک چلّایا۔ تھرتھراہٹ ختم ہوئی اور وین پھر رواں ہوگئی۔ میں پسنجر سائڈ کے ساتھ لگی ہوئی تھی۔

"وہ شرابی نہیں ہے۔ یقین نہیں آتا...... وہ تمہارا شوہر ہے۔"

میرے گرد اَن دیکھی تاریکی کی چادر پھٹنے لگی۔ تاہم میری حیرانی عروج پر تھی۔ مجھے بھی کچھ کرنا پڑے گا۔ اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ پال کی حالت دگرگوں ہوگی۔ مارک ایکسلریٹر دباتا چلا گیا۔ اتنی رفتار وین کے لیے نامناسب تھی۔ وہ ڈگمگا رہی تھی۔ میں پسنجر سیٹ تک پہنچنے کی کوشش کررہی تھی۔ پارک کی وین چھ سلنڈر XLE کیمری کا مقابلہ نہیں کرسکتی تھی۔ مارک سائڈ مرر میں دیکھ رہا تھا۔ اسے احساس ہوگیا۔ اس نے مغلظات بکتے ہوئے اچانک بریک دبائے۔ ٹائروں کی چیخ سنائی دی۔ پھر خاموشی۔ میری کوشش جاری تھی۔ میں نے دیکھا کہ مارک نے شولڈر بیلٹ الگ کردی تھی۔

معاً وین کے عقب میں زوردار دھماکا ہوا۔ وین اچھل کے منہ کے بل آگے گئی۔ عقبی حصہ اٹھا پھر دھچکے کے ساتھ بیٹھ گیا۔ میں شاک میں تھی۔ وین کا عقبی ڈبل ڈور کاغذ کے مانند کھل کے مڑ گیا تھا۔ کیمری کا فرنٹ دھواں دے رہا تھا۔ ونڈ شیلڈ ٹوٹ گئی تھی اور حفاظتی ائربیگ کھل گیا تھا۔ پال کا خون آلود چہرہ دکھائی دے رہا تھا۔ کم از کم وہ پلکیں جھپکا رہا تھا۔ میں رخ پھیر کر پسنجر سیٹ پر پہنچ گئی۔

مارک نے مجھے میرا ہی گلوک دکھایا اور وین کا دروازہ کھولا۔ "گھبراؤ مت، لورین۔" اس نے کہا۔ "ہنی، میں ابھی آیا۔ ہمارا شیڈول وہی ہے جو میں نے بتایا تھا۔" وہ وین سے اتر گیا۔ اس کے قدموں کی چاپ میرے سینے پر ہنٹر بن کے برس رہی تھی۔ وہ پال کو ختم کرنے جارہا تھا۔ پال مرنے والا ہے۔ نہیں...... ایسا نہیں ہوسکتا۔ ہم دونوں کے لیے آخری موقع تھا۔ پال نے جان کی بازی لگادی تھی۔ میں نے چلّانا شروع کردیا۔ ساتھ ہی میں نے خود کو ڈرائیونگ سیٹ پر گرایا۔ میں دائیں بازو کے بل کھلے دروازے سے گرنے والی تھی۔ میرے متقفل ہاتھوں نے ہینڈ بریک تھام لیا۔ سنبھل کر میں نے ایکسلریٹر دبایا اور پیشانی ہارن پر رکھ دی۔ گیئر نیوٹرل میں تھا۔ ہارن اور ریس کی آوازوں میں میری چیخیں شامل تھیں۔ نہ صرف پبلک

متوجہ ہوئی بلکہ سائڈ مرر میں، میں نے مارک کو ٹھٹکتے دیکھا۔ میں نے نتائج کی پروا کیے بغیر ہینڈ بریک سے ہاتھ ہٹا کر بمشکل گیئر پر مارا۔ میں نشست پر ترچھی حالت میں تھی۔ گاڑی آگے بڑھی اور متعدد ہارن چلا اٹھے۔ وین ٹریفک میں تھی۔ مارک بھنا کے دوڑا اور بروقت کھلا دروازہ تھام کر اندر ہاتھ ڈالا۔ انجن بند کر کے چابی جیب میں ڈالی۔ ''پاگل کتیا..... کہاں جا رہی ہے۔'' اس نے میرے منہ پر تھپڑ مارا اور پسنجر سیٹ کی طرف دھکیل دیا۔ ''وہیں پڑی رہنا ورنہ.....'' وہ جملہ مکمل نہ کر سکا۔ جو ہوا، جو میں نے دیکھا..... وہ ہمیشہ کے لیے میری یادداشت میں محفوظ ہو گیا، دل بہت زور سے دھڑکا۔ گویا کسی منتر کے زیرِ اثر وہ آناً فاناً دروازے سمیت غائب ہو گیا تھا۔ وہ لوڈ ڈ کار کیریئر تھا جس میں شیوی ٹاہو بھری ہوئی تھیں..... رفتار کم سے کم ستر اسّی کے درمیان تھی۔ ٹریلر نے کوئی نوٹس نہیں لیا۔ ہائی وے پر اونچے ٹریلر کو شاید پتا ہی نہیں چلا کہ کیا ہوا۔ ٹریلر زن سے میرے قریب سے گزرا تھا۔ اس کا عقبی حصہ میری نظر سے دور ہوتا جا رہا تھا۔

خدا نے میری سن لی تھی یا میرے حق میں دوسروں کی سن لی تھی۔ پال روڈ سائڈ پر ٹوٹی پھوٹی ٹویوٹا کیمری کے قریب پڑا تھا۔ میں وین سے نکل گئی تھی۔ میں تیز دھڑکنوں کے ساتھ دعا کر رہی تھی۔ ''پال میں یہاں ہوں۔''

''لورین۔'' اس کے دانت بج رہے تھے۔

''خاموش رہو۔ کچھ مت بولو۔'' میں گھٹنوں کے بل بیٹھی تھی۔ پال کے سر کی پشت پر ضربیں لگائی گئی تھیں۔ میرے ذہن میں ''سب ڈیورل ہیماٹوما'' کی اصطلاح ابھری۔ یہ ایک کرشمہ تھا کہ وہ ہوش میں تھا۔ ہم دونوں زندہ تھے۔ ''حرکت مت کرو۔'' میں نے سرگوشی کی۔

دو اسٹیٹ کارز ٹریفک میں سے نمودار ہوئیں۔

☆☆☆

''ملک اور شوگر او کے؟'' ٹروپر ہیرنگٹن نے کہا۔ ہم ''یوکون'' ہیلتھ سینٹر کے ایمرجنسی روم میں تھے۔ ہیرنگٹن میرے قریب آئی۔ میرا بیج دیکھتے ہی ٹروپر واکر اور ہیرنگٹن، فینٹن ہو گئے تھے۔ ایمبولینس کا انتظار کیے بغیر پال کو انہوں نے ہیرنگٹن کے کروزر میں منتقل کیا..... اور قریب ترین اسپتال جا پہنچے۔

''تمہاری بے بی اور شوہر..... او کے؟''

''الٹرا ساؤنڈ کے مطابق سب ٹھیک ہے۔'' میں نے کہا۔ ''لیکن پال کے سر کی چوٹ شدید ہے۔ وہ نیم بے ہوش ہے۔ خدا کا شکر ہے، ڈاکٹروں کے مطابق وہ ٹھیک ہو جائے گا..... اور تم دونوں کا بہت شکریہ۔''

''کم آن ڈیئر۔'' ہیرنگٹن نے کہا۔

''مارک اور ڈونز.....''

''وہ مردود۔'' ٹروپر واکر نے کہا۔ ''وہ کئی سوفٹ دور جھاڑیوں میں پڑا تھا۔ اس کو محض دیکھ کر فرشتے بھی نہیں پہچان سکتے۔ اس کی حالت ایسی ہے جیسے کسی سکے کو ریل ٹریک پر رکھا جائے اور ریل گاڑی اس پر سے گزری ہو.....''

''تم اپنے بارے میں کچھ بتاؤ گی۔'' ہیرنگٹن کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔ میرے اندازے کے مطابق وہ اکیڈمی سے تازہ تازہ باہر آئی تھی۔

''اس کی باتوں پر نہ جاؤ۔'' ایک چہکتی ہوئی مردانہ آواز آئی۔ میں نے گردن گھمائی۔ پارٹنر مائیک کا مسکراتا ہوا چہرہ سامنے تھا۔

''تم یہاں کیا کر رہے ہو؟'' میں نے کہا۔

''یہ کنٹکی کٹ والے..... انہوں نے باس کو کال کی تھی اور باس نے مجھے روانہ کر دیا۔'' مائیک نے میرا ہاتھ دبایا۔ ''میں فوراً نکل پڑا۔ حیرت ہے 'بھائی' تمہارے پیچھے تھا۔ اپنا علاقہ چھوڑ کے یہاں ہائی ویز کی سیر کر رہا تھا۔ لورین تم نے شاندار کام کیا ہے۔ میرے لیے آج کی بہترین خبر ہے۔''

میں نے سر ہلایا اور بے اختیار آنسو چھلک پڑے۔ میں نے اس کے ساتھ حریفانہ سلوک کیا اور وہ ہمیشہ کی طرح مجھے سہارا دینے کے لیے یہاں موجود تھا۔

''مائیک، مجھے معاف کر دو۔'' میں نے کہا۔ ''آئی ایم.....''

''معاف کیا..... اگر آج کا ڈنر میرے لیے تمہاری طرف سے۔''

☆☆☆

ڈنر ہم نے اسپتال کے قریب ریسٹورنٹ میں کیا۔

''کوئی نئی بات لورین؟'' اس کی آواز میں پرانی شوخی تھی۔ میں نے کافی کی چسکی لی۔ یہی وقت تھا کہ میں ہر بات سچ سچ بتا دوں۔ مائیک نے آنکھ ماری۔

''کم آن، لورین۔ میں نے وکٹر کو مارا تھا۔'' اس نے دھیمی آواز میں کہا۔ ''تم نے مارک کا خاتمہ کر دیا۔ اب دنیا میں تمہارے علاوہ کون ہے جو مجھے سچ بتائے گا۔''

میں نے کپ نیچے رکھ دیا۔ میں نے بولنا شروع کیا۔

نظریں کافی کپ پر تھیں۔ الف سے یے تک میں نے تمام کہانی سنا ڈالی۔ ہر گرہ کھول دی۔ ہر موڑ پر اسرار کے بارے میں بتا دیا۔ صرف ایک بات نہیں بتائی کہ اسکاٹ کو مارا کس نے تھا۔

مائیک نے سڑک کی طرف کار ہیڈ لائٹس کو دیکھا۔ ڈائٹ کوک کا آخری سپ لیا اور میری طرف دیکھا۔ کچھ دیر بعد اس نے کہا۔ ”لورین، ایک بات بتاؤں؟“

”کیا؟“

”احمق سمجھو یا پاگل...... جو ہوا، جو میں نے سنا۔ میں بہت خوش ہوں۔ ممکن ہے ان دونوں نے اسکاٹ کو قتل نہ کیا ہو۔ لیکن ٹھیک ہی ہوا۔ وہ دونوں ایک وبائی بیماری کی طرح تھے اور اسکاٹ کے بارے میں مارک نے خود ہی بتا دیا۔ جہنم میں جائیں...... تینوں کے ساتھ ٹھیک ہی ہوا۔“

”میری اطلاع کے مطابق تم جاب چھوڑ رہے ہو؟“

”ہاں، میں نے تمام چھٹیاں کیش کرا لی ہیں۔ کاغذی کارروائی کر چکا ہوں۔ آج میرا آخری دن ہے۔“ مائیک نے کہا۔ ”سان جوآن میں میرے چھوٹے بھائی کا اپنا بار ہے۔ وہ مجھے مہینوں سے وہاں آنے کے لیے کہہ رہا ہے۔“

میری آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ ”سارا قصور میرا ہے۔“

”ایسا نہیں ہے۔“ اس نے میرے آنسو صاف کیے۔ ”گولی میں نے چلائی تھی۔“

”پتا نہیں۔“ میں نے آزردگی سے کہا۔

”بھول جاؤ۔ بس ایک بات کا افسوس ہے۔“ اس نے کہا۔

”وہ کیا؟“

”تم نے جو کچھ مارش کے ساتھ کیا...... میں وہاں نہیں تھا۔ کاش میں اس وقت اس کے تاثرات دیکھ سکتا۔ تم کسی جنگلی بلی سے کم نہیں ہو۔ میں نے تمہاری غلطیوں کو بھلا دیا ہے۔ ہم پارٹنر ہیں۔ جو ہوا میں اسے کسی اور زاویے سے دیکھتا ہوں۔ میرے لیے تم آج بھی اچھی ہو۔ مجھے یقین ہے کہ تم آئندہ غلطی سے بچو گی۔ کہیں نہیں پھسلو گی۔ اب تمہاری فیملی سب سے مقدم ہے۔“

”مائیک میں بھرپور کوشش کروں گی۔“

اس نے میری پیشانی پر بوسہ دیا اور کھڑا ہو گیا۔ ”کبھی سان جوآن آنے کا موقع ملے تو مجھ سے ضرور ملنا۔ اس وقت ہم ایکس پارٹنر ہوں گے۔“

☆☆☆

کام پر میرا پہلا دن تھا اور کیریئر کا آخری۔ میں مائیک کے نقش قدم پر تھی۔ میں نے باس کے کمرے میں قدم رکھا۔ ڈیرک کی نیلی آنکھیں میرے چہرے کو ٹٹول رہی تھیں۔ اچانک اس نے پین کاغذ پر پٹخا۔

”پلیز۔“ اس نے کہا۔ ”نہیں، تم بھی؟ کچھ مت کہنا۔ لورین ایک کو ہم نے کھو دیا اور اب دو مزید جا رہے ہیں۔ پلیز نہیں۔ تمام مسئلے ختم ہو چکے۔ کوئی چھوٹی موٹی بات ہوئی بھی تو میں سنبھال لوں گا۔“

میں نے گہری سانس لی۔ ”باس، میں پریگننٹ ہوں۔“

ڈیرک ہونقوں کے مانند مجھے گھورنے لگا۔ پھر چھت کی طرف دیکھا اور آنکھیں مسلنے لگا۔ بالآخر اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ وہ کھڑا ہو گیا۔ ڈیسک کے گرد گھوم کے آیا اور باپ کے مانند مجھے گلے لگا لیا۔ اس نے یہ حرکت پہلی مرتبہ کی تھی اور شاید آخری......

”لیڈی، مجھے یاد نہیں...... کب میں نے تمہیں اس کی اجازت دی تھی۔ لیکن تمہیں اور پال کو مبارک ہو۔ میری نیک خواہشات تم دونوں کے ساتھ ہیں۔ میں تمہیں مس کروں گا۔ جشن کیسے منائیں...... چلو لنچ تمہارے ساتھ...... اور یہ کہ چھٹیاں ختم کر کے جاؤ۔“

”چھٹیاں...... اوکے، میں بتا دوں گی۔“

لنچ کے دوران وہ باس کے بجائے پارٹنر کی طرح گپ شپ کر رہا تھا۔ لنچ ہم نے آفس میں ہی ارینج کیا تھا۔ لنچ کے بعد کافی کی طرف متوجہ ہوئے تو فون کی گھنٹی نے راگ چھیڑا۔

”یس؟“

”عجیب بات ہے۔ خیر اسے عمارت میں آنے دو۔“

”کون ہے؟“ میں نے سوال کیا۔

”اسکاٹ کیس کی گواہ، ریٹائرڈ اسکول ٹیچر۔ اس کا نام......“

”ایملی؟“

”ہاں، ایملی آئی ہے۔“

میرے اندرونی اعضا جگہ بدلنے لگے۔ ”اب کیا مسئلہ ہے؟“

”وہ انتظارگاہ میں ہے۔ معلوم کرو، کیا چاہتی ہے؟“

میں فی الفور اٹھ گئی۔

”کیا کر سکتی ہوں آپ کے لیے؟“ میں نے ایملی سے سوال کیا۔

''میں توقع کر رہی تھی کہ میرے تعاون کی ضرورت پڑے گی۔ کوئی کال آئے گی۔ ایسا کچھ نہیں ہوا تو میں خود چلی آئی...... کہ شاید میں کوئی مدد کر سکوں۔'' اس نے کہا اور میں نے سکون کی سانس لی۔ وہ ریٹائرمنٹ کے بعد غیر اہم ہو گئی تھی۔ پتا نہیں کتنے برس بعد اسے اپنی اہمیت کا احساس ہوا تھا......

''میں معذرت خواہ ہوں، ہم ضرور آپ کو کال کرتے لیکن کیس جلدی حل ہو گیا تھا۔ بہر حال میں آپ کی آمد کی قدر کرتی ہوں۔''

''اوہ اچھا۔'' اس نے مایوسی سے کہا۔

''اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو گھر چھوڑ دوں؟'' میں گواہان کے لیے شوفر کی خدمات پیش نہیں کرتی تھی۔ لیکن یہ اسکول ٹیچر گزرے ہوئے خوفناک بحران کی آخری متعلقہ پرزہ تھی۔ جتنی جلدی ہو، مجھے اسے یہاں سے ہٹانا تھا۔

''او کے، ڈیٹیکٹیو۔'' وہ بولی۔ ''یہ اچھا رہے گا۔ میں کبھی پولیس کار میں سوار نہیں ہوئی۔ شکریہ۔''

''اوہ، شکریہ کی کوئی بات نہیں۔'' میں نے باس کو آگاہ کیا اور اسے لے کر روانہ ہو گئی۔

☆☆☆

آفس کے ساتھی خبر ملتے ہی وقتاً فوقتاً امڈے چلے آ رہے تھے۔ مبارک باد کا اور بہترین تمناؤں کا اظہار کر رہے تھے۔ الوداعی ڈرنک کے لیے زور دے رہے تھے۔ ان کی مسرت اور مبارک بادوں نے میرا دل چھو لیا تھا۔ کارڈز بھی چلے آ رہے تھے۔

بعض نے افسردگی کا بھی اظہار کیا۔

''میں بھی تم سب کو بہت یاد کروں گی۔'' میں نے کہا۔ بالآخر شام سات بجے میں گھر کی طرف روانہ ہوئی...... گھر کے ڈرائیو وے میں پال کی کار نظر نہیں آ رہی تھی۔ تاخیر کی صورت میں فون پر اطلاع دینا اس کی عادت تھی۔ میں نے اسے کال کرنے کے لیے سیل فون نکالا۔ معاً میری نگاہ گیراج کے اوپر کھلی ہوئی ونڈو بلائنڈز پر گئی۔ میری یادداشت کے مطابق ان کو بند ہونا چاہیے تھا۔ میں نے فون بند کر کے واپس رکھا۔ اطراف کا جائزہ لیا اور دھیرے سے حرکت پذیر ہوئی۔ میرا وہم ہے یا تخیل کی کرشمہ سازی۔ میرا ذہن دو رویہ امکانات کا جائزہ لے رہا تھا۔ کیا ''اور ڈونز برادرز'' کے دوست ہو سکتے ہیں...... میں نے گن ہاتھ میں لے لی۔ بعد میں پچھتانے سے بہتر ہے کہ وہم سمجھ کر ہی سہی...... محتاط رہا جائے۔ میں نے گھر کا چکر لگایا۔ کھڑکیوں کا جائزہ لیا۔ بظاہر سب ٹھیک تھا۔ عقبی دروازے کے پردے کی جھری سے میں نے اندر جھانکا۔ کوئی حرکت، کوئی آواز نہیں تھی۔ کچھ دیر بعد میری سوچ بدلنے لگی۔ وہاں میرے سوا کوئی نہیں تھا۔ میں گن واپس رکھنے والی تھی، میں نے ایک سایہ تیزی سے دائیں سے بائیں اوجھل ہوتے دیکھا۔ میرے اعصاب تن گئے۔ نبض کی رفتار یک لخت بڑھ گئی۔ کون ہے؟ کیوں ہے؟

میں نے جوتے اتارے...... نہایت احتیاط سے چابی کی مدد سے لاک کھول کر دھیرے سے ناب گھمائی۔ سانس روک کر اندر قدم رکھا۔ گن تیار حالت میں تھی۔

''شش...... ش......'' مدھم سرگوشی سنائی دی۔

اچانک روشنی ہوئی، جب میں فائر کرنے کے لیے تیار تھی۔

''سرپرائز۔'' متعدد آوازیں ایک ساتھ بلند ہوئیں۔

اوہ گاڈ! شکر ہے سیف ایکشن پسٹل تھا۔ ورنہ گولی چل گئی تھی۔ میری فیملی اور دوست تھے۔ تحائف سجے تھے۔ چھت رنگ برنگے غباروں سے بھری تھی۔ ایک کونے میں اسٹرالر رکھا تھا۔ سب میری بے بی کی وجہ سے تھا جس نے ابھی اس دنیا میں آنکھ نہیں کھولی تھی۔ واقعی یہ سرپرائز تھا۔ جو ٹریجڈی میں تبدیل ہونے سے بچ گیا۔ وہاں یک دم خاموشی چھا گئی۔ میں نے آنٹی لوسی کو دیکھا۔

''مام دیکھو۔'' میری بہن کی چار سالہ بیٹی نے سکوت کا پردہ چاک کیا۔ ''آنٹی لورین کے پاس گن ہے۔''

''سب ٹھیک ہے۔'' پال کی آواز آئی۔ وہ میری طرف لپکا اور گن واپس ہولسٹر میں رکھ دی۔

''ابھی گیارہ ہفتے ہونے ہیں اور تم نے ''بے بی شاور'' کا پلان بنا لیا۔'' میں نے سرگوشی کی۔ پال نے میرے رخسار پر بوسہ دیا اور مڑا......

''ہیرو کوپ کا آخری دن...... پارٹی شروع کی جائے۔''

زندگی ایک بار پھر نئے معنی...... نئے رنگوں کے ساتھ طلوع ہو رہی تھی۔

☆☆☆

''ہائے، اجنبی۔'' بونی نے اپنا بیگ ٹیبل پر پٹخا۔ گویا ٹیبل الٹنے کی کوشش کی۔ میں اس کی خواہش پر موٹ اسٹریٹ کے ریسٹورنٹ میں تھی۔ بے بی شاور کو گزرے کئی روز ہو چکے تھے۔ میں نے اپنی سرجنٹ دوست کی طرف

دیکھا۔

''مجھے یقین نہیں آتا کہ میں تمہاری ریٹائرمنٹ اور بے بی شاور میں غیر حاضر تھی۔'' اس نے دیدے گھمائے۔

''بونی، میں یہاں ہوں نا تمہارے سامنے۔'' میں مسکرائی۔

''بحیثیت کوپ تم نے میرے علاوہ بہت سوں کو متاثر کیا۔ میں تمہارے اور پال کے لیے بہت خوش ہوں۔ تم کس طرح کام کرتی تھیں...... بے خوفی کے ساتھ۔ یہ یقین کرنا دشوار ہے کہ تم یوں سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر غائب ہو جاؤ گی۔ لورین مام۔''

''کچھ کھلاؤ گی یا بولتی رہو گی۔'' میں نے کہا۔

''تمہارا تحفہ۔'' وہ بولی۔ ''اس سے پہلے کہ میں بھول جاؤں۔'' اس نے بیگ سے ایک بڑا لفافہ نکالا اور میرے حوالے کیا۔

میں نے لفافہ کھولا۔ اندر ایک کمپیوٹر پرنٹ آؤٹ اور چند کاغذات تھے۔ میں نے سوالیہ نظروں سے اپنی دوست کو دیکھا۔ ''کمپیوٹر پرنٹ؟''

میرے دل نے قلابازی کھائی۔ اب کیا ہونے جارہا ہے۔

''جمعہ کے روز یہ ایف بی آئی کی لیب سے موصول ہوا ہے۔'' بونی کے تاثرات میں کچھ سنجیدگی نظر آئی۔ ''یہ ڈی این اے کے نمونے کا رزلٹ ہے۔ نمونہ میں نے نیلے کمبل سے حاصل کیا تھا جس میں اسکاٹ کی باڈی لپٹی ہوئی تھی۔''

میری بینائی رخصت ہوگئی۔ نظروں کے سامنے برق کوندی تھی...... بے پناہ روشنی تھی۔ رعد کی چمک میرے بدن کو تراش کے نکل گئی۔

شادی کا پہلا سال۔ نیلا کمبل اور پکنک۔ اولاد کی خواہش پہلے ہی سال دلوں میں ہمک رہی تھی۔ میں جب بھی اپنے نسوانی نظام کی جانب سے مشکوک ہوتی۔ ڈاکٹر مارکس کے پاس چلی جاتی۔

میں نے پرنٹ آؤٹ پر نظر ڈالی پھر بونی کی طرف دیکھا۔ ''تم کیا کہہ رہی ہو۔ مجھے یاد ہے کہ تم نے بتایا تھا...... کمبل پر سے ملنے والے خون کے دھبے اسکاٹ کے تھے؟''

''ہاں ایسا ہی......'' وہ بولی۔ ''لیکن بعد میں، میں نے کمبل پر سے مردانہ مادہ تولید دریافت کیا تھا۔ یہ نشانیاں خاصی پرانی تھیں۔ مادہ خشک اور ناقابلِ شناخت تھا۔ اتفاقاً میری نظر میں آگیا۔ میں اسے غیر اہم سمجھ رہی تھی۔ تاہم میں نے کھرچ کر ڈی این اے کے لیے روانہ کر دیا۔'' میں خیالات میں غلطاں سوچ رہی تھی کہ کیس کلوز ہونے کے بعد نئے نئے انکشافات کیوں ہو رہے ہیں اور مجھے کیا کرنا چاہیے۔ مادہ تولید کا ڈی این اے پال کا تھا لیکن یہ صرف میں جانتی تھی...... غالباً۔ بونی میرے بولنے کا انتظار کر رہی تھی۔ بالآخر میں نے ہمت کی۔

''تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا تھا؟''

''میں نے کوشش کی تھی لیکن اس دن صبح میں دونوں بھائیوں کے کلب پر چھاپا پڑا۔ پھر تمہاری، مائیک اور وکٹر کی شوٹنگ شروع ہو گئی۔ اگلے روز میں نے مائیک سے دریافت کیا تو اس نے بتایا کہ کیس کلوز سمجھو۔ اسکاٹ کی گن، وکٹر کی تحویل میں تھی۔ بات ہی ختم ہوگئی۔''

''پھر کیا مسئلہ ہے؟'' میں نے استفسار کیا۔

بونی نے ٹھنڈی سانس لی۔ ''ڈیئر کیا کہوں؟ ڈی این اے کا مذکورہ رزلٹ وکٹر کا نہیں ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔''

میرے دماغ نے روشنی کی رفتار سے کام کیا۔ ان کے پاس پال کا ڈی این اے تھا۔ یہ حقیقت ہم دونوں کے لیے تباہ کن تھی...... دو نہیں تین...... بے بی بھی شامل تھی۔

''ڈی این اے رزلٹ کس کا ہے؟'' میں نے سرسری انداز اختیار کیا۔

''یہ نہیں معلوم۔'' بونی نے جواب دیا۔

اوہ گاڈ شکر ہے۔ یہ اسی وقت معلوم ہو سکتا ہے جب وہ پال کا ڈی این اے حاصل کر کے میچ کریں اور پال کسی کے وہم و گمان میں نہیں تھا لیکن شومیٔ قسمت بونی کی بات جاری تھی۔

''ہمیں ماضی کے سرد خانے سے ایک اور ہی اشارہ ملا ہے۔''

''وہ کیا؟'' میرا دل کہہ رہا تھا کہ خود کو گولی مار لوں۔ مجھے خطرے کا احساس ہوا۔

''ایف بی آئی کے کمبائنڈ ڈی این اے انڈیکس سسٹم (CODIS) کا ڈیٹا بیس مجرموں تک پہنچنے کے لیے مدد فراہم کرتا ہے۔ کمبل سے ملنے والا مادہ تولید کا ڈی این اے ایک اور ڈی این اے سے جا ملا ہے۔'' بونی نے کہا۔

میری ریڑھ کی ہڈی کے مہروں نے جگہ چھوڑ دی۔ میرے اندر کی کیفیت ناقابلِ بیان تھی۔ کوئی رسی سے میرا گلا گھونٹ رہا تھا۔ کوشش کے باوجود میں کوئی سوال نہ کر سکی۔ بونی نے بات آگے بڑھائی۔ ''پانچ سال قبل واشنگٹن ڈی

سی میں مسلح ڈاکے کی واردات ہوئی تھی...... کیس ابھی تک ناقابلِ حل ثابت ہوا ہے۔ فائل کھلی ہے۔ وہاں خون کے نمونوں سے جو ڈی این اے حاصل ہوا تھا، وہ اور نیلے کمبل کا ڈی این اے ایک ہی فرد...... دونوں ایک ہی فرد کے ہیں۔"

نہیں، یہ نہیں ہوسکتا۔ بونی کیا کہہ رہی ہے...... وہ یہ کہہ رہی ہے کہ پال مسلح ڈاکے میں بھی ملوث تھا۔ اگرچہ وہ یا کوئی دوسرا نہیں جانتا کہ قاتل اور ڈاکو کا نام پال ہے...... پال اسٹل ول۔ لورین اسٹل ول کا شوہر۔ پال کا کوئی مجرمانہ ریکارڈ نہیں تھا۔ اس لیے خالی ڈی این اے کا رزلٹ مجرم تک نہیں پہنچ سکا۔ اسکاٹ کے قتل کے جرم میں وہ میری وجہ سے بچ گیا۔ اگر پکڑا جاتا تو پانچ سالہ پرانا کیس از خود حل ہو جاتا۔ ڈی این اے کا رزلٹ نام، مذہب، قومیت، پیشہ وغیرہ نہیں بتاتا۔ وہ کیا تھا؟ کون تھا؟ اور میں بے خبر تھی۔

☆☆☆

بونی نے میرا ہاتھ دبایا جو واضح طور پر لرز رہا تھا۔ "مجھے بھی صدمہ ہوا ہے۔ بات بہت آگے چلی گئی ہے۔ میں ملبا تمہارے اوپر گرانے نہیں آئی۔"

"ڈی سی میں مسلح ڈاکا...... پانچ برس پہلے؟ کیا تم پُریقین ہو؟" میں نے سرگوشی کی۔

"واشنگٹن ڈی سی کے ہوٹل میں ہونے والی روبری کا کیس کھلا ہوا ہے۔ دو مختلف کرائم سین سے ملنے والا یکساں نمونہ اور مجرم پردۂ اخفا میں ہے۔ کمبل واشنگٹن والے مجرم نے استعمال کیا ہے تو وکٹر تک کیسے پہنچا اور اگر کمبل وکٹر نے کہیں سے لیا تھا تو اس پر روبری کے ملزم کا ڈی این اے کیوں دریافت ہوا؟"

میں نے سر دونوں ہاتھوں میں تھام لیا۔ مجھے یقین تھا کہ دونوں وارداتوں میں پال ملوث تھا۔ یہ بھی یقین تھا کہ اس کا نام کہیں نہیں آرہا تھا۔ ڈی این اے جھوٹ نہیں بولتا۔ بونی کچھ کہہ رہی تھی لیکن میرا دھیان کہیں اور تھا۔ میں پلکیں جھپکا رہی تھی...... سر ہلا رہی تھی۔

میں نے اسکاٹ کیس پر سوچنا بند کر دیا۔ ذہنی رو پانچ برس پیچھے چلی گئی تھی۔ بونی خاموش ہو کر میرے تبصرے کا انتظار کر رہی تھی۔ "کیا اس کا مطلب یہ ہوا کہ وکٹر نے اسکاٹ کا قتل نہیں کیا تھا؟" میں نے کہا۔ وہ کھڑکی سے باہر موٹ اسٹریٹ کی آمدورفت کو تک رہی تھی۔ نگاہ میں اذیت کا عنصر تھا۔

"لورین، میں کیا کہہ سکتی ہوں؟ ہوسکتا ہے وکٹر نے کمبل کسی دوست سے لیا ہو لیکن ڈی این اے کے نتائج کیس کو مشکوک کرنے کے لیے کافی ہیں اور وکیل دونوں بھائیوں کے لیے اسے خوب استعمال کرسکتا ہے۔ پریس کے لوگ بھی دلچسپی لیں گے اور پولیس کو بھی آسرا نظر آئے گا کہ واشنگٹن کیس حل ہوسکتا ہے۔ سب سے بڑھ کے نہ چاہتے ہوئے بھی تمہیں اپنی خدمات پیش کرنی پڑیں گی۔"

میرے دل نے کہا، ریسٹورنٹ سے نکل بھاگو...... بھاگتی رہو...... بھاگتی رہو......

"میں نے فیصلہ کیا کہ شک کا فائدہ نارکوٹک ڈپارٹمنٹ، اسکاٹ کی بیوہ اور بالخصوص تم کو ملنا چاہیے۔" اس نے لفافہ بند کر کے میرے بیگ میں ڈال دیا۔ "تم اور مائیک نے اپنا کام پورا کیا۔ وہ دونوں کوئی سوشل ورکر نہیں تھے۔ ہنی اس کیس نے سب کو گھما کے رکھ دیا...... میری طرف سے اسے ریٹائرمنٹ کا تحفہ سمجھو۔ چاہو تو بروک لین برج سے نیچے پھینک دو۔ دل کچھ اور کہے تو لفافے میں تمہیں واشنگٹن کے سراغ رساں کا نام اور نمبر مل جائے گا، جس نے روبری کیس پر کام کیا تھا۔" بونی نے جھک کر میری پیشانی پر بوسہ دیا۔ "آئی لو یو...... ملیں گے کسی وقت...... کہیں پر......"

☆☆☆

جب میں نے اسکاٹ کیس کے دشوار ترین مراحل طے کر لیے تھے، اس وقت ایک نیا...... عجیب تر موڑ سامنے آیا تھا۔ میں برج پر کھڑی تھی۔ آنکھوں میں آنسو اور ہاتھ میں لفافہ تھا۔ میں رہنمائی کے لیے مرحوم باپ کو یاد کر رہی تھی۔ مجھے کیا کرنا چاہیے؟ آپشن دو تھے۔ انگلیوں کی گرفت سے لفافہ آزاد کر دوں۔ یہ مستقل اسٹاپ ہوگا یا پھر اپنے پُراسرار شوہر کا اسرار جاننے کی کوشش کروں۔ میرے ہاتھ ریلنگ پر تھے۔ پہلا آپشن آسان تھا اور نتیجہ بھی یقینی۔

"اسے بہادو...... اسے بہادو......" میرا ذہن اکسا رہا تھا۔ میں نے نیچے پانی کی طرف دیکھا۔ دل نے ذہن کی پکار کو مسترد کر دیا۔ میں نے لفافہ واپس بیگ میں رکھ لیا۔ شاید میرے اندر کا سراغ رساں پوری طرح نہیں مرا تھا۔

میں وہاں سے نکل گئی۔ راستے میں پال کو فون کر کے بتایا کہ بونی کی خواہش ہے کہ میں چند روز مزید ٹھہر جاؤں...... پھر میں نے باس کو فون کیا کہ میں چھٹیاں پوری کروں گی۔" ڈیرک نے اظہارِ مسرت کیا۔

آدھی رات تک میں بے خانماں فرد کے مانند دوڑتی رہی پھر ایک ہوٹل میں چلی گئی۔ صبح سات بجے میں نے

ہوٹل چھوڑ دیا۔ٹیکسی پکڑی اور مالیاتی ڈسٹرکٹ کا رخ کیا۔

میرا پلان سیدھا تھا۔ پال سے براہِ راست تفتیش، خواہ نتائج کچھ بھی ہوں..... میں اس کے آفس کے سامنے ریسٹورنٹ میں بیٹھ گئی۔ناشتے کا آرڈر دے کر میں نے ایف بی آئی کی رپورٹ نکالی۔ بغور کئی بار میں نے تفصیلات کا مطالعہ کیا۔ میری نظر دھندلا گئی۔ سب کچھ درست تھا۔کوئی غلطی نہیں تھی۔رپورٹ واپس رکھ کے میں نے اس عمارت کی طرف دیکھا جہاں پال کا آفس تھا۔ ویٹر کی آمد پر شکم خوری میں مشغول ہوگئی۔تاہم میری ایک آنکھ نگرانی پر تھی۔اِدھر میں نے نیپکن سے ہاتھ صاف کیے اُدھر پال عمارت کے اندر جاتا دکھائی دیا۔ادائیگی کر کے میں اٹھ گئی۔

"ہاتھ اٹھا کے باہر آجاؤ، پال۔" فقرہ ذہن میں کلبلایا۔میں اسٹریٹ کراس کر کے عمارت میں داخل ہوئی۔ میں ڈیسک کے ساتھ قطار میں تھی۔میرے آگے فیڈ ایکس کا آدمی کھڑا تھا۔جب تک میرا نمبر آتا، میں نے ایک ایلیویٹر میں سے پال کو واپس نکلتے دیکھا۔عجیب بات ہے..... میں نے ایک آدمی کی آڑ لی اور اوپر جانے کا ارادہ ترک کر دیا۔ ضرورت نہیں تھی۔وہ باہر جا رہا تھا۔میں اس کے پیچھے تھی اور قریب تر ہوتی جا رہی تھی۔میں نے دیکھا اس کے سینے پر فیتوں کی مدد سے شاپنگ بیگ بندھا تھا۔میرے اٹھتے قدم یک لخت تھم گئے۔نیلے رنگ کا لفنی شاپنگ بیگ؟ پال کہاں جا رہا ہے؟ اب کون سی مصیبت ظاہر ہونے والی ہے؟

میں نے دیکھا کہ وہ ٹیکسی کے لیے اشارہ کر رہا تھا۔ میں نے نظر دوڑائی اور ٹیکسی کو اشارہ کیا۔ہم دونوں آگے پیچھے ٹیکسی میں سوار ہوئے اور تعاقب شروع ہوگیا۔

مڈٹاؤن مین ہٹن، مڈٹاؤن ٹنل پھر لانگ آئی لینڈ ایکسپریس وے..... جب دونوں گاڑیاں بروک لین کوئنز ایکسپریس وے پر آئیں تو میں نے سیل فون نکالا۔

"ہائے پال، کیا ہو رہا ہے؟"

"لورین۔" اس نے کہا۔"کہاں ہو؟"

"بونی کے ساتھ..... لیکن سوچ رہی ہوں کہ لنچ تمہارے ساتھ کروں۔مزہ آئے گا..... میں پہنچوں گی۔"

"اوہ بے بی، آج نہیں۔" پال نے کہا۔"چھ رپورٹس میں نے نمٹائی ہیں۔میں شیشے میں سے دیکھ رہا ہوں..... باس بھی اپنی ڈیسک پر موجود ہے۔ مجھے نہیں لگتا کہ رات آٹھ بجے تک یہاں سے ہل بھی سکوں گا۔ مجھے افسوس ہے۔ لیکن وعدہ ہے..... جلد ہی کوئی اچھا پروگرام بنائیں گے۔"

مجھے اس کے سفید جھوٹ پر دکھ نہیں ہوا۔میں پہلے ہی جو کچھ جان چکی تھی، اس کے مقابلے میں یہ جھوٹ کچھ بھی نہیں تھا۔

"او کے، کوئی مسئلہ نہیں ہے..... اپنا خیال رکھنا۔"

"لو یو بے بی......" پال نے کہا۔میں نے آگے والی ٹیکسی میں اسے فون کان سے ہٹاتے دیکھا۔ہم سبز رنگ کے نشان کے نیچے سے گزر رہے تھے۔نشان "لاگارڈیا ائرپورٹ" کی علامت تھا۔ ائرپورٹ پر NYPD کی شناخت دکھائی اور ٹکٹ کے بغیر سیکیورٹی چیک پوائنٹس سے گزر گئی۔ میں نے خود کو مناسب فاصلے پر رکھا اور خود کو مسافروں کے درمیان رکھا۔ وہ اچانک ڈپارچر کے لیے گیٹ نمبر 32 کے قریب بیٹھ گیا..... میں پے فون کے قریب تھی۔ پال کی منزل دیکھ کر میرے پیٹ میں گڑگڑاہٹ ہونے لگی۔ وہ واشنگٹن ڈی سی کے لیے روانہ ہونے والا تھا۔

☆☆☆

میرے ایک سو پچھتر ڈالرز خرچ ہوئے۔ میں آخری منٹ میں پال کی فلائٹ پر سوار ہوگئی۔ پال بزنس کلاس میں تھا۔ میں فاصلے پر کھڑکی کے ساتھ ایسی نشست پر تھی..... جہاں سے ہم دونوں کی مڈبھیڑ کا امکان نہیں تھا۔ تاہم میں محتاط تھی۔ سوار ہونے سے پہلے میں نے نیوز اسٹینڈ سے اخبار اٹھا لیا تھا۔

ہوشیاری کی ضرورت لینڈنگ کے وقت سامنے آئی۔ جب وہ بزنس کلاس کے ایگزیکٹوز کے ہمراہ پہلے نکل گیا۔ میں نے پھرتی دکھائی لیکن جب ٹیکسی لائن کے ساتھ اسٹریٹ پر پہنچی تو پال کہیں نظر نہیں آیا۔لعنت ہے..... کیا یہاں تک کا سفر رائگاں جائے گا۔ میں الٹے قدموں واپس ہوئی۔ رخ ایلیویٹر کی طرف تھا۔ جب میں نے اسے مردانہ واش روم سے نکلتے دیکھا۔ اس نے لباس تبدیل کر لیا تھا۔ چہرے پر چشمہ بھی نہیں تھا۔ جین اور شرٹ پر نیلا سویٹر نظر آرہا تھا۔ میں اسے پکارتے پکارتے رہ گئی۔ مجھے اسرار کی گہرائی میں جانا تھا۔

وہ ٹیکسی لائن کو نظرانداز کر کے اسٹریٹ پر آگے گیا۔ میرا دورانِ خون رکنے لگا جب میں نے اسے چمکتی ہوئی رینج روور میں بیٹھتے دیکھا۔ رینج روور پہلے سے اسٹارٹ تھی۔ میں دس پندرہ فٹ دور تھی جب شاندار گاڑی ٹریفک میں شامل ہوگئی۔ میں نے لائسنس پلیٹ دیکھنے کی کوشش کی۔ پلیٹ ڈی سی کی تھی اور نمبر کے ابتدائی دو ہندسے 99 تھے۔ نمبر سے توجہ ہٹا کے میں نے ڈرائیور کو دیکھنے کی سعی کی۔ خصوصاً

میں دیکھنا چاہتی تھی کہ ڈرائیور مرد ہے یا عورت۔ تاہم رنگین شیشوں نے میری کوشش ناکام بنادی۔

میں اگلے قدم کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ ایف بی آئی کی رپورٹ میں راجر زمپالا کا نام اور نمبر تھا۔ میں نے راجر سے ملنے کا فیصلہ کرنے کے بعد ائرپورٹ سے نمبر ملایا۔ بالمشافہ اس کے ساتھ میری پہلی ملاقات تھی۔ اس کا اسکواڈ روم، اڈاہو ایونیو پر میٹرو ڈی سی سیکنڈ ڈسٹرکٹ اسٹیشن میں تھا۔ راجر نے بلاتردد ملاقات کا وقت طے کیا۔

☆☆☆

''تم نے فون پر پانچ سال پرانی روبری کا ذکر کیا تھا۔'' راجر نے کہا۔ ''پہلے میں بتا دوں کہ اب میں ہومی سائڈ میں ہوں۔''

''او کے۔'' میں نے کہنا شروع کیا۔ ''اس کیس کا نمبر تین۔ سات۔ تین۔ چار۔ پانچ ہے۔ مسلح واردات شیرٹن کرسٹل سٹی ہوٹل میں ہوئی تھی۔ شیرٹن دریا کے پار آرلنگٹن، ورجینیا میں ہے۔ مجرم نے......''

''خون کی شکل میں کلیو چھوڑا تھا۔'' راجر نے میرا جملہ مکمل کیا۔ ''مجھے یاد ہے۔ ٹکٹ بروکر کا معاملہ تھا۔''

''تمہاری یادداشت اچھی ہے۔'' میں نے تبصرہ کیا۔

''بدقسمتی سے غیر حل شدہ کیسز بھلانا مشکل ہوتا ہے۔'' اس نے کہا۔

''تم نے ٹکٹ بروکر کے الفاظ استعمال کیے؟''

''شیرٹن، ریگن نیشنل ائرپورٹ سے قریب ہے۔ وہاں نیشنل کالجیٹ ایتھلیٹک ایسوسی ایشن کے تحت اسپورٹس کوچز کے سالانہ کنونشن کی میزبانی کی تقریب ہوتی ہے۔ اسسٹنٹ کوچز بھی شامل ہوتے ہیں۔'' راجر نے وضاحت کی۔ ''چھوٹے بڑے اداروں کے کوچ اور نائب کوچز کو ہر سال چار ٹکٹ فری دیے جاتے ہیں۔ ٹکٹ بروکرز فری ٹکٹ کے متلاشیوں کو کھینچنے کے لیے متعدد ہتھکنڈے استعمال کرتے ہیں......''

''راجر، ہم کتنی رقم کی بات کر رہے ہیں؟''

''خاص...... ایک ٹکٹ کے ہزاروں ڈالرز۔ بروکرز سیکڑوں ہزاروں ٹکٹ بیچ دیتے ہیں لیکن فری ٹکٹ چار ہی نکلتے ہیں۔ پانچ سال قبل ان میں سے ایک بروکر کنونشن کے لیے چند روز قبل ہی وارد ہوگیا تھا۔ کسی کو بھنک پڑ گئی اور مجرم اس کا کیش سے بھرا بریف کیس چھین کر لے گیا۔''

''حلیہ یا کوئی اور نشانی؟'' میں نے سوال کیا۔

''نامعلوم مجرم نے اسکائی ماسک چڑھایا ہوا تھا۔''

''خون کے دھبے کیوں سامنے آئے؟''

''بروکر نے بریف کیس دیتے ہوئے اس کی ٹھوڑی پر دے مارا تھا۔''

''پھر ڈاکو نے کیا کیا؟''

''اس نے گن نکال کر دھمکی دی اور بروکر نے مزاحمت ترک کردی۔''

''کتنی رقم تھی؟'' میرا اگلا سوال تھا۔

''نصف ملین...... لگ بھگ، لیکن انٹرنل ریونیو سروس اور گینگسٹر کے ڈر سے بروکر نے سات ہزار ڈالرز بتائے تھے۔ اندازہ ہے کہ وہ کوئی میجر بروکر تھا۔''

''شک کس پر تھا؟''

''خون کی مدد سے کوئی سراغ نہیں ملا۔'' راجر نے کہا۔ ''بروکر فلور پر ہم نے بہت سے افراد سے تفتیش کی۔ کچھ حاصل نہیں ہوا۔ اس رات وہاں دو ہزار افراد تھے۔ ہم انتشار پھیلا کے جرائم پیشہ افراد کو متوجہ نہیں کرنا چاہتے تھے۔ ہمیں قانون کے تحت چلنا تھا...... وقت گزرتا گیا۔ کیس غیر حل شدہ رہا۔ غیر حل شدہ اسرار۔ اور اب تم اچانک......؟''

''دراصل یہ ذاتی معاملہ ہے۔'' میرا جواب پہلے سے تیار تھا۔ ''میری دوست کے زیورات پسٹل دکھا کے چھین لیے گئے۔ یہ گزشتہ مہینے کی بات ہے۔ ہوٹل، مڈٹاؤن...... مین ہٹن میں تھا۔ میں نے چھان بین کی تو تمہارے پرانے کیس پر نظر پڑی۔ کیا تمہارے پاس ٹکٹ بروکرز والے ہوٹل کے رجسٹر کی نقل ہوگی؟''

راجر نے گھڑی دیکھی۔ ''میں نے نقل فائل میں لگائی تھی لیکن پانچ برس گزر گئے ہیں......'' وہ ہچکچایا۔

''میں سمجھتی ہوں کہ میں تمہیں پریشان کر رہی ہوں لیکن اگر تم کچھ تعاون کرو تو شاید کوئی نکتہ ہاتھ آجائے۔'' میں نے کہا۔

راجر نے ٹھوڑی کھجائی۔ ''او کے...... ہم ہوٹل سے ہی شروع کرتے ہیں۔''

☆☆☆

میں توقع کر رہی تھی کہ راجر اپنے ریکارڈ میں تلاش کرے گا لیکن اس نے ہوٹل کا رخ کیا۔ یقیناً اس نے اپنی جانب سے کیس کلوز کر کے بھلا دیا تھا۔ میں تذبذب کے عالم میں اس کے ہمراہ ہوٹل پہنچی۔ ظاہر ہے وہ اب ہومی سائڈ میں تھا اور پرانے روبری کیس کے جھنجھٹ میں نہیں پڑنا چاہتا تھا۔

ہوٹل انتظامیہ راجر سے زیادہ منظم نکلی۔ میں اب بھی سوچ رہی تھی کہ میں خواہ مخواہ پال پر شک کر رہی ہوں۔ تاہم میں اس وقت ہل کے رہ گئی جب پرانے رجسٹر میں پال اسٹل ویل نام پر نظر پڑی۔ میں رکی نہیں بلکہ اوراق پلٹتی رہی۔ راجر اکتانے لگا تھا۔ میں نے نفی میں سر ہلایا اور واپسی کا اشارہ کیا۔

پال نے اسپورٹس ٹکٹ بروکر سے نصف ملین ڈالرز لوٹ لیے تھے۔ ناقابلِ یقین...... اسکاٹ والا حادثہ میں کسی اور خانے میں فٹ کرتی رہی تھی لیکن یہ روبری وہ کون تھا؟ کتنے جرائم کیے تھے؟ مردوں کے ساتھ کیا مسئلہ ہے؟ مرد پاگل ہوتے ہیں کیا؟ نہیں سب نہیں ہوتے...... میں نے خود ہی جواب دیا۔ مجھے رینج روور اور نقلی بیگ کا خیال آیا۔ کیا وہ یہاں ڈی سی میں چشمہ نہیں لگاتا؟

میں نے راجر کو متوجہ کیا۔ ”راجر، ایک آخری درخواست۔ اس کے بعد میں چلی جاؤں گی۔“

”بولو۔“

”مجھے 2007ء کی رینج روور کے مالک کا نام درکار ہے۔ لائسنس پلیٹ، ڈی سی کی ہے...... نمبر 99 سے شروع ہوتا ہے۔“

”اوہ، مزید غیر حل شدہ معمے...... یہ آخری ہے؟“

”ہاں۔“ میں نے جواب دیا۔

☆☆☆

راجر کے آفس میں تیس منٹ انتظار کے بعد اس نے مجھے ایک شیٹ پکڑائی۔ ”میرا خیال ہے کہ تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔“

میں نے شیٹ دیکھی...... فہرست میں اکیس گاڑیاں تھیں۔ میں نے اسٹل ویل کا نام تلاش کیا۔ ناکامی میرا منہ چڑا رہی تھی۔ یہ اکیس مختلف نمبرز اور اکیس مختلف مالکان تھے۔ میں نے دوبارہ آہستگی کے ساتھ نام چیک کیے...... نتیجہ صفر تھا۔ میں راجر کا شکریہ ادا کر کے باہر نکلی اور ایک ریسٹورنٹ میں بیٹھ گئی۔ کیا کرنا چاہیے؟ اگلا قدم واضح تھا۔ اگر ناکامی ہوئی پھر کیا کروں گی...... ناکامی کے خیال کو ایک طرف ہٹا کے میں اٹھی۔ شیرٹن ہوٹل کے رجسٹر میں، میں نے اسٹل ویل کا نام دیکھا تھا۔ میں شیرٹن کی طرف جا رہی تھی۔

میں نے ہوٹل کی گیسٹ بک میں کونشن والی رات، جب روبری ہوئی تھی، کے مہمانوں کی فہرست اور راجر کی دی ہوئی فہرست نکالی۔ جس میں اکیس گاڑیوں کے نمبرز تھے۔ رینج روور کے مالکان کے نام احتیاط سے ملانے شروع کیے۔ گاڑی کا نمبر موجود تھا۔ ڈی سی کی نمبر پلیٹ...... نمبر 99 سے شروع ہوتا تھا۔ تاہم یہ اسٹل ویل کے نام کے ساتھ میچ نہیں کر رہا تھا۔ اکیس میں سے صرف ایک گاڑی کا مہمان وہاں موجود تھا۔ تھا نہیں تھی...... نام ویرونیکا بوائیڈ۔ میں الجھے ہوئے ذہن کے ساتھ ویرونیکا بوائیڈ کے نام کو گھور رہی تھی۔ معاً الجھن یک لخت معدوم ہو گئی۔ میرا چہرہ سرخ ہو گیا۔ ائرپورٹ پر میں رینج روور کے ڈرائیور کو نہیں دیکھ سکی تھی۔ وہ ویرونیکا تھی۔ جواب غالباً ویرونیکا اسٹل ویل تھی۔ ایڈریس آسان تھا۔ میں نے ذہن نشین کر لیا۔ میرے خون میں اُبال آ گیا تھا۔

☆☆☆

میں کرائے کی فورڈ ٹورس میں 221 رگ پلیس کی نگرانی کر رہی تھی۔ اسٹریٹ کے دونوں طرف درخت لگے تھے۔ میں نے بلاک کا سرسری جائزہ لیا تھا لیکن سیاہ رینج روور کہیں دکھائی نہیں دی۔ اگرچہ وہاں دیگر رہائشیوں کی پارکنگ میں مختلف لگژری گاڑیاں موجود تھیں...... میں نے توجہ نمبر 221 پر مرکوز کر دی۔ نگاہ کھڑکیوں پر جمی تھی۔ ذہن مختلف خیالات کی آماجگاہ بنا ہوا تھا۔

ایک گھنٹے بعد اکتا کے میں نے آرام کرنے کی ٹھانی۔ کسمسا کر میں گاڑی اسٹارٹ کرنے والی تھی...... جب پال کی جھلک نظر آئی۔ نیلے رنگ کا نقلی بیگ اس کے ساتھ تھا۔ وہ سبز رنگ کی کنورٹیبل جیگوار میں بیٹھ رہا تھا۔ پہلے رینج روور اب لگژری جیگوار۔ دل کر رہا تھا کہ فورڈ اسٹارٹ کر کے جیگوار میں ٹھونک دوں۔ میں نے ضبط کیا۔ اس کی خفیہ زندگی کے پرت کھل رہے تھے۔ میں نے احتیاط سے تعاقب کا آغاز کیا۔ اگرچہ احتیاط کی ضرورت نہیں تھی۔ اس کے گمان میں نہیں ہوگا کہ میں ڈی سی میں اس کے پیچھے ہوں۔ اسٹریٹ نمبر 14 سے موڑ لیا...... S اور R اسٹریٹ...... Q اسٹریٹ کے بعد اسٹریٹ نمبر 13 اور پھر O اسٹریٹ۔

وہ ایک عمارت کی پارکنگ میں جا رہا تھا۔ دیوار پر پیتل کے حروف کہہ رہے تھے ’چیمبلس اسکول‘ یہ اچھی علامت نہیں تھی۔ عیاں تھا کہ میں ایک ناخوشگوار اختتام کی سمت محوِ سفر تھی۔ وہ گھر اور یہ اسکول...... میرے دل سے آہ نکلی۔ میں نے ہائیڈرنٹ کی طرف فورڈ پارک کی۔ ویرونیکا بوائیڈ کیا اسکول ٹیچر ہے؟ میں نے تصور کی آنکھ سے دیکھا۔ وہ نوجوان نہیں تو خوب صورت ضرور ہے۔ میرا انتظار جلد ہی ختم ہو گیا۔ پال واپس آ رہا تھا، دنیا ڈانواں ڈول ہو گئی...... آسمان ٹوٹ پڑا...... وہ جوان نہیں، نوجوان تھی...... نہ......

نہ...... وہ نوعمر تھی...... کمسن تھی۔ پارکنگ میں پال جھکا۔ تین یا چار سالہ بچی نے اس کے گلے میں بانہیں ڈال دیں۔ پال نے پیار کیا اور نفتی بیگ کھولا۔ بچی نے ٹیڈی بیئر کے ساتھ نیکلس نکال کر گلے میں ڈالا...... دیگر بچے اپنے اپنے والدین کے ساتھ نکل رہے تھے۔ میں سکتے کے عالم میں دیکھ رہی تھی۔ وہ بچی کو لے کر جیگوار کے عقب سے گھوم کر پسنجر سیٹ کی طرف گیا...... مجھے بچی کا پورا چہرہ دیکھنے کا موقع ملا۔ میرے پھیپھڑوں نے کام کرنا بند کر دیا۔ سانس اندر نہ سانس باہر۔ وہی ناک، وہی پال جیسی نیلگوں آنکھیں...... ویسے ہی بال۔ خوب صورت بچی تھی۔ پال کی شبیہ...... کرب و اذیت کا اینا کونڈا مجھے اپنی گرفت میں لے رہا تھا۔ ایسی تکلیف تھی گویا بے ہوش کیے بغیر اوپن ہارٹ سرجری کی جارہی ہو۔

صورت حال میرے تصور سے ہزار گنا زیادہ بدتر تھی۔ پال نے انتہائی ظالمانہ چال چلی تھی۔ بے رحمی کا نیا مفہوم...... پال کی بیٹی...... میرے بغیر......

☆☆☆

میں پال سے پہلے واپس رگ پلیس آ گئی...... وہ آیا گاڑی کے ٹرنک سے ڈورا بائیسکل نکالی اور بچی کو بٹھا کر جنوب کی سمت سائڈ واک پر چلنے لگا۔ یقیناً وہ کھیل کے میدان کی طرف جا رہا تھا۔ شاندار...... بہت اچھا باپ تھا۔ وہ نظروں سے اوجھل ہوا تو میں فورڈ سے باہر نکلی۔ میرا رخ نمبر 221 کی جانب تھا۔ ایک کام کرنا ضروری تھا۔ بال برابر۔

میں نے ڈور بیل پر انگلی رکھی۔

''یس؟'' دروازہ کھولنے والی نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔ اس کی عمر تیس سال سے کم تھی۔ بلاشبہ وہ پُرکشش تھی۔

''ویرونیکا؟'' بالآخر میں نے جائزہ مکمل کر کے سوال کیا۔

''یس۔'' اس نے ہامی بھری۔

میں نے اپنا بیج نکالا۔ ''کیا میں تھوڑا وقت لے سکتی ہوں؟''

''کیا معاملہ ہے؟'' وہ کچھ کشیدہ دکھائی دی لیکن دروازہ مزید کھول دیا۔ میں لاعلم تھی کہ وہ میری حقیقت سے آگاہ ہے یا نہیں۔ میں نے راجر زمپالا سے حاصل کردہ پرنٹ آؤٹ نکالا۔

''کیا سیاہ رینج روور ماڈل 2007ء آپ کی ملکیت ہے؟'' میں اپنے قیاس کے مطابق پال کی دوسری بیوی سے بات کر رہی تھی۔

''ہاں، کیا ہوا؟'' ویرونیکا نے اعتراف کیا۔

میرے پاس جواب تیار تھا۔ ''میں ایک حادثے کی تفتیش کر رہی ہوں۔ ہٹ۔ اینڈ۔ رن کا کیس ہے۔ مجھے چند منٹ درکار ہیں۔''

''لیکن نیویارک کی سراغ رساں واشنگٹن ڈی سی میں ایکسیڈنٹ کے لیے کیسے......؟'' اس نے جائز اعتراض اٹھایا۔

''میں معذرت خواہ ہوں۔'' میں نے کہا۔ ''دراصل تین دن قبل میری ماں اپنے گروپ کے ساتھ یہاں آئی تھیں۔ حادثے کا تعلق ان سے ہے۔ میں گاڑی ایک نظر دیکھنا چاہوں گی۔''

''اندر آ جاؤ۔'' اس نے راستہ دیا۔ ''تمھیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔'' وہ مجھے کچن تک لے گئی۔ جہاں کا منظر اس کی مصروفیت کی نشاندہی کر رہا تھا۔ وہ اچھی بیوی کی طرح ایک گندے شوہر کے لیے کھانا بنا رہی تھی۔

''میری بیٹی کیرولین کی آج چوتھی برتھ ڈے ہے۔'' اس نے بتایا۔ ''کافی چلے گی؟''

''ہاں۔'' میں نے مثبت جواب دیا۔ ''مہمان نوازی کا شکریہ۔'' میں نے بمشکل خود کو وہاں روکا ہوا تھا...... کیا کرنا چاہیے...... کیا کرنا چاہیے......

''کیا میں باتھ روم استعمال کر سکتی ہوں؟''

''ہاں، ہال کے سرے پر دائیں جانب۔''

ہال میں دیوار کے فوٹو دیکھ کر یوں لگا جیسے دیواریں میرے اوپر گر رہی ہیں۔ ایک فوٹو میں وہ ویرونیکا اور بیٹی کے ہمراہ روشن ساحل پر نظر آ رہا تھا۔ دوسری تصویر میں مام اور ڈیڈ رخسار سے رخسار ملائے ہنس رہے تھے۔ تیسری تصویر...... گویا کسی نے میری آنکھوں کے درمیان پیشانی پر بلیڈ چلا دیا۔ ویرونیکا سوئمنگ سوٹ میں تھی اور گریٹ ڈیڈی کی ٹھوڑی اس کے کاندھے پر ٹکی تھی۔ چوتھا اور آخری فوٹو...... میری کھوپڑی میں ہزار میگاٹن بلاسٹ ہوا۔ وہ شادی کی مخصوص تصویر تھی۔

میری گردن پر ویرونیکا کی سانس تھی۔ ''تم یہاں کار ایکسیڈنٹ کے لیے آئی تھیں؟'' اسے پھرتی سے ایک طرف ہونا پڑا۔ میں تیز جھونکے کے مانند دروازے کی طرف گئی تھی۔

☆☆☆

یہ گزشتہ مہینے کے واقعات و حادثات و سانحات کا سوال نہیں تھا..... میری پوری ازدواجی زندگی ایک دھوکا تھی۔ یہ تصور ہائی وولٹیج کرنٹ کے مانند میرے دماغ سے گزر رہا تھا۔ میں جرم کے نشانات مٹانے میں لگی رہی۔ دوستیاں خطرے میں ڈالیں۔ کیریئر داؤ پر لگا دیا۔ ڈسٹرکٹ اٹارنی کو بلیک میل کیا۔ اپنے سے زیادہ وہ پال کے لیے اور میرے پاس کچھ بھی نہیں بچا تھا..... اندھیرا ہی اندھیرا اور چند روز کی چھٹی۔

جس سمت پال گیا تھا، میں اسی طرف جا رہی تھی۔

پارک میں تین آدمی میوزک بجا رہے تھے۔ بوڑھے آدمیوں کا ایک گروپ درختوں کے نیچے شطرنج کھیل رہا تھا۔ کچھ لوگ فوارے کے آس پاس تھے۔ چند بچوں کے ساتھ ٹریک پر اسٹرالر کے ساتھ چہل قدمی کر رہے تھے۔ میں فوارے کے قریب سے گزری تو پال نظر آیا۔ وہ اپنی بیٹی کے ساتھ مگن تھا۔ میں چکر کاٹ کے ان کی بینچ کے پیچھے آ گئی۔

”ڈیڈی، ڈیڈی۔“

”یس، مائی لو۔“ پال نے کہا۔

”میں جوس پیوں گی۔“ بیٹی نے فرمائش کی۔ پال نے بائیسکل کی باسکٹ میں سے جوس پیک نکالا..... دونوں کے چہرے مسرت و شادمانی سے کھلے ہوئے تھے۔

”کیا یہ جگہ خالی ہے۔“ میں نے بینچ کے سرے کی طرف اشارہ کیا۔ پال نے گردن گھمائی اور یک لخت ٹھوس مجسمے میں تبدیل ہو گیا۔ شاک تھا، فکر، خوف، پریشانی اور شاید قلق۔ لمحہ بھر کے لیے یوں لگا کہ وہ اٹھ کے پارک کے بیرونی گیٹ کی طرف دوڑ لگانے والا ہے۔ بجائے اس کے وہ بینچ پر ڈھیر ہو گیا۔ دونوں ہاتھ اس نے گھٹنوں کے درمیان رکھ لیے اور بالآخر زبان کھولی۔ ”بولو، میں کہاں سے شروع کروں؟“

”دیکھنا پڑے گا۔“ میں نے انگلی سے کنپٹی پر دستک دی۔ ”انتخاب کرنا مشکل ہے۔ کہاں سے شروع کیا جائے..... تم نے پہلی مرتبہ کب مجھ سے بے وفائی کی تھی؟ نہیں، شیرٹن میں ڈاکے کے بارے میں کیا خیال ہے؟ یہ بھی ٹھیک نہیں رہے گا، کیا اُس دن سے شروع کریں جب تم نے خفیہ شادی کی؟ رکو ایک اور آئیڈیا..... میرے بغیر بیٹی؟“ آنسو میرے رخساروں پر پھسل رہے تھے۔ ”میں بانجھ تھی اور تمہیں اولاد کی ضرورت تھی۔ تمہیں دوسری عورت کی ضرورت تھی.....“

”ایسی بات نہیں تھی۔“ پال نے کہا اور بیٹی کی طرف دیکھا۔ ”وہ ایک حادثہ تھا۔“

”گن پوائنٹ پر کسی نے شادی کرا دی تھی؟“ میں مشتعل ہو گئی۔

پال نے آنکھیں مسل کے مجھے دیکھا۔ ”مجھے چند سیکنڈ دو۔“ وہ کھڑا ہو گیا۔ ”میں سب تفصیل سے بتاتا ہوں۔“ وہ بائیسکل لے کر اس طرف گیا جہاں چند بے بی سسٹرز کا اجتماع تھا۔ ایک عورت سے بات کر کے وہ واپس آیا۔

”امیلڈا پڑوس میں بھی کام کرتی ہے۔ وہ کیرولین کو واپس لے جائے گی۔“

☆☆☆

”یہ تقریباً پانچ برس پہلے کی بات ہے۔“ اس نے کہانی شروع کی۔ ہم دونوں ٹریک پر چل رہے تھے۔ ”میں اس منحوس کنونشن میں شریک تھا۔ سچ ہے کہ میرے ذہن میں بسا اوقات اولاد کی خواہش شدت سے سر اٹھاتی۔ ہم دونوں کا رشتہ مثالی تھا..... اور..... وہ..... خیر چھوڑو۔ میں پی رہا تھا اور آگے میٹنگ کے بارے میں سوچنے کی کوشش کر رہا تھا۔“

”میں تمہاری خفیہ فیملی کے بارے میں سننا چاہتی ہوں، پال۔ احمقانہ ہوٹل بار اسٹوری میں مجھے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔“

”میں وہیں آ رہا ہوں۔“ پال نے کہا۔ ”اس جگہ پر ویرونیکا سے مڈبھیڑ ہوئی۔ اس کے ہاتھ میں جام تھا۔ کافی مہمان تھے۔ نادانستگی میں اس کا مشروب چھلکا اور کچھ میرے لباس پر گرا..... وہ معذرت کر رہی تھی۔“

”واؤ..... سوئٹ فلمی سین۔“ میں اسے کوئی رعایت دینے کے لیے تیار نہیں تھی۔ ”اور اسی رات تم دونوں نے شب بسری کی..... تم نے اس کی معذرت شاندار انداز میں قبول کی۔“

”میں بحث کروں یا وضاحت..... یا خاموش رہوں؟“

”یا ناف کے نیچے گولی کھاؤں؟“ میں نے دانت پیسے۔

”لورین مجھے بات مکمل کرنے دو۔“

”خرافات ہے..... خیر بکو۔“

”اس نے مجھے ڈرنک کے لیے مدعو کیا۔ یقین کرو یہ ایک رسمی دعوت تھی۔ تم بھروسا نہیں کرو گی لیکن سچ یہی ہے۔ ہم ایک دوسرے کی زندگی کی کہانیاں شیئر کر رہے

تھے۔ جب وہ بروکر وہاں نظر آیا...... ویرونیکا اسے تکتی رہی پھر مجھ سے کہا کہ وہ اسے جانتی ہے...... مزید یہ کہ وہ ٹمپا بے کی چیئر لیڈر رہ چکی ہے۔ ویرونیکا کا ٹمپا بے کی ایک اسسٹنٹ کوچ سے ملنا جلنا تھا۔ ویرونیکا کو یاد تھا کہ مذکورہ آدمی جس شخص سے سپر باؤل کے ٹکٹ خرید رہا تھا، وہ شخص ویرونیکا کا سابقہ بوائے فرینڈ تھا۔ خریدنے والا عام بروکر نہیں تھا...... جیسا کہ وہ نظر آرہا تھا۔ ویرونیکا نے مجھے یہ بھی بتایا کہ اس کے ہاتھ میں جو بریف کیس ہے...... وہ ڈالرز سے لبالب بھرا ہے۔ ہم نے کچھ دیر مزید بات کی۔ وہ گفتگو کو گھما کر بار بار ڈالرز کی طرف لارہی تھی۔'' پال نے تھم کر مجھ سے نظریں ملائیں۔ ''تم مزید سننا چاہتی ہو؟''

''تم میرے احساسات کو تحفظ دینا چاہتے ہو۔'' میں نے کہا۔ ''یقیناً میں اختتام سننا پسند کروں گی۔''

''تم کر سکتے ہو۔'' اس نے میرے کان میں سرگوشی کی۔ ''میں نمبر 206 میں ہوں اور وہ چلی گئی۔''

کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد پال پھر گویا ہوا۔

''میں وہیں بیٹھا رہا۔ تین اسکاچ ڈکار کے بریف کیس والا چل دیا۔ میں دیکھتا رہا۔ معاً میں بھی کھڑا ہوگیا اور اس کے پیچھے چل دیا۔ شاید یہ مذاق تھا۔ میں خود کو بہلا رہا تھا کہ مذاق ہے۔ میں کیونکر کسی کو لوٹ سکتا ہوں۔ تاہم میں اس کے کمرے تک چلا گیا۔ پھر مجھے نہیں پتا چلا کہ میرے ساتھ کیا ہوا۔ میری کیفیات، میرا ذہن الٹ گیا۔ چند منٹ بعد میں اس کے دروازے پر دستک دے رہا تھا۔ دروازہ کھلتے ہی میں نے اس کے چہرے پر پنچ رسید کیا۔''

معاً ہم دونوں چلتے چلتے ایک دوسرے سے دور ہو گئے۔ سامنے سے آنے والی سائیکل زن سے ہمارے درمیان سے گزری۔ اس کے پیچھے ایک اور تھا۔ دونوں ریس لگارہے تھے۔ میں پہلے ہی بھری بیٹھی تھی۔ پہلا تو گزر گیا۔ دوسرے کے کولہے پر میں نے اطمینان سے کک جمائی۔ لڑکا سائیکل سمیت ٹریک سے اتر کے گھاس میں جاگرا...... سائیکل بھی ساتھ گئی۔ میں اس کے پیچھے گئی۔ لیکن پال نے میرا بازو تھام لیا۔ دیکھنے والے مطمئن تھے۔ دونوں کام ہی غلط کررہے تھے۔

''میں کہہ رہا تھا......''

''ایک سیکنڈ۔'' میں نے اسے ٹوکا۔ ''رپورٹ کے مطابق تمہارے پاس گن تھی؟''

پال نے نفی میں سر ہلایا۔ ''نہیں، ہم ہاتھاپائی کررہے تھے۔ اس میں خاصی جان تھی۔ اس کی ایک ضرب کے باعث میری ناک سے خون جاری ہوگیا۔ میں شکست سے خوف زدہ تھا۔ لہٰذا میں نے کوئی کسر نہیں چھوڑی اور بریف کیس جھپٹ کے دوڑ لگادی۔''

''نمبر 206 کی طرف۔'' میں نے اسے گھورا۔

''نمبر 206۔'' پال نے آہستہ سے سر کو جنبش دی۔

☆☆☆

میری چال میں لڑکھڑاہٹ تھی۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ دہشت گردوں کی بمباری میں بچنے والی میں تنہا ہوں...... دفعتاً میں رکی اور ایک بھرپور تھپڑ پال کے رخسار پر جڑا۔

''اور مارو۔'' اس نے جبڑا سہلایا۔ ''میں صبح بیدار ہوا تو کچھ اندازہ نہیں تھا کہ میں کہاں ہوں...... اور رات کیا ہوا تھا۔ میں اٹھ کے بیٹھ گیا۔ میز پر پہلو بہ پہلو ڈالرز کی دو ڈھیریاں نظر آرہی تھیں۔ اور ویرونیکا کافی بنارہی تھی...... پندرہ منٹ بعد میں، جمنازیم بیگ کے ساتھ نکل رہا تھا۔ بیگ میں چار لاکھ ڈالرز تھے۔''

''تم نے رقم کا کیا کیا؟''

''کیمین آئی لینڈ۔'' پال نے بتایا۔ ''میرا ایک دوست وہاں ٹریڈنگ کرتا ہے۔ اس نے رقم انویسٹ کردی۔ چار سال بعد اب وہ بڑھ کر 1.2 ملین ڈالرز کے قریب ہے۔ تین ماہ بعد اچانک ویرونیکا کی کال آئی اور میرا خون برف ہوگیا۔ اس نے بتایا کہ وہ حاملہ ہے۔ پہلے مجھے یہ بکواس لگی۔ میں نے ٹیسٹ کی کاپی طلب کی اور کہا کہ میں وکیل کروں گا۔ اس نے مجھے پُرسکون رہنے کے لیے کہا اور بتایا کہ وہ کوئی الجھن تخلیق نہیں کرنا چاہتی۔ وہ صرف یہ بتا رہی تھی کہ ایک بچہ دنیا میں آنے والا ہے اور سب کچھ میرے اوپر ہے کہ میں کیا چاہتا ہوں...... میں نے کچھ بحث کی اور دو مہینے تک کوئی ردعمل نہیں پیش کیا...... بالآخر میں اس کے پاس گیا۔ ایک بات سے دوسری بات نکلتی رہی اور ایک روز میں باپ بن گیا۔''

''چار سال میں تمہارے آفس میں یا کسی اور کو خبر نہیں ہوئی؟''

''نہیں۔ میں بہت کم وزٹ کرتا تھا۔ رابطہ فون یا کمپیوٹر کے ذریعے ہوتا تھا یا آفس کے کام سے جانا پڑتا تو ملاقات ہوتی تھی۔''

''تم چاہتے ہو کہ میں یقین کرلوں...... تم اُسے، مجھے یا دونوں کو بے وقوف نہیں بنارہے ہو؟''

''میں نے سچائی بیان کی ہے۔'' پال نے کہا۔

در سیکنڈ بعد میرے ہاتھ اس کے حلقوم پر تھے۔

’’سب بکواس! تم نے اس کے ساتھ باقاعدہ شادی کی تھی۔‘‘

پال نے میرے ہاتھ ایک طرف کیے۔ ’’نہیں، نہیں......‘‘ وہ بولا۔ دفاعی انداز میں پیچھے گیا۔ ’’وہ کیرولین کی خاطر کرنا پڑا۔ ہم چاہتے تھے کہ وہ یہی سمجھے کہ دوسروں کے مانند اس کے ڈیڈی بھی حقیقی ہیں۔ فوٹوگرافر نے چند تصاویر اتاری تھیں اور بس۔ کیرولین مجھے پائلٹ خیال کرتی ہے۔‘‘

میری آنکھوں میں جیسے کسی نے تیزاب ڈال دیا۔ جھوٹ پر جھوٹ، مہارت اور برجستگی کے ساتھ۔ ’’اور ویرونیکا تمہیں کیا سمجھتی ہے؟‘‘

پال نے شانے اچکائے۔ ’’وہ جانتی ہے۔ میں کون ہوں۔‘‘

’’وہ میرے اور تمہارے رشتے سے آگاہ ہے؟‘‘

’’ہاں، شروع سے۔‘‘

میرے تن بدن میں آگ لگ گئی۔ میری زبان سے بے اختیار گالی نکلی۔ ’’وہ آگاہ ہے، میں بے خبر؟ تم اپنے بارے میں جانتے ہو تم کون ہو۔ کیونکہ میں نہیں جانتی۔ اور یہ ہے تمہاری نئی جاب...... بچکانا کہانیاں لکھنا۔‘‘

’’نہیں۔ یہ سچ ہے۔‘‘ وہ اچانک ایک خالی بینچ پر بیٹھ گیا۔ کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد گویا ہوا۔ ’’لورین، تسلیم کرلو۔ ہم دونوں بھی ماں باپ بننے والے ہیں۔ شروع میں اولاد نہ ہونے کے باعث ہماری شادی ناکام ہوگئی تھی لیکن میں نے تمہارا ساتھ نہیں چھوڑا۔ ہم دونوں ہی گھائل تھے۔ پھر بروکس ہوپی سائڈ میں تمہاری ترقی ہوگئی۔ زندگی نئے موڑ کاٹ رہی تھی۔ تم شفٹوں میں ہوتی تھیں۔ بعض اوقات ڈبل، ٹرپل شفٹ۔ میری بات کا غلط مطلب نہیں نکالنا۔ میں تمہیں موردِ الزام نہیں ٹھہراتا...... تاہم لورین اب بہت کچھ بدل گیا ہے۔ میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ زندگی ہمیں نیا موقع دے رہی ہے۔ میں تمہارے لیے کچھ بھی کرسکتا ہوں۔‘‘ پال نے میرا ہاتھ پکڑلیا۔ ’’نئی پرانی...... جھوٹی سچی سب باتیں ختم۔‘‘

’’بہت پُرکشش پال۔ بہت دلکش۔‘‘ میں نے ہاتھ کھینچا۔ ’’ونڈرفل۔ لیکن ایک چھوٹی سی بات رہ گئی۔‘‘

اس نے نہ سمجھنے والے انداز میں مجھے دیکھا۔ اب اسے زخمی کرنے کی باری میری تھی...... ’’تم ایک چیز بھول گئے...... بہت اہم بات۔ جس پولیس مین کو تم نے قتل کیا تھا، اس کی عینی شاہد میں ہوں۔‘‘

☆☆☆

پال کے تاثرات پتھرا گئے۔ ’’وہ کیسے؟ کیا کہہ رہی ہو؟‘‘

’’اس وقت، میں اس کے مسکن پر تھی۔ تم نے سیل فون کی کالز کے ذریعے پتا لگایا ہوگا۔ میں اس کے بستر میں تھی۔ یہ بھی ایک موڑ تھا۔ کیسا لگ رہا ہے؟‘‘

پال کا منہ کھلتا چلا گیا۔ ’’تم وہاں...... لیکن...... کیسے، کس لیے......‘‘ اس کی زبان لڑکھڑا گئی۔

’’سرپرائز، پال سرپرائز۔‘‘ میں نے پوری طاقت سے اس کا ہاتھ دبایا۔ ’’تم خود کو ہوشیار سمجھتے ہو۔ احمق انسان تم اب تک جیل سے باہر ہو تو صرف میری وجہ سے۔ تمہیں بچانے کے لیے مجھے کیا کیا پاپڑ بیلنے پڑے۔ تم تصور نہیں کرسکتے۔‘‘ پال کا ہاتھ میرے چہرے کی طرف آیا۔ جسے میں نے ایک طرف جھٹک دیا۔ مجھے احساس تھا کہ چند خواتین و حضرات ہماری طرف متوجہ تھے۔

’’ذرا سوچو۔‘‘ میں غرائی۔ ’’تمہیں اسکاٹ کی جان لینے کی جرأت کیسے ہوئی جبکہ تم خود ایک دغاباز شخص ہو۔ چور، ڈاکو، قاتل...... دو عورتوں کے ساتھ بیک وقت شادی رچائی تم نے۔ اور کتنے جرائم کیے ہیں تم نے۔ جو میرے علم میں نہیں ہیں۔‘‘ میں نے پھر تھپڑ رسید کیا۔

’’اسکاٹ کی بیوی اور تین بچے ہیں!‘‘

پال اٹھا اور چند قدم چل کے ٹریک کے دوسری جانب کھڑا ہوگیا۔ شاید تھپڑوں سے بچنے کے لیے۔ چند ساعت بعد اس نے غیر متوقع حرکت کی...... وہ ہنس رہا تھا۔

’’کیا میں لطیفہ سنا رہی ہوں۔‘‘ میں سرخ چہرے کے ساتھ اس کی طرف بڑھی۔ ’’تمہاری ناک توڑنی پڑے گی۔‘‘

’’کیوں نہیں۔‘‘ وہ بولا۔ ’’بات یہ ہے کہ میں نے اسے اس لیے نہیں مارا کہ وہ تمہارے ساتھ سورہا تھا۔ لورین یہ میرے گمان میں نہ تھا۔‘‘ اس نے دونوں ہاتھ سینے پر باندھ لیے اور مسکرایا۔ میں کچھ بھی نہیں سمجھ پائی۔

’’میں نے اسے اس لیے مارا کہ وہ مجھے بلیک میل کررہا تھا۔‘‘ پال نے انکشاف کیا۔

☆☆☆

میرا سر ڈھلک گیا۔ ’’بلیک میلنگ؟‘‘

پال نے اثبات میں سر ہلایا۔ ’’ایک سال پہلے کی بات ہے۔ ویرونیکا نیویارک آئی تھی۔ اس کی دوست ماڈل

تھی۔ صبح گیارہ بجے اس نے گھبراہٹ میں مجھے کال کی۔ وہ اپنی دوست کی وجہ سے ڈرگ ریڈ کی زد میں آگئی تھی۔ میں مدد کے خیال سے سوہو میں واقع اس کی دوست کے اپارٹمنٹ پہنچا۔ میرا خیال تھا کہ وہاں سیکڑوں پولیس اہلکار موجود ہوں گے لیکن وہاں صرف ایک آدمی تھا...... اسکاٹ۔ مجھے پہنچنے میں تاخیر ہوئی تھی اور غالباً ویرونیکا نے خوف زدہ ہوکر اسے رقم کے بارے میں بتادیا تھا۔ اسکاٹ مجھے کچن میں لے گیا اور قائل کیا کہ وہ ایک معقول آدمی ہے اور کسی کو پریشان کرنا نہیں چاہتا۔ دس ہزار ڈالرز کے عوض معاملہ ختم کرنا چاہتا تھا۔''

میری گردن میں سوئیاں چبھنے لگیں۔

''میں نے اسے دس ہزار دے دیے۔'' پال نے کہا۔ ''ایک مہینے بعد میں آفس گیا تو وہ وہاں موجود تھا۔ ایک نئی کہانی سنا کے اس نے بیس ہزار ڈالرز کا مطالبہ کیا...... تیسری مرتبہ وہ آیا تو مطالبہ بڑھ کے پچاس ہزار ڈالرز تک چلا گیا۔ میں سمجھ گیا کہ یہ سلسلہ کبھی ختم نہیں ہوگا۔ لہٰذا میں نے اسے دوسرے طریقے سے نمٹانے کا فیصلہ کیا۔''

پارک میں میوزک کی لہریں...... مجھے لگا یہ المیہ دھن ہے جو میری تدفین کے موقع پر بجائی جارہی ہے۔ وہ حادثہ بلیک میلنگ کی وجہ سے ہوا تھا جبکہ میں کچھ اور سمجھتی رہی۔ تاہم میرا غصہ پوری طرح سرد نہیں ہوا تھا۔ نہ میں مطمئن تھی۔

''لہٰذا تم نے اسے قتل کردیا۔ پولیس کا قتل۔ ڈاکے اور قتل......''

پال نے زمین کی طرف دیکھا۔ وہ خاموش تھا۔

میرے اندر ہمدردی کا عنصر جنم پذیر ہوا۔ تیزی سے میں نے اسے ایک طرف ہٹادیا۔ پال کے لیے آخری چیز جو میں سوچ رہی تھی، وہ اس کا انجام تھا۔

☆☆☆

میں نڈھال بیٹھی تھی۔ کرۂ ارض کی گردش ٹھہری ہوئی لگ رہی تھی۔ اطراف کی ہر حرکت دھیمی سی تھی۔ میں نے پال کو محبت دی۔ اس کو بچانے کے لیے جو کچھ کیا۔ اس کے بعد میں صفر ہوچکی تھی...... کچھ نہیں بچا تھا۔

معاً پال کی بیٹی پھر نمودار ہوئی۔ بے بی سسٹر ہمراہ تھی۔

''ڈیڈی۔'' بیٹی نے کہا۔ ''تصویریں! میں امیلڈا کو تصاویر دکھانا چاہتی ہوں۔''

''ابھی نہیں، سویٹ ہارٹ۔'' پال نے کہا۔

''نہیں ڈیڈی...... ابھی۔ وہ میرے بھائی ہیں۔''

کیرولین نے کہا اور پال کو موقع دیے بغیر اس کی جیکٹ میں ہاتھ ڈال دیا۔ پال پیچھے ہٹا۔ کیرولین کا ہاتھ باہر آیا اور فوٹو نیچے گر گیا۔

''ڈیڈی آپ نے اچھا نہیں کیا...... میں امیلڈا کو اپنے جڑواں بھائیوں کی تصویر دکھانا چاہتی تھی۔''

میری آنکھیں حلقوں سے ابل پڑیں۔ پال کا چہرہ فق تھا۔ وہ نیچے دیکھ رہا تھا۔ ''بعد میں دکھا لینا۔'' پال کی آواز میں نرمی مفقود تھی۔ امیلڈا نامی بے بی سسٹر نے بعجلت کیرولین کا ہاتھ پکڑ کے اسے ایک طرف کھینچا۔

میں نے جھک کر قیمتی فوٹو اٹھایا۔ دو مرتبہ سر ہلایا۔ میری حیرت عروج پر تھی۔ پال کتنی صفائی اور روانی سے کہانی پر کہانی سناتا آرہا تھا لیکن کیرولین کے جڑواں بھائیوں کی تصویر نے کوئی گنجائش نہیں چھوڑی تھی۔ کوئی راہِ فرار نہیں تھی۔ مزید کوئی جھوٹ...... کوئی کہانی...... نہیں۔ مجھے بڑی شدت سے احساس ہوا کہ کوئی انتہائی غلط معاملہ ہے۔ اس کے ساتھ۔ وہ کچھ بھی کہہ سکتا ہے۔ کچھ بھی کرسکتا ہے۔ کوئی منجھا ہوا اداکار بھی اتنی برجستگی کے ساتھ یکے بعد دیگرے جھوٹ نہیں بول سکتا اور کوئی عام آدمی ایسے جرائم اور دوہری زندگی کامیابی سے نہیں گزار سکتا...... وہ کتنی محبت کرتا نظر آرہا تھا، اپنی بیٹی سے اور اب دفعتاً اسے جھڑک دیا تھا...... میں ایک عفریت کو بچاتی آرہی تھی۔

میں نے فوٹو نیچے گرادیا اور پال کی آنکھوں میں دیکھا۔ اس نے منہ کھولا۔ میں نے اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھ دی۔ میری آنکھوں میں شعلے لپک رہے تھے۔ ''یہ فوٹو مجھے رکھنا چاہیے، ننھے منے پیارے بچے ہیں۔'' میں دوبارہ جھکی۔ یہ دکھاوا تھا۔ میں نے بیگ کھولا اور سیدھی ہوگئی۔ پال سمجھ نہیں سکا اور میں نے دونوں ہاتھوں میں ہتھکڑی ڈال دی۔

''میں نے ٹھیک فیصلہ کرنے میں بہت دیر کردی۔'' میں نے کہا۔ ''مسٹر تم زیرِ حراست ہو۔''

☆☆☆

عرصۂ رست و خیز کے بعد انجام عذابِ جاں نکلا۔ انسان فرشتہ نکلا...... مداری نکلا...... رنگ گیا، ساغر گیا، بادہ و سبو بھی گیا۔ آرزو نہ امید...... نہ وہم۔ منزل ہے گم...... صرف غبار رہ گیا۔ چاک گریباں، تہی دست و تہی داماں...... غمِ ہجراں...... اسرار عیاں تھا۔ اسرار نہ رہا۔ کوئی تمنا نہ کوئی ملال......

پارک میں موجود بیشتر افراد دیدۂ حیراں کے ساتھ متوجہ تھے۔ شطرنج کے کھلاڑی، موسیقار، جوگرز...... پال مجھ سے دگنی جسامت کا حامل تھا۔ میں کشاں کشاں اسے گھسیٹ کے لے گئی۔ میرا رخ کرائے کی فورڈ ٹورس کی طرف تھا۔

''تمہیں یقین ہے کہ تم ٹھیک کر رہی ہو؟'' بالآخر وہ بولا۔ ''ایک ملین ڈالر ہمارے پاس ہیں...... تم مجھ سے محبت کرتی ہو۔ سوچو تم نے مجھے بچایا ہے۔ تم بھی زد میں آ جاؤ گی۔ ہمارا بچہ سلاخوں کے پیچھے پیدا ہوگا۔ تم نے کچھ سوچا ہے؟''

''پال تمہاری بدقسمتی ہے کہ مجھے سوچنے سے چڑ ہوگئی ہے۔ میں تھک گئی ہوں۔ یہ نہ ختم ہونے والا کھیل تماشا ''سوچ'' کی پیداوار ہے۔ اب جو ٹھیک ہے، میں وہ کروں گی...... برق گرے یا بھونچال آئے۔'' جیگوار کے قریب سے گزرتے وقت میں اچانک تھم گئی۔ ''چابیاں دو۔ انجام اسٹائلش ہونا چاہیے۔ ملین ڈالرز کی خوشبو شاید میرا ذہن بدل دے اور ہم ائرپورٹ روانہ ہو جائیں۔'' ہتھکڑیاں سامنے کی جانب لگی تھیں۔ اس نے ردعمل پیش نہیں کیا۔ میں نے خود ہی جیکٹ کی جیب سے چابیاں نکالیں۔ اسے پسنجر سیٹ پر بٹھا کے اوپر سے گھوم کے آئی۔

میں اپنا ہی خیال بھول گئی تھی کہ میں ایک عفریت کو بیاہتی آئی تھی۔ دوسری جانب سیٹ سنبھال کے میں نے اگنیشن میں چابی لگائی، اُدھر اس نے گلوو کمپارٹمنٹ کھول کے گن نکالی۔ ایک سیکنڈ میں گن کی نال میری بغل میں چبھ رہی تھی۔

ایڈیٹ، مجھے اپنی حماقت کا ادراک ہوا۔ ٹکٹ بروکر نے جھوٹ نہیں بولا تھا۔ گن کے بارے میں جھوٹ پال نے بولا تھا۔ ''تم نے کہا تھا کہ بروکر کو لوٹتے وقت تمہارے پاس گن نہیں تھی؟'' میں نے کہا۔

''لورین، تم موجودہ صورت حال پر توجہ دو۔'' وہ بولا۔ ''تم جو سننا چاہتی تھیں، میں نے وہی کہا۔ اب یہ ہتھکڑیاں فوراً کھول دو۔''

''نہیں تو کیا کرو گے؟ گولی مار دو گے مجھے؟'' میں نے سوال کر کے ہتھکڑی کھول دی۔

''کھیل کا آغاز تم نے کیا تھا۔'' اس نے ہتھکڑیاں باہر پھینک دیں۔

''تم ہی قاتل تھے۔'' میں نے نفرت سے کہا۔ ''تم نے ایک انسان کا ہی نہیں، رشتوں کا بھی خون کیا ہے...... جذبات اور احساسات کا خون کیا ہے۔ تم سراپا جھوٹ ہو۔ تمہارے اندر ایک حیوان چھپا ہے۔''

پال نے قہر آلود نظروں سے مجھے گھورا۔ ''کیا یہ کافی نہیں تھا کہ میں ایک بانجھ عورت سے نبھا کرتا رہا۔''

''ڈھونگ تھا۔ تم دوسری عورتوں کے ساتھ کھیلتے رہے۔''

پال نے گن میری کھوپڑی سے لگا دی۔ ''سنو...... جب مجھے شیرٹن میں ویرونیکا نے پیشکش کی تو مجھے پہلی مرتبہ احساس ہوا کہ میں تمہارے ساتھ زندگی برباد کرتا رہا...... اور وہ فضول معمولی جاب......'' وہ ہنسا۔ ''کیسا لگا؟''

''اچھا لگا لیکن تم مجھے مار نہیں سکتے۔''

”کیوں نہیں؟“
”مارنا ہوتا تو تم مجھے مارک سے نہ بچاتے؟“ دراصل میں جاننا چاہ رہی تھی کہ اصل بات کیا تھی کیونکہ اس کی حقیقت کھل گئی تھی۔ اس وقت اسے اسپتال جانا چاہیے تھا۔ مارک کے ذریعے وہ بہ آسانی مجھ سے جان چھڑا سکتا تھا...... کوئی شک بھی نہ کرتا۔
اس نے قہقہہ لگایا۔ ”مجھے تمہاری پروا نہیں تھی، مارک کی فکر تھی۔“
”میں نہیں سمجھی؟“
”سمجھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ وقت گزر گیا۔“
”تم بچ گے نہیں۔“ میں نے کہا۔
”دیکھیں گے۔“ اس نے دروازہ کھول کے مجھے باہر دھکیلا۔ اسی وقت دور سے پولیس کارز کے سائرن کی آواز ابھری۔ ظاہر ہے پارک میں تماشا دیکھنے والوں میں سے کسی نے فون کر دیا تھا۔ ”سن رہے ہو؟“ میں چلائی۔
اس نے جواب دینے کے بجائے رفتار کے ساتھ گاڑی اٹھائی۔ ٹائروں سے دھواں اٹھا۔ جیگوار اچھل کے آگے گئی۔ میں منتشر ذہن کے ساتھ کھڑی ہوگئی۔ گزشتہ چند گھنٹوں کی حقیقت ہضم کرنا ناممکن معلوم ہو رہا تھا۔
میں نے ڈی سی پولیس کی دو گاڑیاں دیکھیں۔ جو طوفانی رفتار سے جیگوار کے پیچھے گئی تھیں۔ یہ ہونا تھا...... یہ تھا انجام۔ میں نے سوچا۔ نصف بلاک کے فاصلے پر میری فورڈ کھڑی تھی۔ میں چابیاں نکال کے کار کی طرف دوڑی۔

☆☆☆

فورڈ، ڈی سی پولیس کے عقب میں تھی۔ فاصلہ زیادہ تھا۔ میں حتی الامکان تیز رفتاری کا مظاہرہ کر رہی تھی۔ یہ خطرناک ڈرائیونگ تھی۔ میرا رُواں رُواں جل رہا تھا۔ پال میرا مجرم تھا۔ اسے بھاگنے دوں گی نہ قانون سے بچنے دوں گی۔ ذہن میں ایک ہی خیال تھا کہ قاتل کو سلاخوں کے پیچھے ڈالنا ہے۔ اپنے بارے میں سوچنا میں نے بند کر دیا تھا۔
وہ کہاں جا سکتا ہے؟ کہاں بھاگ رہا ہے؟ ائرپورٹ کے بلند ٹاور کی جھلک دور سے نظر آئی۔ مجھے سوال کا جواب مل گیا۔ میں نے آنے والے کونے سے بایاں موڑ کاٹا اور سرخ اشارہ نظرانداز کر دیا۔ گاڑیوں کے ٹائرز اور ہارن چلّا اٹھے۔ فورڈ، اسٹریٹ M پر پھسلی۔ میں برج کی جانب اس کا راستہ کاٹنے جا رہی تھی...... کار ایک بار پھسلی اور ترچھی حالت میں فرانسس اسکاٹ کی برج میں جانے والے راستے پر رکی۔ میں دروازہ کھول کے باہر کودی۔ دروازہ کھلا رہا۔ ایک ہاتھ مستقل ہارن پر جما تھا۔ ایک بس ڈرائیور کی غصیلی آواز آئی۔ اس نے مجھ سے کچھ کہا تھا۔ سنی اَن سنی کر کے میں نے شمال کی طرف دیکھا۔ جہاں سے پال کی جیگوار نمودار ہوئی۔ عقب میں پولیس کارز تھیں۔ ہڑبونگ مچی تھی۔ کان پڑی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔ پال نے مجھے دیکھ لیا تھا۔ انٹرسیکشن پر جانے کے لیے اس نے بلاتردد سائڈ واک کی طرف جگہ بنائی۔ میں نے بائیں جانب جست لگائی۔ بس ڈرائیور چلّا رہا تھا۔ برج اور پال کے درمیان تنگ راستے پر میں کھڑی تھی۔ میں ستون کے مانند جمی رہی۔
وہ رکا نہیں۔ میں ہٹی نہیں۔
جیگوار گولی کے مانند آرہی تھی۔
وہ میرے اوپر سے نہیں جا سکتا تھا۔
وہ مجھے پولیس اور عوام کی موجودگی میں قتل نہیں کر سکتا تھا۔ اگرچہ جیگوار کی رفتار میں فرق نہیں پڑا......
آخری لمحے میں، مجھے دائیں جانب چھلانگ لگانی پڑی۔ جیگوار میزائل کے مانند بہت قریب سے گزری۔ میں بل کھا کے گھومی۔ وہ برج پر تھا۔ نکلا جا رہا تھا۔ وحشی نے مجھے روند ہی ڈالا تھا۔ گویا میں غیراہم جانور تھی۔
دفعتاً برق رفتار کار کے عقبی پہیے نے پُل کی خمیدہ رکاوٹ کو چھو لیا۔ کار سیدھی ہوا میں گئی۔ گویا اسٹنٹ تھا۔ فلمی منظر تھا۔ جیگوار رکاوٹ توڑ کر نیچے گئی...... شیشے ٹوٹ گئے۔ مغروب کار نے قلابازی کھائی اور دریا کے سبز پانی پر رکی...... پھر زیرِآب چلی گئی۔

☆☆☆

میں برج کے کنارے کی طرف دوڑی...... اور ہاتھ آگے پھیلا کر سر کے بل نیچے دریا میں گئی۔ ٹانگیں چلاتی ہوئی میں نیچے کی طرف جا رہی تھی۔
کیوں اور کیسے؟ بہادری تھی یا حماقت کچھ پتا نہیں۔ شاید میں اسے پانی میں نہیں جیل میں دیکھنا چاہتی تھی۔ پانی شفاف نہیں تھا۔ میں واپس اوپر گئی۔ گہری سانس لے کر غوطہ لگایا۔ میرا ہاتھ دھات سے ٹکرایا۔ وہ جیگوار کے اندر ائربیگ کے پیچھے سیٹ میں پھنسا ہوا تھا۔ شولڈر بیلٹ بھی اپنی جگہ پر تھی۔ آنکھیں بند تھیں۔ چہرے پر کئی جگہ زخم تھے۔ آکسیجن کی قلت کے باعث غالباً دماغ جواب دے رہا تھا۔ دروازہ ڈینٹ کی وجہ سے پھنس گیا تھا۔
میں پسنجر سائڈ سے آئی اور شولڈر بیلٹ کھولنے کی کوشش کی۔ وقت کم تھا۔ معاً مجھے احساس ہوا کہ اس کے دونوں ہاتھ میری گردن پر ہیں۔ وہ کیا کر رہا ہے؟ کیا چاہتا

ہے؟ مجھے یقین نہیں آیا۔ میرا دماغ ساتھ چھوڑنے جا رہا تھا۔ دریا کی تہ میں وہ حیوان میرا گلا گھونٹ رہا تھا۔ نئی کشمکش کا آغاز ہوا، دریا کا پانی میری ناک میں جانے والا تھا۔ سادہ انجام سامنے تھا۔ توانائی کے ساتھ آکسیجن بھی کم ہو رہی تھی۔ پال کا حجم اور طاقت کئی گنا زیادہ تھی۔ مجھے تیزی سے کوئی حل تلاش کرنا تھا۔ آکسیجن کے بغیر اس کی طاقت بھی جلد ہی موت کے پیام میں تبدیل ہو جاتی۔

میں نے ونڈ شیلڈ پر پاؤں جما کے پال کے حلقوم پر کہنی ماری۔ بچی ہوئی تمام توانائی کے ساتھ دوسرا وار کیا۔ میرے پھیپھڑوں میں چنگاریاں بھر گئی تھیں۔ میری گردن پر دباؤ کم ہوا۔ پال کے منہ سے ٹینس بال جیسا بلبلہ خارج ہوا۔ میں نے گردن آزاد کرائی اور کار سے باہر نکلی۔ سانس روکنا محال تھا...... یوں لگا کہ بے ہوش ہو جاؤں گی۔ پال نے میرا ٹخنا تھام لیا۔ غالباً اس کے لیے آخری کام یہ رہ گیا تھا کہ اپنے ساتھ مجھے بھی لے ڈوبے۔ میں نے دیوانہ وار دوسری لات اس کی ناک پر ماری۔ اگلے لمحے میں آزاد تھی۔ اوپر پانی میں روشنی جھلک رہی تھی۔ میں لاتیں چلاتی روشنی کی طرف جا رہی تھی۔ پھیپھڑے پھٹنے کے قریب تھے۔ جب میرا سر سطح آب سے باہر آیا۔ میں ہانپتے ہوئے گہری گہری سانسیں لے رہی تھی۔ برج پر پولیس کارز کی روشنیاں گھوم رہی تھیں۔ فضا میں ہیلی کاپٹر بھی چکرا رہا تھا۔ اوپر کوئی چلایا اور رسی میری طرف پھینکی جس کے سرے پر ہوا سے بھرا ٹیوب نما دائرہ تھا۔ یہ میری لائف لائن تھی۔ پیراکی کا دم نہیں تھا۔ میں بے جان ہو رہی تھی۔

☆☆☆

ڈی سی کی پولیس نے میرا خاص خیال رکھا...... فلائٹ لسٹ چیک کرنے کے بعد انہوں نے فرض کیا کہ ہم دونوں چھٹی پر تھے۔ باڈی میں نے شناخت کر لی تھی۔ میری ترجیح تھی کہ کم سے کم بولوں۔

''پارک میں ہمارے درمیان تلخی ہو گئی تھی۔ ذاتی معاملہ تھا۔'' میں نے بتایا۔ ''کبھی کبھی اچانک ایسا ہوتا رہا تھا۔ تاہم بعد میں صلح ہو جاتی...... اس مرتبہ وہ خفا ہو کے گیا تو حادثہ پیش آیا۔ وہ ہتھکڑیوں کے باعث مشتعل تھا اگرچہ میں نے ہتھکڑیاں کھول دی تھیں۔ ہمیشہ کی طرح صلح ہو جاتی تھی...... میں اسے بچانے کے لیے دریا میں کود گئی۔ ائیر بیلون اور بیلٹ کا تحفظ اس کے لیے مصیبت بن گیا...... مزید یہ کہ ڈرائیونگ سیٹ کی جانب دروازہ مڑ گیا تھا۔'' میری آنکھوں میں آنسو تھے۔

راجرز مپالا بھی پہنچ گیا۔ لوکل میڈیا کو اس نے مختصر کہانی سنائی جس میں روبری کا ذکر نہیں تھا۔ اس نے مجھے وہاں سے نکال لیا۔

رہ گئی ویرونیکا، مجھے یقین تھا کہ وہ اپنا منہ بند رکھنے پر مجبور ہے۔ کیونکہ وہ خود روبری میں ملوث تھی۔ پال میرا شوہر تھا۔ ویرونیکا کے لیے کئی مسائل کھڑے ہو جاتے۔ سب سے بڑا سوال تھا کہ پال اور مارک کا کیا معاملہ تھا۔

تدفین کے لیے میں نے بالٹی مور کا انتخاب کیا جہاں ہماری شادی ہوئی تھی۔ میرے قیاس کے مطابق ویرونیکا منظرِ عام پر نہیں آئی۔ میں نے شیرٹن انر ہاربر ہوٹل میں قیام کیا۔ شاور لے کر بستر پر گری۔ بے حس و حرکت...... چھت کو گھور رہی تھی۔ غم، غصہ، اضطراب، شرمندگی اور تنہائی، یادیں، خیالات...... پتا نہیں کب نیند نے مجھے دبوچ لیا۔

آنکھ کھلی تو نیم تاریکی تھی۔ کچھ دیر بعد مجھے احساس ہوا کہ میں کہاں ہوں۔ خیالات پھر سے ذہن میں در آئے۔ کیا ہوا تھا...... شروع سے آخر تک۔ کیسا آغاز تھا اور کیسا انجام۔ پال درحقیقت کون تھا۔ اچانک میری پلکیں بھیگیں۔ پتا نہیں کتنی دیر میں روتی رہی۔

بالآخر میں اندر سے بھی ڈھل گئی۔ ایک نئی زندگی میرے پیٹ میں پل رہی تھی۔ میں نے فون پر طعام کا آرڈر دیا پھر ٹی وی آن کیا۔ چینل بدلتے ہوئے میں وہاں رک گئی جہاں واشنگٹن ڈی سی والے برج کے حادثے کی خبر چل رہی تھی۔ پال کی کار دریا سے نکالی جا رہی تھی۔ میں اشکبار ہو چلی تھی پھر خود کو روک لیا۔ نیوز اینکر حادثے کو المناک واقعہ قرار دے رہا تھا...... ٹریجڈی۔

''یہ آدھا سچ ہے۔'' میں نے کہا۔ ''مسٹر تمہیں کوئی آئیڈیا نہیں ہے کہ تم کیا کہہ رہے ہو؟''

☆☆☆

تین ماہ بعد...... فیڈ ایکس پیکیج میں ''کے مین آئی لینڈ ٹرسٹ بینک'' کے اٹارنی کا لیٹر ہیڈ تھا۔ رقعے کے مطابق پال نے لوٹی رقم مع سود کے میرے نام چھوڑی تھی۔

میں متاثر نہیں ہوئی۔ میں اسے معاف کرنے پر آمادہ نہیں تھی۔ اگرچہ یہ پیکیج غیر متوقع تھا۔ مجھے اس کی ضرورت تھی۔ میرا ارادہ تھا کہ رقم کسی خیراتی ادارے کے حوالے کر دوں گی۔ پیٹ میں بے بی کی کک نے میری سوچ بدل دی۔ میں نے ڈھائی لاکھ ڈالرز اسکاٹ فیملی کے لیے روانہ کر دیے۔

☆☆☆

مصروف اسٹریٹ تھی اور بار بھی مصروف۔ میرا اپنا آفس بار سے محض دس منٹ کے فاصلے پر تھا۔ آفس کے سائن بورڈ پر ''پیرڈائز انویسٹی گیشن'' کے الفاظ تھے۔ فیڈ ایکس پیکیج وصول کیے ہوئے مزید پانچ ماہ گزر چکے تھے۔ وصولیابی سے قبل مجھے چندروز کے لیے واپس برونکس، مین ہٹن جانا پڑا تھا۔ بچی ہوئی چھٹیاں منسوخ کیں۔ استعفیٰ پر دستخط کیے۔ دوستوں، ساتھیوں سے تعزیت اور ہمدردی وصول کر کے چندضروری کام نمٹائے اور نکل گئی۔

میں سیڑھیاں اتر کے بار میں آئی۔ بارٹینڈر نے سنڈے نیویارک ڈیلی نیوز ایک طرف ہٹا کے مجھے دیکھا۔ اس نے دیدے گھمائے اور مسکرایا۔ اس طرح صرف مائیک مسکرا سکتا تھا۔ میرا پرانا ساتھی مائیک، ننھا تھامس، مائیک کی آنٹی کے پاس تھا۔ میں اس وقت سان جوآن میں تھی۔

''آؤ باہر چلتے ہیں۔'' مائیک کھڑا ہو گیا۔ کچھ دیر بعد ہم ساحل پر ٹہل رہے تھے...... ساتھ ساتھ...... ہاتھ میں ہاتھ۔ میں اسے ہر بات جزئیات کے ساتھ بتا چکی تھی۔ گزشتہ مرتبہ میں نے ایک بات چھپائی تھی...... وہ تھی اسکاٹ کے قاتل کے بارے میں۔ اس بار میں نے ہر بات کھول کے رکھ دی۔ میں نئے رشتے کی بنیاد کھرے سچ پر استوار کرنا چاہتی تھی۔

''لورین بعض فیصلے تقدیر کے ہاتھ میں ہوتے ہیں اور ہم قطعی بے بس...... بھول جاؤ۔ تھامس اور میرا خیال رکھو۔''

''تمہارا خیال؟ تمہیں کیا ہوا؟''

''گھبرایا سا رہتا ہوں۔ جب سے تم سے شادی کی ہے۔''

''شادی نہیں کرنی تھی۔'' میں نے کہا۔

''مطلب خیال نہیں رکھوں گی۔'' مائیک نے مجھے کھینچا۔

میں ہاتھ چھڑا کے بھاگی۔

ہم دونوں ساحل پر ایک دوسرے کے پیچھے دوڑ رہے تھے۔

''سنو...... ایک سوال ہے۔'' مائیک نے بلند آواز میں کہا۔

''بولو۔'' میں رک گئی۔

''تم ویرونیکا سے پہلی بار ملیں...... تم نے سچ دکھایا۔ اس نے تمہیں پہچانا نہیں؟''

''پال نے مجھ سے جھوٹ بولا تھا۔ وہ بے خبر تھی۔''

''اور پال کی گن؟''

''اس کا لائسنس ہوگا یا پھر وہ گاڑی سے دریا میں گری ہوگی۔''

''ویرونیکا سامنے کیوں نہیں آئی؟'' مائیک نے سوال کیا۔

''تم استفسار کر رہے ہو؟ تم خود پولیس میں رہ چکے ہو...... ویرونیکا پر میری اور پال کی حقیقت اس وقت کھلی جب حادثے کی خبر گردش میں آئی۔ اس کے لیے شاک تھا۔ پے در پے شاک...... میں پال کی بیوی تھی...... پولیس میں تھی...... پال نے ویرونیکا کو بے خبر رکھا۔ بڑا سوال یہ تھا کہ میں کس لیے اور کیونکر اس تک پہنچی۔ اس کا ماضی داغ دار تھا، کتنا تھا...... یہ نہیں معلوم۔ لیکن تھا، کیونکہ اس نے پانچ سال قبل پال کو جرم کے راستے پر ڈالا۔ اسے بروکر کے بارے میں کیسے علم ہوا؟ وہ یہی سمجھی کہ میں اس کے بارے میں بہت زیادہ جانتی ہوں۔ اسے مجھ سے خطرہ تھا۔ پال کے خاتمے کے بعد خطرہ بڑھ گیا تھا۔ وہ تنہا رہ گئی تھی۔ اس کے پاس لوٹ کی رقم کا حصہ موجود ہوگا...... آخری اندازہ ہے کہ وہ پہلی فرصت میں خاموشی سے ڈی سی چھوڑ گئی ہوگی اور کوئی سوال نہیں۔'' میں نے ہونٹوں پر انگلی رکھی۔

''لورین، حیرت ہے جتنے افراد مارے گئے...... سب گنہگار تھے۔ یہ اور بات کہ غیر قانونی طور پر ہلاک ہوئے۔ یعنی چہرے کے پیچھے چہرہ تھا۔ صرف پال اپنی موت آپ مرا۔ یہاں تمہاری قسمت پھر کام کر گئی۔'' مائیک نے تبصرہ کیا۔ ''ورنہ پال نے تو پھنسنا ہی تھا...... تم بھی بچ نہ پاتیں۔ اتنی بہادری، ایسا انتہائی فیصلہ تم نے کیسے کیا؟''

''پھر سوال؟''

''نہیں پارٹنر۔''

''مائیک، میں نڈھال تھی۔ تھک چکی تھی۔ بہت زیادہ...... میں نے اپنے بارے میں سوچنا بند کر دیا تھا۔ ایک ہی آرزو تھی کہ کہانی کو منطقی انجام تک پہنچا دیا جائے۔''

''کس قیمت پر؟''

''ہر قیمت پر، پارٹنر۔''

''پارٹنر؟''

''ایکس، پارٹنر۔''

''نہیں، لائف پارٹنر۔'' مائیک.... اس کی طرف ہاتھ بڑھا۔

❖❖❖

ختم نبوت ﷺ زندہ باد　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　عظمت صحابہ زندہ باد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:

معزز ممبران: آپ کا وٹس ایپ گروپ ایڈ من **"اردو بکس"** آپ سے مخاطب ہے۔

آپ تمام ممبران سے گزارش ہے کہ:

- گروپ میں صرف PDF کتب پوسٹ کی جاتی ہیں لہذا کتب کے متعلق اپنے کمنٹس / ریویوز ضرور دیں۔ گروپ میں بغیر ایڈ من کی اجازت کے کسی بھی قسم کی (اسلامی وغیر اسلامی، اخلاقی، تحریری) پوسٹ کرنا سختی سے منع ہے۔
- گروپ میں معزز، پڑھے لکھے، سلجھے ہوئے ممبرز موجود ہیں اخلاقیات کی پابندی کریں اور گروپ رولز کو فالو کریں بصورت دیگر معزز ممبرز کی بہتری کی خاطر ریمو کر دیا جائے گا۔
- کوئی بھی ممبر کسی بھی ممبر کو انباکس میں میسج، مس کال، کال نہیں کرے گا۔ رپورٹ پر فوری ریمو کر کے کاروائی عمل میں لائے جائے گی۔
- ہمارے کسی بھی گروپ میں سیاسی و فرقہ واریت کی بحث کی قطعا کوئی گنجائش نہیں ہے۔
- اگر کسی کو بھی گروپ کے متعلق کسی قسم کی شکایت یا تجویز کی صورت میں ایڈ من سے رابطہ کیجئے۔
- سب سے اہم بات:

گروپ میں کسی بھی قادیانی، مرزائی، احمدی، گستاخ رسول، گستاخ اصحابات المؤمنین، گستاخ صحابہ و خلفائے راشدین حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، حضرت علی المرتضیٰ، حضرت حسنین کریمین رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین، گستاخ اہلبیت یا ایسے غیر مسلم جو اسلام اور پاکستان کے خلاف پراپیگنڈا میں مصروف ہیں یا ان کے روحانی و ذہنی سپورٹرز کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے لہذا ایسے اشخاص بالکل بھی گروپ جوائن کرنے کی زحمت نہ کریں۔ معلوم ہونے پر فوراً ریمو کر دیا جائے گا۔

- تمام کتب انٹرنیٹ سے تلاش / ڈاؤنلوڈ کر کے فری آف کاسٹ وٹس ایپ گروپ میں شیئر کی جاتی ہیں۔ جو کتاب نہیں ملتی اس کے لئے معذرت کر لی جاتی ہے۔ جس میں محنت بھی صرف ہوتی ہے لیکن ہمیں آپ سے صرف دعاؤں کی درخواست ہے۔
- عمران سیریز کے شوقین کیلئے علیحدہ سے عمران سیریز گروپ موجود ہے۔
- **لیڈیز کے لئے الگ گروپ کی سہولت موجود ہے جس کے لئے ویریفکیشن ضروری ہے۔**
- اردو کتب / عمران سیریز یا سٹڈی گروپ میں ایڈ ہونے کے لئے ایڈ من سے وٹس ایپ پر بذریعہ میسج رابطہ کریں اور جواب کا انتظار فرمائیں۔ برائے مہربانی اخلاقیات کا خیال رکھتے ہوئے موبائل پر کال یا ایم ایس کرنے کی کوشش ہر گز نہ کریں۔ ورنہ گروپس سے تو ریمو کیا ہی جائے گا بلاک بھی کیا جائے گا۔

نوٹ: ہمارے کسی گروپ کی کوئی فیس نہیں ہے۔ سب فی سبیل اللہ ہے

0306-7163117	0343-7008883	0333-8033313
محمد سلمان سلیم	پاکستان زندہ باد	راؤ ایاز
پاکستان زندہ باد		پاکستان پائندہ باد

اللہ تبارک تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو